

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_190676**

UNIVERSAL  
LIBRARY









# القصد للشيخ شرف الدين عمر بن الفارض قدس سره

وَأَوَّلُ هَذَا الدِّيْوَانِ هُوَ قَوْلُهُ رَحِمَهُ اللهُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُنْعِمًا عَرَّجَ عَلَى كُشْبَانٍ طَلَى  
تَجَحَّى مِنْ عَرَبٍ الْجَزْعِ حَى  
عَلَهُمْ أَنْ يَنْظُرُوا عَطْفًا إِلَى  
مَالِهِ مِمَّا بَرَاهُ الشُّوقُ فِي

سَائِقِ الْأَطْعَانِ يَطْوِي الْبِيدَ حَى  
وَيَذَاتِ الشَّيْرِ عَنِّي إِنْ مَرَرْتُ  
وَتَلَطَّفْتُ وَأَجْرُ ذِكْرِي عِنْدَهُمْ  
قُلْتُ تَرَكْتُ الصَّبَّ فِيكُمْ سَهْوًا

له (الاعراب) سائق مبادئ عذراء واداة وجهه بطوى في محل نصب حال من سائق ومنعما حال مفه  
ن ضمير عرج و على متعلقه بخرج و على مفعول مطلق ليطوى والوقوف عليه بالسكون على لغة ربيعة . ولاطفا  
جمع طبعينة وهي الهوى و يطوى يقطع والبيد الفلوات و على مصدر طوى والمعبر سرفعا عن النعم عليه  
اذا تفضل . و عرج مل و الكنبان جمع كنب و هو نزل من الرحل . و على اسم لاهي قبيلة . (المعنى) يا سائق  
الاطعان بطوى الفلوات طيبا انعم على و عرج على تلك الكنبان التي تازلها هذه النسيبة -  
ميكو يد کہ اسے رائدہ ہونچ نشینان کہ ساماننا قطع میکنید ہانی فرودہ بسوسے تود ہائی قبیلہ طے کرکہ فرودگاہ ایشان ست ہاں شو  
یعنی اسے عاریوں یا عاری نشین غورتوں کے مزگانے والے جو نہایت سرعت کے ساتھ جنکوں کو طے کرنا جانا ہے  
مہر ہانی فرما کر قبیلہ طے کے ٹیلوں کی طرف (جو کہ انکی فرودگاہ ہے) مائل ہو۔

ع (الاعراب) بذات التیغ متعلق بخج و ف علی انه حال مقدور من عرب الجزع . و جی متعلق بمررت . و من عرب  
الجزع نعمت حی . و جی آخر البیت جواب الشرط . و عنی متعلق بہ . و ذات التیغ موضع من دیار سنی بر بوع . و علی  
عرب . و الجزع منعطف الوادی . و جی اہرن حیار المعنی . ان مررت ایما السائق جی من عرب الجزع مکاہ بذات التیغ فہم عنی -  
میکوید و اگر قبیلہ اعراب کہ ہر خم رود واقع موضع ذات التیغ ہے باشند گذر کنی ایشان را سلام ما برسان -

یعنی اور اگر تو نالہ کے گھوم واقع موضع ذات التیغ کے عربوں کے قبیلہ گذر سے تو میری طرف سے انکو تحیہ یعنی سلام کہہ۔  
ع (الاعراب) علیہم علی اسمہا وان مع یظنر وافی تاویل مصدر مرفوع علی انه خبر ہا ای علیہم ناظر ان او علیہم  
اصحاب نظر . و عطفاً منصوب علی انه علتہ لیظنر وافی . و الی متعلق بقولہ یظنر وافی و تلطف ای ترفق و اجر ذکر ی  
ای اطرح . (المعنی) ترفق یا سائق الاطعان اذا وصلت الیہم و اجر ذکر ی عندہم علیہم ان یظنر وافی بعین  
الرحمة و ینعطفوا علی۔

میکوید و ترمی کن و نزد ایشان ذکر کن آغاز کن شاید کہ بر من بچشم عنایت نظر کنند۔  
یعنی اور ترمی پیش آوے اور انکے روبرو میرا ذکر چہو شاید کہ وہ میری طرف مہر ہانی سے نظر کریں۔  
ع (الاعراب) قل فعل امر و فاعلہ ضمیر الخطاب . و ترکہ یتعدی الی مفعولین فالاول الصب و شجاً ثان  
و فیکم متعلق بالصب . و فی یعنی یاء السبب . و فانیة . و لہ خبر مقدم . و فی مبتدأ مؤخر . و ما متعلق  
بما فی ما النافیة من معنی فعل النفی . و جی: ترکت الصب فی محل نصب علی اھما مقول . و الصب المشتاق  
و الشیر الشخص . و ہرا وختہ . و الفی ہما کان شمساً فسنہ الظل (المعنی) قل ایما السائق ترکت فی الدیہام  
عاشق کہ شخصاً قد افنأه الشوق حتی صار لا فی لہ۔

میکوید جو کہ عاشق سشارا چنان جسم نحیف و لا نگزاشت ام کہ بسبب مضمحل کردن عشق سایہ ہشیم نامزد یعنی کالعدم کردید  
اسے عاشق کو ایسا جسم لاغز وراستہ کہ شوق کے مضمحل کرنے اور گھلا دینے سے اسکا سایہ تک نہیں رہا۔

الحر في برديه بعد النشر  
عن عناء والكلام الحى  
ان عيني عينه لم تتأى  
صار في حيك ملسوبى

خافيا عن عايد لاح كما  
صار وصف الضرب ذابتا له  
كهلال الشك لولا انه  
مثل ملسوب حيا مثلا

له (الاعراب) حائما حال من الصب . وعن متعلق به والكاف نعت لمصدر محذوف اي لاح لوصف لوصفا مثل  
نوح العلى في برجه بعد نشرهما . والهاء في برديه للصب . وبعد النشر متعلق بلاح . والعائد زائر المراد  
اليزيد من معنى الازة . وهى الثوب المخطط والنشر خلاف الطي (المعنى) تركت ذلك الصب خادبا عن العواد  
لغيره ولم يكن ظهوره الا كظهور اثار الطي بالتوب بعد نشر .  
ميگويد از نظر عيادت كندگان مخفى گشته . مينايديچانكه شكتهائى چادر پيچيده پس كشادن آن -  
يعنى عاشق مذکور عيادت كرنے والون كى نظر سے مخفى ہوگيا صرف ايسا نظر آتا ہے جيسے پيچى ہوئی چادر كو كھولنے كے  
اُسكے شك نپڑتے ہيں -

له (الاعراب) الضمير في له عائد الى الصب . وعن عناء متعلق بمحذوف على انه خبر ثان لصار . والكلام الحى  
عطف على اسم صار وخبرها . والضرسوئ الحال والعناء التعب . والكلام الحى الواخر . والى الخفى  
(المعنى) صار وصف الضرب لفضته له ذاتيا غير منفك عن ماهيته واصبح كلامه الواخر حقيقيا .  
ميگويد باعش ريخ وغب سور حالى اور اذائق ولازمى شده است . وكلام نماہر او مخفى گرديد -  
يعنى ريخ وغب كى وجہ سے بيمارى اور بدحالى اس كا ذاتى وصف ہوگيا ہے (جو كسى وقت اس كجا نہيں ہو سكتا)  
اور اس كا ظاہر اور كھلا ہوا كلام مخفى اور غير واضح ہوگيا ہے . يعنى آواز نك بنين نكلى يا كلام مخبوط ہے -

له (الاعراب) لولا حرف امتناع وحجاة ان من الفعل والفاعل فى محل رفع على انها خبرات . وان مع اسمها  
وخبرها فى تاويل مصدر مرفوع على انه مبتدأ اي لولا انبته مروج . وعينى مبتدأ وعينه مفعول مقدم  
لقوله تتأى وفاعل تتأى ضمير يعرج الى المبتدأ والجملة كلها المعنى لها من الاعراب لكونها جواب لولا .  
وهلال الشك الذى لم تثبت امرؤيته . وان من الاثنين واراد بالعين الاولى الباصرة وبالثانية الذات .  
وتتأى اي تقصد . (المعنى) انه صار كهلال الشك فى الخفاء لولا انبته لم اهدت اليه -  
ميگويد اور درخفا چون بلال شك گرديد . اگر ناله كمر دے چشم پرونيقندے -  
يعنى عاشق مذکور خفا مين بلال مشكوك اور شتميه جيسا ہے اگر وہ ناله كمر تاو سيري نظر اس پر نہ پڑتی -

له (الاعراب) مثل حال من الصب . ولسلوب مضاف . ومثلا حال من الصب ايضا واسم صا صاير يعود للصب  
وفى حيك متعلق بصار . ولسلوب حى خبرها ومضاف اليه . والملسوب الملسوع . والحى ذكر اليمات (المعنى)  
قل ايها السابق تركت مثلا لغرابية امره مشابها للميت الملسوب الحيوة هل نغان حية المحبة -  
ميگويد بچو مردہ است و ضرب المثل - و در محبت شما چون بارگزيرده -  
يعنى مينے اسكو مثل مرد . . . . . اسكى حالت زبان زد خلق ہے . وہ تمھارى محبت پر بارگزيرده .

مَسْبِلًا لِلنَّايِ طَرًا جَادَانٌ بَيْنَ أَهْلِيهِ غَرِيبًا نَارِحًا جَائِعًا إِنْ سِيمَ صَبْرًا عَنكُمْ نَشْرًا كَأَشْرِهِ مَا كَانَ لَهُ	ضَنَّ تَوُّ الطَّرْفِ إِذْ يَسْقُطُ حَيٌّ وَعَلَى الْأَوْطَانِ لَمْ يَعْطِفْهُ لَى وَعَلَيْكُمْ جَانِحًا لَمْ يَتَأَى طَاوَى الْكَثِيرِ قَبِيلِ النَّايِ طَى
--	---

۱۵ (الاعراب) مسبلاً حال ایضاً من الصب وللنای متعلق به۔ وطر فامفعول مسبلاً ای سائلاً وجمل جاداً طراً۔ وان ضن فی تاویل مصدر مجرور بلاجر مقدر۔ وحی مصدر منصوب علی الجالیة من یسقط۔ واذ متعین بعض جملة یسقط فی محل جر۔ والنای البعد۔ والطرف العین۔ وجاد فاض۔ وحن بخل۔ والنو سقوط الغیر من المغرب مع الفی وطلوع آخر یقابله فی المشرق۔ والطرف کوبان من منازل القمر۔ وحی مصدر حوی الغیر اذا سقط ولم یطر فی نوبہ۔ (المعنی) ان عینہ تجود بالذم اذا اخلت الانواع بالمطر۔

میگو یدر چون ستارگان وقت غروب از باریدن بخل ناید چشم او بسبب فراق بسیارے بارو۔

یعنی جدائی کے سبب انکی آنکھیں بہت برسنے والی ہیں جبکہ ستارے اپنے غروب کے وقت عینہ ہر سائے ت بخل کر رہیں اسی مضمون کا یہ شعر ہے کہ کسی جس جاگے یہ کہنا وہ ان کے دہقان کو کہہ دینی گشت پر لجا جاویں چشم باران آوے۔

۱۶ (الاعراب) بین اہلیہ حال من الضمیر فی غریباً۔ وغریباً ونازحاً حالان من الصب الذی ہو مفعول تزکت وعلی الاوطان متعلق ببعطفہ۔ وجملة لم یعطفہ فی حال ایضاً من الصب ولی مصدر لو اء ای عطفہ (المعنی) قل ایھا السائق تزکتہ غریباً ببعیداً عن اہلہ حال کونہ بینہم ولیرحمہ علی الاوطان۔

میگو یدر واقارب خویش مسافر بعید الوطن ست۔ وراجعت اور بسوے وطنہا متوجہ کر دو۔

یعنی وہ باوجود اقارب میں موجود ہونے کے مسافر بعید الوطن ہے اور راجعت نے انکو اوطان کی طرف متوجہ نہیں کیا۔

۱۷ (الاعراب) جائعاً حال من الصب ایضاً۔ وان شرطیة۔ وسیب فعل الشہط ونائب فاعلہ ضمیر الصب۔ وصبراً مفعولہ الثانی۔ وعنکم متعلق بہ۔ وعلیکم متعلق بہ ایضاً وجملة لیرینای حال ایضاً۔ وجواب الشہط حذف وقد یرد ان سبیر الصبر کفر وجاہع۔ والجامع الممتنع۔ وسیبوا کلف ومعنی الصبر عنہم ترکہم ومعنی الصبر علیہم تحمل مشاققہم۔ والجائع المائلن ویتأی یتوقف۔ (المعنی) ان کلف الصبر عنہم یتنفع وان کلف الصبر علیہم یعمل ولا یتوقف۔

میگو یدر اگر تیرک شما تکلیف دادہ میشود انکار میکند و اگر تحمل مشاققہم (گفتہ شود) بلا توقف مائل میشود۔

یعنی اگر انکو سخت صبر کرنے یعنی کھڑے کی تکلیف دی جاتی ہے تو نہیں مانتا اور اگر تمہیں صبر کرنے یعنی تمہاری محبت میں سبب دین چھیننے کی تکلیف دی جاتی ہے تو بلا توقف مائل ہو جاتا ہے اور مان لیتا ہے۔

۱۸ (الاعراب) نشر الکاشفہ ما فعل فاعل ومفعول۔ واسیر کان ضمیر یجوز الی الکاشفہ والی الصب۔ وطاوی خبر کان وہ۔ متعلق بطاوی۔ وقبیل بقصیر قبیل۔ وطعی مفعول مطاق۔ الکاشفہ ضمیر العداوة وطوی کشفہ علی العہستہ۔ والنای البعد۔ ودعی مصدر موکل لطاوی۔ (المعنی) قد نشر الکاشفہ ما کان قد سترہ من العداوة قبیل البعد۔

میگو یدر دشمن عداوتہ را کہ قبل از فراق سے پوشیدہ ظاہر ساخت یا اینکه دشمن مجھے لاکھا شق قبل از فراق اور فحش سے عداوت ظاہر فرمے۔ یعنی دشمن نے اپنی عداوت کو جو اسنے جدائی سے پہلے چھپا رکھی تھی ظاہر کر دیا یا یہ معنی کہ دشمن نے اس محبت کو جس کو عاشق نے جدائی سے پہلے چھپا رکھا تھا ظاہر کر دیا۔

يَنْقَضِي مَا بَيْنَ أَحْيَاءٍ وَطَى  
جَدًّا مَلْتَاخَ إِلَى رُؤْيَا وَرَمَى  
حَاشِرًا وَالْمَرْءُ فِي الْعِنَةِ عَى  
نَالَ لَوْ يُعْنِيهِ قَوْلِي وَكَأَى

فِي هُوَا كَرَمَ مَضَانُ عُمَرُ  
صَادِيًا شَوْفًا إِصْدَاطِيفَكُمُ  
حَاشِرًا فِي مَا إِلَيْهِ أَمْرُهُ  
فَكَأَيِّ مِنْ أَسَى أَعْيَا إِلسَا

۱۲ (الاعراب) فی ہوا کی تعلق بیدعی، وعمرہ مبتدا، وہمضان خبرہ وجملة، بیفرضی خبر بعد خبر، وماذائذ، و بیان معاق بیدعی وجملة عمرہ، فی ہوا کی بیدعی حال من الصب، والایاء، مصدر، لاجبا لللیل اذا سهره، وطلی مصدر طوی اذا نفع المویج وفضلہ، (المعنی) ان ایامہ جمیعاً فی ہوا کی کثیرہ، منان، بیفرضی ما بین الصومر والسہر۔

میگوید در محبت سے ماہمہ عمر اور رمضان ست کہ در میان شب بیواری، کرسنگی سے گذرد۔

یعنی تمہاری محبت میں اسکی ماری عمر رمضان کا ہیبتہ ہے کہ بیواری اور بھوک میں گذرتی ہے۔

۱۳ (الاعراب) صادیاً حال من الصب ایضاً، و شوقاً مع مفعول له، و ملتاخ متعلق بشوقاً و جدًّا مفعول مطلق من فعل یجد و ف ای بعد جدًّا ملتاخ، والی متعلقہ ملتاخ، و یجدوہ تعلقہا بجد و الصادی العطشان، و صداداً اسیر یأثر عن بدہ الماء واصلہا بالماء، و الطیف، النیال بانی فی الذوم، و المناسا العطشان، و قولہ جدًّا ملتاخ ای ملتاخاً جدًّا، و الرویا الخیر، و رمی مصدر سر روی (المعنی) ترکہ طمان الی طیف کثیر الذی ہو عذب کتلتک البئر المنسہ و یؤعطینہ جدًّا الی سر و یا حیا لکرم و الامر نواہ من عطش السوف۔

میگوید باعث شوق تشہ خیال شامت کہ چو جا، صدا شیرین و بار دست، و در خواب دیدن شاد سیراب گشتن از شام سرگرم۔  
یعنی شوق کے سبب تمہارے خیال کا جو چاہ صدا جیسا شیریں اور بار دست ہے پیاسا ہے اور تمہارے خواب میں دیکھنے اور تمسے سیراب ہونے کے لیے سہمی میں سرگرم ہے۔

۱۴ (الاعراب) حاشراً حال ایضاً من الصب، و فی متعلقہ بہ، و ما موصولة، و ایہ متعلق بجاشر الشانی و امرہ مبتداً، و حاشر خبرہ، و فی متعلقہ بچی و جملة والمرء عی، فی العینۃ ناسلیۃ موکدہ، الحاشر الاول اسر فاعل من حاشر یحاشر حیوۃ ای لم یھتد السبیلہ، و الحاشر الثاني من الحیو، و هو الرجوع و العی الذی لم یھتد لوجه مرادہ۔  
میگوید اور اور فکر مال کا خوش حیران گذر، شتم و مردم و رحمت عاجز ست۔

یعنی میں نے اسکو اپنے انجام کار کی فکر میں حیران چھوڑا اور آدمی محنت میں عاجز ہو جاتا ہے۔

۱۵ (الاعراب) کای مبتدا، و من اسی تمییزہ و جملة اعیبا الاسافی محل جریفة لاسی و جملة نال فی محل رفع خبر المبتدا، و لولتقی، و قولی فاعل بعینہ، و فکائی فکرم، و الاسی الحزن، و اعیبا محن و الاسا جمع الاسی و هو الطیب و اصلہ الاساء بالماء۔

میگوید اور ابیسا رغبت کہ طیبیان را عاجز ساخت کاش قول من کای الی تفصیل آن غوم را کفایت کر دے۔  
یعنی اسکو بہت سے غم ایسے لگ گئے ہیں کہ طیبیوں تک کو عاجز کر دیا۔ کاش میرا کای کھنا (جو کہ لفظ کثیر ہے) ان غم کی تفصیل کو کافی ہو جاتا یعنی میرے کای کہنے سے بالاجمال اتنا ظاہر ہوا کہ وہ غم اور در بہت سے ہیں بگراں کی تفصیل جو بے شمار ہے۔  
معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ سننے کہ میرا اس قدر اظہار حال اور ہمدردی کرنا عاشق مذکور کے غم میں کس قسم کی تخفیف پیدا نہیں کر سکتا۔

حَدَرَ التَّعْيِيفِ فِي تَعْرِيفِ رَى  
بِاطِنِي يَزْوِيهِ عَنِ عَلِيَّ زَى  
بِي كَهْلًا بَعْدَ عَرَفَانِي فَتَى  
يَجْلِبُ الشَّيْبَ إِلَى الشَّابِّ الْأَمْحَى

أَيْمًا إِنْكَارِ ضَيْرِ مَسَّةُ  
وَالَّذِي أَرْوِيهِ عَنِ ظَاهِرِ مَا  
يَا أَهْيَلُ الْوَدِّ أَنْ تَنْكَرُوا  
وَهَوَى الْعَادَةِ عَمْرٍ فِي عَادَةِ

لہ (الاعراب) سرائیاً حال من الصب المنقذ مذکر ہ۔ وَحَدَرَ مفعول من اجل و۔ والضرب سؤیاً  
لحال۔ والتعنیف الملازم: وهوى اسم امرأة (المعنى) انه قد امرت ان ينكر ما مسه  
ن الضرب في حبيبتنه مخافة الملازم۔

یگوید بخوف ملامت کہ در ظاہر مشن من محبوبہ ریاً متصور است رایش بران مقرر شد کہ جملہ تکالیف کہ ہوسے  
رسیدہ بغرض اخفائے محبت ہمدردانکار کند۔

یعنی اُس ملامت کے خوف سے جبکہ محبوبہ ریاً کے ظاہر اور معلوم ہو جائے میں اندیشہ ہے اُسکی یہ رائے ٹھہری  
کہ اخفائے محبت کی فرض سے اپنی تمام تکلیفوں کا انکار کر دے۔

لہ (الاعراب) الذی مبتدأ۔ وارویہ صلة دعائد۔ وعن ظاہر ما متعلق بخبر یحذف و ف و ما موصولة  
وباطنی مبتدأ۔ ویزویہ فعل و فاعل۔ وعن علی منعلق بیزویہ۔ وری مفعول مطلق۔ وجملة المتبدا  
لیزب صلة ما۔ وارویہ مضارع روی الحدیث ای نقلہ۔ ویزویہ یطویہ وری مصدر روی۔

یگوید انچہ از مصائب عاشق مذکور بیان میکنم منشأ آن ظاہر آن رازست کہ اولی من از علم من مخفی میدارد۔  
یعنی میں عاشق مذکور کے جو کچھ مصائب بیان کر رہا ہوں اُنکا منشأ اُس راز کا ظاہر ہے جسکو میرے قلب سے نہیں  
علمت یہی مخفی کر رکھا ہے (یعنی وہ راز سقہ ر مخفی اور لطیف ہے کہ گو میرے دل میں موجود ہے مگر مجھکو ہی اسکا علم نہیں)

لہ (الاعراب) اهییل منادی مضاف منصوب۔ وانی فی فعل نصب علی انها حال من الواو ان فی  
تنکر و نی۔ وکھلاً حال من الیاء فی تنکر و فی وبعد متعلق بتنکر و نی۔ وعر فانی مضاف الی الیاء التی  
هی مفعولہ فاعلہ محذوف ای عرفانکریای۔ واهییل مصغراً هل للتعیب۔ وانی کیف۔ والکھل  
من و خطه الشیب۔ والفتی تصغیر الفتی وهو الشاب۔

میسلوید اسے اہل و داد و قدیمہ راز عالم جوانی میدانید۔ در حالت پیری جوازمین ناواقف سے شوید۔  
یعنی یار و تعیب ہے کہ جوانی کے عالم سے مجھکو جانتے بوجھتے کیوں مجھے ناواقف اور انجان بنے جاتے ہو۔

لکہ الواو الحال۔ وهوى مبتدأ ومضاف الیه۔ وعمری مبتدأ محذوف ای جلیلاً عادياً وجملة یجلب الشیب  
خبر مبتدأ۔ والغادة المرأة الناعمة وعمری ای اقسر بعمری۔ والای مصدر احوی وهو من کان بہ حرة تضرب  
الی السواد المعنی) کیف الانکار فی حال الکھولة ومن المعلوم ان هوی العادة یجلب الشیب  
للشاب الاسم الذی من شباته ابطاء الشیب۔

یگوید حالانکہ قسم جان خود عادت محبت محبوبہ نازک اندام جوان گندمگون لاشتاب پیر میگرددند۔  
یعنی حالانکہ اپنی جان کی قسم عادت یہ امر جاری ہے کہ محبوبہ نازک اندام کی محبت جوان گندمگون کو جلد بوڑھا کر دیتی ہے۔

<p>تَكْسِبُ الْأَفْصَالَ نَصْبًا رَمَّ زَيْدًا يَأْتِكُومِي إِلَيْهَا الْجُرْحُ لَا تَعْدَا هَا إِلَيْمُ الْكَيْ كِي وَلَهَا مُسْتَبِيلًا فِي الْحُبِّ كَو</p>	<p>نَصْبًا كَسْبِي الشُّوقُ كَمَا وَمَتَّى أَشْكُ جِرَاحًا بِالْحَشَا عَيْنُ حُسَادِي عَلَيْهَا لِي كَوْتُ عَجَبًا فِي الْحَرْبِ أَدْعَى بَاسِلًا</p>
--	---

۱۷ (الاعراب) نصباً مفعول ثانٍ لا كسبتي والياء فيه مفعول اول لتكسب نصباً مفعول ثانٍ ولاء فاعله . والنصب التعب الشديد . واكسبتى افادنى ولا تمكى هى اللام التى يعبر حن فيها وا فاعله كى مق (المعنى) قد اكسبتى الشوق الى الراجعة التعب الشديد كما اكسبت لام كى الافعال المضارعة النص ميگويد شوق اجاب . مرانصب بيته در درساند چنانکه لام كى فعل مضارع واحركت نصب .

يعنى دوستوں کے شوق سے بگنوں نصب يعنى درد پہونچا يا جيسے لام كى فعل مضارع كو نصب بيته زبرد تيا ہے .

۱۸ (الاعراب) متى اسمر شرط واشك شرطا والياء فى بالحشا ظرفية وبالشكوى متعلق . بزید وزید فى محل جزم على انه جواب الشرط . واليه متعلق بزید والجرح نائب فاعل وكى مفعول ثانٍ لزید . ومتى اسمر شرط . (المعنى) ان بالشكاية تزيد المحن ولا تزول وذلك انى كلما شكوت من الجراح انى فى احشائى رجاء زوالها حصل كى واحراق فى باطنى فزاد ذلك على الجرح الذى شكوته ميگويد وقتیکہ زخم ہائے اندرونى خود را شکایت میکنم بسبب شکایت در جراحتها سوزش ہم بيدها سے شود .

يعنى جب میں اپنے اندرونى زخموں كى شكایت كرتا ہوں تو شكایت كى وجہ سے زخموں میں جلن ہی پیدا ہوجاتى ہے .

۱۹ (الاعراب) عين حسادى مبتدا ومضاف اليه . وعليها متعلق بحسادى عطفاً ان المراد والذ ميين يحسد ونفى عليها او بقوله كوت على ان على تعليلية اى كوتنى عليها اى لاجلها واللام فى للنتقوى اى ولاد عامية . واليراء كى فاعل تعداها . وكى مفعول مطلق من كوت وجمله لا تعد معتزلة وكوت من كواه بعينه اذا احد النظر اليه وتعداها تجا وزها والكى الاول مصدر كواه بالنا والثانى مصدر كوت فى صدر البيت وهو مفعول مطلق . (المعنى) ان عين حسادى على هذه العادة قد احدث النظر الى غضباً اسأل الله ان لا يخلصها من المر الاحتراق .

ميگويد چشمہا سے كسايكہ بر مجھو بہن حسد بردند بہن تيز شدند . خدايشما سے ايشان را از سوزش درد نجات نہ دہد .

۲۰ (الاعراب) عجباً مفعول مطلق لفعل محذوف اى عجب عجباً . وفى الحرب متعلق فى ادعى ونائب الفاعل ضمير المنكلم فى ادعى وهو مفعول اول . وباسلاً مفعول ثانٍ . ومستبيلاً مفعول ثانٍ لادعى بدلالة العطف وكى فى اخر البيت وصف مستبسل فى الحب متعلق فى ادعى بدلالة العطف ولها متعلق فى مستبسل . والباسل الشجاع والمستبسل المستقتل وكى اصله بالهمز الضعيف الجبان .

ميگويد ہر فرخو د عجب ہے كيكہ در جنگ بہادر و شير خواندھے شرم و در محبت مطيع محبوبہ . و ضعيف . و بزول .

يعنى میں اپنے اوپر تعجب کرتا ہوں کہ لڑائى میں تو بہادر اور شير کے نام سے پکارا جاتا ہوں اور محبت میں محبوبہ کا مطيع اور ضعيف اور بزول .

صَادَكَ لِحُطِّ مَهَاةٍ أَوْ طَبِي  
سَهْمُ الْحَاظِكُمْ أَحْسَى شَى  
قَالَ مَالِي حِيلَةٌ فِي ذَا الْهُوَى  
لِلشَّوَى حَسْوُ حَسْنَائِي أَمْ شَى  
وَبِمَعْسُولِ التَّنَائِي لِي دُوَى

لِ سَمِعْتُمْ أَوْ رَأَيْتُمْ أَسْأَلُ  
هُمْ شَهِيدَ الْقَوْمِ أَشْوَى وَشَوَى  
نَعِ الْآسَى بِصَدْرِي كَفَّهُ  
أَشَى مُبْرَدٌ حَرًّا شَوَى  
سَقَمِي مِنْ سَقَمِ أَجْفَانِكُمْ

(الاعراب) مفعول سمعتم عن دون دل عليه مفعول رأيتم وجملة صادك جملة صفة اسئل الماهة البقرة الوحشية وطلب مصرط (ناله) - ودين مقام خطا بقصودنا مشر ميگويد آيا کسے جنين شريفه ياد يده که اور چشم کا و دشمن يا آهوشکار کرد باشد -  
يا کيا کسی نے ایسا شير سنا يا دیکھا ہے کہ نيل گاسے يا برن کی آنکھ نے انکو شکار کیا جو -

(الاعراب) سهم مبتدا وجملة اشوی خبر المبتدا و سهم الحاظک فاعل شوی و احشای مفعوله و شوی مفعول طلق و الجملة لاحق لهما من الاعراب لانها معطوفة على الجملة المستأنفة قبلها - و الشهور الذکی الفواد و اشواء ما ب شواة و هو ماليس بمقتل من الاعضاء و شى مصدر شوی - (المعنی) ان سهم الحاذق الذکی الفواد اخطأ قاتل مرميه و اما سهم الحاظک فاصاب احشای و شياها بحره -

گويد ناوک سردار از نشان زخا کرد و تير نظر شما دل و جگر بردخت (يعني بر برف رسيد) -  
نه بوشيار سردار کاتير شکر گانے پر نه لگا اور تبا سے تير نظر نے جگر وغيره سب بھون ڈالا يعني پورا ٹھکانے پر لگا -

(الاعراب) الآسى فاعل وضع و بصدرى متعلق به - و كفه مفعول - و في متعلق بحيلة و جملة مالى في محل نصب  
نہ مفعول القول - و الآسى الطبيب - و اھوى مصغر الھوى (المعنی) و ضم الطبيب يده بصدرى يعنى بردای  
ناحقق انه ليس من الاسقام المر فنة اذ هو مرض الھوى قال ليس لي حيلة من صدواته -

ميگويد طبيب برائے تشخيص مرض دست بر سينه نہا و ديون بجز در محبت نديد گفت کہ نزد من ذوق اين مرض محبت اعلايے نيست  
معنى طبيب نے تشخيص مرض کے لئے اميرے سينہ پر ہاتھ رکھا اور جب وہ سمجھ گیا کہ یہ مرض عشق میں گرفتار ہے تو اس نے کہا -  
اس مرض محبت کے ذوق میں بھگے پاس کوئی حيله اور تدبير نہيں ہے -

(الاعراب) اى مبتدا و مبرد خبره و حرًا مفعول مبرد و الضمير في شوى يعود لحرًا و اللام في للشوى فائدة  
و حشو ظرف - و مبرد بمعنى مبرد بالتشديد - و الشوى هو ماليس بمقتل من الاعضاء و قدمه و اى شى نكر لاي  
شئ في اول البيت - (المعنى) اى شى يبرد حرًا شوى اطرافى حال كونه في داخل احشائى و هو استقام انكار اى لا يوجد -  
ميگويد کرام چيز است کہ حرارت نہ در بلغم نہ ہاست و مضروبے من سوخت سرد گر دانہ را زيوس شدہ ميگويد کہ کلام چيز است يعنى چيز نيست  
يعنى اس حرارت کو جو ميرے اندر ہي رہى جو ہے جس نے ميرے اعضا کو جلا ديا کونسي چيز خندا کر سکتى ہے ديمر يا يوس جو کر  
کتاب ہے کہ کوئی چيز زيوس نہيں - جيساکہ اسی ہضمون کی طرف لفظ مگر سے مرزا غالب دہلوی نے اشارہ کیا ہے -  
کون ہوتا ہے جو ليعن سے مردانگن عشق ہے مگر لب ساقى پہ صلا ميرے بعد

(الاعراب) سقمى مبتدا - و من سقم اجفا نك متعلق بخبره - و دوى في آخر البيت مبتدا ولى متعلق  
بخبره و الحدن و - و معسول التناي متعلق به ايضًا - و السقم المرض - و المعسول الخوط بالعسل يبريد به  
الرين و التناي بمعنى الاسنان و دوى مصغر دواء و التصغير للتعظيم -

ميگويد بيارى من ابن بيارى چشمہ شمس است و در نواب شہد آميز و ندان شما برائے من و داست -  
يعنى ميرى بيارى تمہارى چشم بيارى و چہ سے ہے اور تمہارے سامنے کے دانوں کے شہد آميز نواب میں ميرے ليے کمال دا ہے -

أَوْعِدْهُ وَبِي أَوْعِدْ وَبِي وَأَمَطُوا  
رَجَعِ اللَّاحِجِي عَلَيْكُمْ أَيْسًا  
أَبْعَيْنِيهِ عَمِّي عَنْكُمْ كَمَا  
أَوْكَمَيْتَهُ التُّهْمَى عَنْ عَدْلِهِ  
ظَلَّ يَهْدِي لِي هَدَى فِي زَهْمِي

حُكْمُ دَيْنِ الْحَبِّ دَيْنُ الْحَبِّ  
مِنْ رَشَادِي وَكَذَلِكَ الْعِشْقُ غَيْرُ  
صَمَمٍ عَنْ عَدْلِهِ فِي أَذُنِي  
نَزَاوِيًا وَجَهَ قَبُولِ النَّصِيحَةِ  
ضَلَّ كَمْ هَدَى وَلَا أَصْغَى لِقَبِي

لہ (الاعراب) اوعد وفي فعل امر الواو فاعل  
والياء مفعول واو حرف عطف . وعد وفي امر من  
الوعد وقوله وامطوا اعطف علی عدوئی وحکم مبتدا  
ودین الحبلی مبتدا وخبر والجملة خبر حکم واو عدوئی  
من الابعاد وهو فی الشرکالوعدی فی الخبر وعدوئی  
من اوعد والحب بالضم المفعول وبالكسر المحبیب الی المظن  
المعنی اوعد فی مما شئت من الیعد فی مما اردت من القرب  
وامطوا بعد ذلك فان مذهب المخذول مطلق الجبیل بنیہ  
میگوید یا زود بجزرتانید یا بوعده واصل جمع دایند واصل  
وورنگ ورید واصل محبت راورنگ کردن حکم شریعت محبت است  
یعنی چاہوید بجزرتانید یا بوعده واصل جمع دلاؤ  
اور اسکو تلاؤ وین محبت کا ملا ناشریعت محبت یکے موافق ہے۔

لہ (الاعراب) الاحی فاعل رجع وعلیکم متعلق بہ وایسًا  
حال ومن رشادی متعلق بہ . وکن الیہ خبر مقدم . والعشق  
دعوی خبر بعد خبر . والاحی الاثر . والآس القاطن الی الماطح  
الاصل من الشی . والقی الضلال . المعنی رجع لانی فی حکم  
فانظأ من رشادی لان العشق غمی والقی لایکون مع الرشاد  
میگوید کسیکہ مراد محبت شما ملامت میگردانید ہایت من نا امید  
برگشت . . وعشق بچنین گمراہی است ۔  
یعنی تمہاری محبت میں مجھ کو ملامت کرنے والا میرے ہایت کرتے  
نا امید ہو کر چلا گیا اور عشق ہی گمراہی ہے پس عاشق کو عقل کی باتوں کی  
لہ (الاعراب) محی مبتدا مؤخر . وبعینہ متعلق بخبر مقدم  
وعنکم متعلق بعضی . والکافی فی کما مذکور عن العمل بالانصاف  
بہا . وصمم مبتدا . وعن عدلہ متعلق بہ . وفي اذنی ظرف  
هو الخبر . والصمم ثقيل السمع والعدل اللوم (المعنی) اهل غمی  
اللائم عن حکمک لایہم فعدلی علی حکمک کما صممت انا عنک وتعنیفہ  
میگوید یا چشمان ملامت گزارید من خوبصورتی شما بچنین گمراہی

چنانکہ گمراہی سے من از شنیدن ملامتش کرے۔  
یعنی کیا ملامت کی آنکھیں تمہاری خوبون کے دیکھنے سے ایسے  
اندر ہی میں جیسے میرے کان اسکی ملامت سننے سے بہرے پتھر  
یعنی اگر وہ تمہارے جمال کو دیکھتا تو مجھ کو محبت کے بارہ میں ہرگز ملامت نہ  
لہ (الاعراب) الہضہ للاستفہام والواو للعطف والنہی مطلق  
وعن عدلہ متعلق بالفعل ہاؤ عدل لفاعل عدل ونزواویا  
مفعولہ وزی مفعول مطلق والنہی العقل . وزاویا قاصبا  
وزی مصدر زہی . (المعنی) اولم تھہ عقل عن نصیحتہ رجلین  
بفرض وجہہ عن قبول النصیحتہ ۔  
میگوید یا او عقل اور ملامت چہین شخص باز نہا  
کہ از قبول نصیحتہ رو میگردد اندر ۔  
یعنی کیا عقل نے اسکو ایسے شخص کی ملامت کرنے سے باز نہیں  
جو نصیحت قبول کرنے سے بہت ہی مہمہ بنا تا ہے ۔

لہ (الاعراب) ظل من اخراقت کاب واسما راجع الی اللام فی جملۃ  
یھدی مصبوبہ سے الخاہریہ فی ذی معنی فی جملۃ جملة  
ضل دعایا شہ وکوی فی عمل نصب علی المسکبۃ والعامل فیرا  
ما بعد ہاؤ وقولہ ولا اصغی عطف . والزعر العفول الباطل  
وہجذی من الھذیان وهو الکلام الذی لا معنیلہ . (المعنی)  
استمر هذا العاذل بزعم ما طرأ انه هبذ الی الھذی وهو ضال  
فی ذی لانہ کومن مرانۃ کھذی لاصغی لھذی بانہ ۔  
میگوید میرا ہمیشہ بزعم خود ہایت یکن گمراہی اور بسا اوقات  
بیہودہ میگوید و برگشتہ خویش نظر نے کند یا من برگشتہ وگوشا نے ہم  
یعنی وہ ہمیشہ پسے زعم میں مجھ کو ہایت کرتا ہے . خدا کرے  
ہمیشہ جھکتا رہے بسا اوقات فضول تک دیتا ہے اور اپنی  
بیرا ہی برذر را غور نہیں کرتا یہ جب نصیب میں کہ لا اصغی صیغہ  
ضامی ہوا اور اگر صیغہ منکر ہو تو یہ سے کہ میں اسکی بیہودگی کی طرف  
توجہ بھی نہیں کرتا قبول کرتا تو درکنار ۔

عَهِمِي فِي الْعَذَلِ أَعْصَى مِنْ عَصَى  
بِكُمْ دَلَّ عَلَى جِحْرِ صَبِي  
هِيَ بِي لَا فَتَنَتْ هِيَ بِنُ بِي  
ذَابَتْ الرُّوحُ اشْتِيَاقًا هِيَ بَعْدَ نَفَادِ الدَّمْعِ أَجْرَى عِبْرَتِي

وَلِمَا يَعْذُلُ عَنْ لَمِيَاءِ طَوْ  
كُوْمُهُ صَبًا لَدَى الْجِحْرِ صَبَا  
عَاذِلِي عَنْ صَبْوَةِ عُدْرِيَّةِ  
ذَابَتْ الرُّوحُ اشْتِيَاقًا هِيَ بَعْدَ نَفَادِ الدَّمْعِ أَجْرَى عِبْرَتِي

معنى بقوله عاذل - وى خبر مقدم بقوله لا فتنت اسمها  
صاحب يعود الى الصبوة. وهى مبتدأ خبر لا جملة لا وصلت  
بى والجملة معترضة. والصبوة جهلة الفود. وعذرية  
بضم العين نسبة الى عذرة او وهى قبيلة مشهورة بالعتق  
وهى بنى كناية عن لا يعرف ولا يعرف ابوه. (المعنى)  
ان عاذلى على الصبوة العذرية التى فى قلبى التى اتقى  
ان لا تزول هو رجل مجهول لا يعبا بكلامه وقوله

له (الاعراب) ما فى لما استفهامية واللام متعلقة فى  
يعذل وعن لمياء كذلك وطوع مفعول يعذل والعذل  
متعلق باعصى ومن عصى معلى به ايضا. ولما اسے  
لماذا. والمياء التى فى شفها سمرة وعصى قبيل اصله عسنة -  
ميكويد عجب كيراسن ميكن از مجت ليا رجان كسے راك مطيح مجت  
باشو ودر شيدن ملاست سرکش تراز قبيل عسنيه ذكر ازاله در رسول  
سرکشى كردم -

او فتنت دعاء معترض -  
ميكويد مراد جوش عشق كه بجو قبيله عذره است كه اصلا زوال  
يذير نيست ملاست كندزه مجهول وبے نشان است -

يئسني اور تجب ہے كه مجبوءه ليا كے باره ميں يہ ليے شخص كويون  
ملاست كرتا ہے جو مجت كا مطيح اور ملاست سننے ميں قبيله عسنيه  
سے بھی زيادہ نامرمان ہے -

يعنى وہ بوش عشق جو قبيله عذره جيسا ہے كه كجھي زوال پذير ميں  
مجهول اس پر ملاست كرتے والا مجهول اور بے نشان اور بے پتہ ہے  
ديئے اسكى بات قابل التفات نہيں -

ع (الاعراب) لومه مبتدأ والمها فاعل وصبتا مفعول به  
ولدى الجحر متعلق بصبا ويكبر متعلق به جملة صبا فى محل  
نصب صفة لصبا وحن دل فى محل رفع على الخبرية للمبتدأ

ع (الاعراب) الروح فاعل ذابت واشتياقا  
مفعول من اجمله. وهى مبتدأ خبره اجرى وبعد  
ظرف متعلق باجرى. ونفاد فخر اخ. وعسب فى  
مشتى عسبة. (المعنى) ان روحه ذابت اشتياقا  
فسألت من عينيه بعد نفاذ الدمع معها الا انها  
كانت اجرى من الدمع -

والصب العاشق والجحر الاولى ما حواه الخطير المعاد بالعبية  
وجحر الثانية العقل. وصبي مسفر صبي. (المعنى) ان لومه  
هذا اللامى لصبي عاشق مضمون يدل على حفة عقله  
وانه عقل صبي صغير -  
ميكويد ملاست كرتاش عاشقى راك زوديت اسد شتاق شامش  
دليل مست بر آكايه عقل او بجو عقل كووك خفيف مست -

ميكويد از شدت شوق روح من گداخت پس چون اشك  
ماند او ميش تراز اشك جارى است -

يعنى اسكا ليے عاشق كو ملاست كرتا جو فاذ كميہ كے قريب تہارا  
مشتاق ہوا ہے اس بات پر شاد ہے كه اسكى عقل چھوٹے بچوں كى جيسے  
يئسے وہ نہيات كم عقل ہے بے خبر جو كه جو مجت ايسى منظر جگہ

يعنى شدت شوق ميں ميرى روح بگسل گى اب آنسو  
ختم ہو چكئے كے بعد روح آنسو دن سے بھی زيادہ  
بہتى ہے -

منفقہ اور مستحکم ہوگى وہ كيوں كرتا نازل ہو سكتى ہے - يا كيه قريب بيت اسد  
جب ہمارے عشق كو مانع نہوا ملاست كرتا كيوں اس بچہ كراش كرتا ہے -  
ع (الاعراب) عاذلى مبتدأ خبره هي بنى. وعن صبوة

فَهَبُوا عَيْنِي مَا أَجْدَى أَلْبَا  
أَوْحَشَا سَالٍ وَمَا أَخْتَارَهُ  
بَلْ أَسَيْتُوا فِي الْهَوَىٰ أَوْحِشُوا  
رَوْحَ الْقَلْبِ بِذِكْرِ الْمُغْنَى  
وَأَشْدُ بِأَسْمِ اللَّاءِ حَيْثُنْ كَذَا

عَيْنٌ مَاءٌ فَهِيَ إِحْدَى مُيْتِي  
إِنْ تَرَوْا ذَاكَ بِهِ مَنَاعَلِي  
كُلُّ شَيْءٍ حَسَنٌ مِنْكُمْ لَدَيَّ  
وَأَعْدَهُ عِنْدَ سَمْعِي يَا أُخِي  
عَنْ كَذَا وَأَعْنُ بِمَا أُغْوِيهِ حَيَّ

له (الاعراب) هبوا فعل و فاعل وعيني مفعوله  
وما مصدرية ظرفية. واجدى فعل ماضٍ. والبا  
فاعله والظرف الماخوذ من ما متعلق بقوله هبوا  
وعين ماء مفعول ثانٍ لهبوا. وهي مبتدأ واحدى  
خبره. وهبوا من الهبة واجدى نفع. وما اللاحلة  
عليه مصدرية زمانية اى مدة اجلاء البكاء. وميتق  
مشتق منية وهي الشئ الذى يتقى وارا بدنية عين الماء  
الذكويرة هنا والمغشا المذكو فى البيت التالى.  
ميكويدى باران من وادام كم مر كرى نفع كند چشمه م ايك چشمه  
آب هب كند زير كم اين آرزو سے مست از و آرزو سے من.  
يعنى ميرے بار و جب تک مجھ کو نافع سے میری آنکھوں  
ايك پانى چشمه هر دو كويون كير دو آرزو ن من كى ايك آرزو كى  
رد و سرى آرزو اكله شعر من ہے۔

ميكويدى بركه زشت كند و رحمت ياز بار از شاه چه بار سيد نيكوست.  
يعنى نہ ہم چشم گريان كے متقاضى ہيں اور نہ رحمت سے فارغ القلب  
ہوئے كو پسند كرتے ہيں بلکہ تمہارى رضا كے تابع ہيں برائى كرو  
يا بھلائى كرو ہيں تمہارى ہر چیز پسند ہے۔  
له (الاعراب) روح امر من التذخير والفاعل  
مستأنف. وعند سمعى متعلق باعدہ و حيا يا اخي مبتدأ  
روح القلب اعطاه الراحة والمغنى موضع اخذ  
الوادى واخي مصغرا اخي۔  
ميكويدى بزرگم رو و راحت بدل من بخش وے بلور كرا از زود من كى كرن  
يعنى ناكه كاجھوم جو محبوبہ كے ہيٹنے كى جگہ ہے اُسكے ذكر سے ميرے  
ذكر و راحت ہونگيا اور لے چرے بيا سے بہانئ اُسكا ذكر ميرے  
كانون كے پاس بار بار كر۔

له (الاعراب) اعاطفة. والمغشا معطوف على عين  
ماء. وسال صفة له. وان تروا شرط جزاؤہ ما سبق  
تقديره من قوله فمناوبه على ما. وهذا البيت  
بما قبله. (المعنى) اقمى منك عين ماء ابكى بها بعد نفاذ  
الدمع للعطف عن الوجود و تلبا سا ليا يترك هو اكر  
فاستخرج وقوله وما اختاره اعتراض الضمير للمغشا اى  
وما اختاران يكون لى حشأ لسأل بتر عاد الى تبتة كلامه فقال  
ان رايتان تلبونى هذا الحشا فمناوبه على۔  
ميكويدى بادل كے از عشق شامخالى باشد (جس كند) كرمين چينين  
دل را پسندى كتم ہے۔ اگر ہيں لے شام باشد۔ خايت كند۔  
يعنى يادل جو تمہارے عشق سے خالى ہو (صبر كردو) كرمين  
ييسے دل كو پسند نہيں كرتا۔ بان اگر تمہارى ہيں لے ہو تو خير  
از سببى دل عنانيت كنجيے ہو ميرى دل خواش تو ہيں جو شعر  
اول من كندى گتہاے عشق بين طريح مكن ہو روئے من كى كسى

له (الاعراب) اشدد فعل امر و اسم متعلق به و حيشن  
صلة اللاء والنون عائدة وكذا الكناية عن الظرف  
وعن كذا متعلق بجدد و ف صفة للمكان المكنى عنه  
واعن امر معطوف على اسند و حى مفعول مطلق لا حويه  
واشدد تروى۔ واللاء اللوانى. حيشن ضمير الحيام وكذا  
اسم جيل. واعن اى اهتو. وحى مصدر حوى اى هجر  
(المعنى) نزلناها الاخر باسم الحبيبات اللوانى اقم  
فى مكان صخار عن ثنية كدى و اهتو عما اجعنا من الحزون  
فاذكركه فى شدك فلعل يكون سبلا لرقاة القلوب۔  
ميكويدى و نغمه كرم باسم جو بولتے كے در پہلوس عقبه كرا خير زود  
و چرے كے در دل باست بذكرش نيز اہتمام كرم۔  
يعنى اور ان محبوبات كے نام كے ساتھ نغمہ سرا لى كرا جنھون نے  
گھائى كدا كے ايسے پہلوين ڈيرے تاسے من اور جو كير ميرے  
دل من ہر لے اُسكا بھى خيال ہے يعنى اپنى نغمہ سرا لى من ہا سے  
حزن و فلق كو ہيں ضرور ظاہر كرنا سنايد الكو صم اجائے۔

يَحْسَانٍ تَخَذُوا نَزْمَ مَرْجِي  
 ج لَهُ قَصْدًا رَجَالُ الْغَيْبِ نَزْمِي  
 عِلْمَاهُ عَوْضٌ عَنْ عِلْمِي  
 مَرَّرَنِي مَرِّ يَا فَيَاءَ الْأَسْتَى

نِعْمَ مَا نَزْمَ مَرْجِي شَادٍ مُحْسِنٌ  
 وَجَنَابٍ نَزْمِيَّتٍ مِنْ كُلِّ فَرْجِي  
 وَأَدْرَاعِي حُلَّ النَّفْعِ وَلِي  
 وَاجْتِمَاعِ الشَّمْلِ فِي جَمْعِي وَمَا

تو یہ یعنی کہ اچھا نغمہ ایک تو وہ ہے جو پہلے محبوبات کے بارہ میں تھا اور دوسرا وہ نغمہ جو خانہ کعبہ کی شان میں ہو اور جو اب تم دو شعر کے بعد مذکور ہے۔

۱۱۱ (الاعراب) الواو عاطفة على جناب والباء في ادراعي فاعل وحل محل مفعول والواو في قوله ولي حالية. وعلماؤنا مبتدأ وعوض خبره. وعن علمي معلق بعوض. والواو في الاول البيت عطف. والادراع ليس البدع. والحلل جمع حل. والنفع ميگوید و قسم بخون تمہیں گروا ندین خود چاہے غبار را و بر آتش و نگار آن نما عوض نقش و نگار لباس قضی است۔

یعنی (اور میں نے جو بوقت ادراغ اپنے کپڑے اتارے اور احوال باندہ اور چہرہ اس قدر نما رہا کہ بدن کو لباس کی طرح نہ لگتا) میں اس غبار کے لباس بنانے کی قسم کھاتا ہوں اور میرے لیے اس غبار کے علم یعنی نقش و نگار لباس کے نقش و نگار کا عوض اور نرم البند میں بیٹھنے ہل لباس سے غبار کے لباس کو عزیز جانتا ہوں۔

۱۱۲ (الاعراب) الواو عاطفة على جناب. وفي جمع متعلق باجتماع. والواو في قوله وما عاطفة ايضا على جناب وما موصولة وجملة مرسّلتها. وفي مرفعتين بر. وجمع اسم موصوف. ودمر موضع على مرحلة من مكة والافياء جمع في. والاشي مصغر الاشياء وهي صغار الخيل (المعنى) افسوس باجتماع الشمل مع الاجبة في جمع بعد انصر فنا من مرفي ظلال الخيل۔

میگوید و قسم بخونم بان وصال کہ باد وستان در مزدلفه و قبل آن درمر الفجران در سایه نماندے خزانصیب میں شد۔ یعنی اور اس وصال کی قسم کھاتا ہوں جو مجھ کو دستوں کے ساتھ مقام مزدلفہ اور اس سے پہلے مقام مرفظان میں بخورون کے چہوٹے چہوٹے درختوں کے سایہ میں نصیب ہوا

لہ (الاعراب) نعو فعل ماضی لا انشاء المدح و ما فاعل وہی موصولة والجملة بعد ما موصولة لا محل لها من الاعراب والمائد عند وف تقدیرہ نعو الشئ الذی زمر بہ الشادی. وشاد فاعل زمر و محسن صفته. و یحسنا متعلق بزمر و زمر مفعول تخذ و ادجی مفعولها التانی والجملة في موضع جری انها صفة حسنان۔ الزمزمة الصوت البعيد له دوى. والشادی المذموم و نر مزمرا اسم یاء و جی اسم وادج۔ میگوید خود شاد نہ کہ طرف خوشبو اوسف محبوبہ ہا سراسر ایک کہ وادی زمر را ما اسے خود ساختند۔

یعنی وہ نغمہ بہت ہی اچھا ہے جو عہدہ گوئے نے ان محبوبات کی شان میں دو نغمے سنایا جنہوں نے وادی نر مزمرا کو اپنا ٹھکانا بنالیا۔ ۱۱۳ (الاعراب) جناب مجرور بر واو الفسیر و نر بیت مجهول. ورجال نائب الفاعل. و نر مفعول مطلق و جناب ناحية و نر بیت جمعت. والبعج الطریق الواسع بین جبلین. والغب جمع غیب وهو لکن یو المحسب (المعنى) افسوس یجناب عظیم جمعت لاجلہ و یسبیت نہ نہ من کل فج الرجال الراكب على کل بعیر یحبیب و جواب الفسیر یأتی فيما بعدہ۔

(واو براس قسم است) میگوید و قسم آن در گاہ عظیم یعنی بیت (المعنى) کہ سواران شتران یحبیب براس زیارت آن از ہر طرف بالقصد جمع کردہ شدند۔ (یا براس عطف) پس معنی انیکہ خوشانتم کہ در شان جنین در گاہ باشد۔

یعنی اُس در گاہ عظیم کی قسم ہے جس کی زیارت کے لیے اصیل اونٹوں کے سوار ہر طرف سے بالقصد جمع کیے گئے ہیں یعنی خانہ کعبہ، یہ ترجمہ جب ہے کہ جب وادو قسم یا نا جائے اور اگر عاطفہ سے بیٹے اگر جناب کا عطف حسان پر کیا جائے

لَمْنِي عِنْدِي اَمْنِي بُلَغْتَهَا  
مَنْدُ اَوْضَحْتُ قَرَمِ الشَّامِ وَبَا  
لَمْرِ يَرْقِي لِي مَثْرَلٌ بَعْدَ النِّقَا  
اِهَ وَاشَوْقِي لِصَاحِي وَجَهَهَا  
فِي كُلِّ مِنْهُ وَالْاَلْحَاظِ لِي

وَاهْيَلُوهُ وَاِنْ ضَمُّ اِبْفُ  
يَنْتُ بَا نَاتِ صَوَاحِي حِلَّتِي  
لَا وَلَا مُسْتَحْسَنٌ مِنْ بَعْدِي  
وَضَمًّا قَلْبِي لِذِي اَلِ اللُّسِي  
سَكْرَةٌ وَاَطْرَابًا مِنْ سَكْرَتِي

له (الاعراب) مني مبتداً. والمني خبرها. وعندك متعلق بالخبر جعل: بلغتها معترضة. واهيلوه عطف على مني ميگويد همه اشياء مذكوره بالا قسم خوده ميگويم که مقام مني وياست. باء آن آرزوي دل من است (خدا کند که آنجا رساينده شوم). اگرچه اهل مني کيشيدن من سوسه خويز بجل نايه. يعنى ان سب چيزون که (رجو که متفاوت ج سے ہين قسم کھا کر کتابتون کہ مقام مني اور اُس کے باشندے ميرے دل کی آرزوي ہين خدا کرے وہاں تک ميری رسائی ہو جائے اگرچہ اهل مني مجھو اپنی طرف پہنچنے میں بجل فرمايں۔

له (الاعراب) منذ منصوب المحل على الظرفية والعامل فيه يرق في البيت بعد وجلة اوضحت في محل جرباضافة منذ اليها وبايت معطوف على جملة اوضحت. وواضحت تبنييت ورايت. والقري جمع قرية وبايت فارقت. والبايات جمع بانة واحدة البان وهو شجر معروف. والواصحي النواحي. وحلتي مشي حلة وهي المنزل وقد ثناها كناية عن منزل الصيف ومنزل الشتاء۔

ميگويد ہر تازہ حجاز ہر آدم و مواضع ملک شام را ویدم وازد زبنا بان کہ بگنار منازل ما بود جدا شدم یعنی از دوستان مفارقت یعنی جب سے میں بلاد حجاز سے نکلا اور ملک شام کی بستان دیکھیں اور درخت بان جو ہماری منازل کے کنارہ پر تھے اُن سے جدا ہوا یعنی دوستوں سے مفارقت ہوئی (راسکا جواب لکھ شعر میں ہے)

له (الاعراب) لونا فیت جازمة ویرق مجزوم ورمها ولی متعلق بیریق ومنزل فاعله. وبعد النقا متعلق به ولا نافية والواو عاطفة ولا نافية ومستحسن عطف

على منزل. ومن بعدی متعلق بیریق. والنقا القطعة المحذوبة من الرمل في اسم المحبوبة ميگويد بعد جدا شدن از قافلز سے پسندن گوید وبعيد محبوبه ميمه حبيبه در نظرم نگنجد۔ يعنى نفاس جدا ہونے کے بعد کوئی منزل مجھو پہنچن آئی اور نہ محبوبہ ميمه کے بعد کوئی حسين آنکھوں پر اُتر سکا۔

له (الاعراب) آه كلمة تقال عند الشكاية والتوجع وضاحي وجهها من اضافة الصفة الى الموصوف وضاحي مشرق وذيالك مصغرة ذاك واللسي مصغرمي وهو سمة في الشفحة۔

ميگويد چہ قدر دردناک شوق کے مرابا روست ناماين دست ورجہ قدر تشنگی کدول مرا باگندم گوئی لب او۔ يعنى کس قدر دردناک ہے وہ شوق جو مجھو اُس کے حکمتے بچہ سے کاہے۔ اور وہ طلب اور تشنگی جو ميرے دل کو اُس کے گندم گوئی لب کی طرف ہے۔

له (الاعراب) سكرة مبتداً. وبكل متعلق بالخبز المحذوف. وقوله واطربا في حكم المنادى المضان ومن سكرتي متعلق به. وبكل اي بكل واحد (المعنى) لي سكرتان احداهما من لي المحببة الاخرى من ملاحظة الالحاظ فواظري من هاتين السكرتين۔ ميگويد پيس مرا بھريک از گندم گوئی لب وچنبھائيش نشہ وسرشاري ست۔ وچہ قدر خوش اندر ورو نشہ من۔ يعنى اُس کے گندم گوئی لب اور آنکھين۔ ہر ايک نے مجھو متوالا بنا رکھا ہے۔ ميرے یہ دونوں نشہ کس قدر مسرت بخش يا کس قدر تکليف دہ من۔

سرت بخش يا کس قدر تکليف دہ من۔

وَلَهُ مِنْ وَلِيٍّ يَعْنُو الْأَرْمَى  
وَالْحَشَا مِثْلِي عَمْرُو وَحَيِّي  
مِنْهُ حَالٍ فَهَوَ أَبْهَى حَلَّتِي

وَأَرَى مِنْ رِيحِهِ الرَّاحَ أَنْتَشَّتْ  
ذُو الْفَقَارِ اللَّحْظُ مِنْهَا أَبَدًا  
أَخَلَّتْ جِسْمِي نَحْوًا لَأَخْصَرَهَا

لہ (الاعراب) اری مضارع فاعلہ ضمیر المتکلم والراح مفعول اول وجملة انتشتت من ریحہ فی محل نصب علیہا مفعول ثان لا اری۔ ولہ متعلق بیعنی۔ ومن ولہ متعلق بما ایضاً۔ والمن تعلیلیۃ والاری فاعل بعنی والجملة بأسرها عطف علی الجملة السابفة والریح الرائحة۔ والراح الخمرۃ۔ والولہ التغیر۔ وبعنی اوی یخضع والأرئی مصغرا اری وهو العسل (المعنی) ان الراح کسبت نشوة السكر من لہ والعسل یخضع لہ لانه استفاد حلاوته منه۔ میگوید سے بینم شراب را کہ از خوش بوئی آن لب نشہ حاصل نمود و پیش لطافت و شیرینی آن۔ شہد نیز در عالم حیرت ذلیل سست۔

یعنی اور میں دیکھتا ہوں کہ شراب نے اُن ہون کی خوشبو سے نشہ اٹایا ہے اور اُنکی لطافت اور شیرینی کے سبب شہد بھی حیرت کے عالم میں ذلیل اور سرنگون ہے۔

۳۵ (الاعراب) ذوالفقار خبر مقدم۔ واللحظ مبتدأ مؤخر وابدأ اطرف متعلق بمعنی ذوالفقار المراد منه القاطع وعمرو وخبر۔ والحشا مبتدأ۔ وذوالفقار سبب علی وعمرو حیی رجلان من المشركین قتلتھما علیہما عمرو بن ود العامری وحیی بن اخطب (المعنی) یشبہ لحظہا بسیف علی ویشبہ قلبہ ہمدان الرحیلین اللذین قتلہما السیف۔ میگوید نظر او ہمیشہ ذوالفقار است ودل من چون عمرو بن ود و حیی بن اخطب کہ علی کرم اللہ وجہہ ہر دو را بذوالفقار قتل نمود۔

یعنی اُسکی نظر ہر وقت ذوالفقار ہے اور میرا دل بمنزلہ عمرو بن ود اور حیی بن اخطب کے (جنکو حضرت علی نے اپنی تلوار ذوالفقار سے قتل کیا تھا عمرو بن ود عامری یوم خندق میں قتل ہوا اور حیی بن اخطب خیمہ میں)۔

۳۶ (الاعراب) اخملت فعل ماضٍ وفاعلہ ضمیر مستتر بیعنی ذالی عمی۔ وحیی مفعول ونحو لا مفعول مطلق۔ وخصرها مبتدأ وحال خبرہ والجملة فی محل نصب صفة المفعول المطلق۔ واخملت هزلت۔ وحال لابس حلیۃ۔ وحلتی مثنی حلة (المعنی) انھا البسنتہ حلة من اللؤلؤ وهي اجمی من حللتہ المعتادة لانه اشبه بها خصر الحبيب۔

میگوید او۔ آن لاغزی کہ میانش ازان مزین سست جسم مرا نیز عطا کرد پس آن لاغزی در ہر دو بال من زیب تر سست۔

یعنی اُس نے وہ لاغزی جس سے اُسکی کمر میں ہے میرے جسم کو بھی عطا کر دی سو وہ لاغزی میرے دونوں لباسوں میں خوبصورت لباس ہے (دوسرے لباس سے لباس حقیقی مراد ہے۔ جو آدمی کے بدن پر ہوتا ہے۔ اسی کا ہم مضمون غالب کا شعر ہے۔

کم نہیں نازشیں ہنہامی چشم خوبان  
تیرا بسا رہا کیسا ہے گرا چہا نہوا۔

لَهُ  
إِنْ تَشْتِ فَقَضِيْبٌ فِي نَقَا  
وَإِذَا وَلَّتْ تَوَلَّتْ مُهَيَّتِي  
وَأَبِي يَنْلُو إِلَّا يَوْمَ سَفَا

مُتْمِرٌ بَدْرٌ دَجِيٌّ فَرَعٌ ظَعِيٌّ  
أَوْ تَجَلَّتْ صَارَتْ أَلْبَابٌ فِي  
حُسْمَهَا كَالِدَةِ كَرِيٍّ يَنْتَلِي عَنْ أَبِي

لہ (الاعراب) ان حرف شرط و تشنت فعل اضرب  
فی محل جزم علی انه فعل الشرط۔ و الفاء رابطة جواب  
الشرط۔ و قضیب خبر مبتدأ عن حذف ای نھی قضیب  
و فی نقاً متعلق عن حذف و المجدل: فی محل جزم علی انها  
جواب الشرط۔ و متصرفه قضیب و فاعله ضمیر  
مستتر۔ و فرع مجرور علی انه صفة دجی۔ و تشنت غایلت  
و النقا قطعة عهد و دبة من الرمل۔ و الدجی اللیل  
و الفرع الشعر۔ و ظعی تصغیر اظمی و هو الذ ابل  
الشفة فی سمرقند المعنی انما ابلت فی فی اللین قضیب  
متر بدراً مبتدأ فی لیل الشعر لی ان قامتها کالقضیب  
و وجهها کالبدر و فرعها کاللیل۔

و میر و وجود اظہار میشود ہمہ مقول بل قیمت میشود۔  
یعنی اور جب وہ بیٹھ پیرتی ہے تو میری جان مجھے منہ  
موڑ لیتی ہے اور جب وہ ظاہر ہوتی ہے تو عقلیں بل قیمت تجانی  
لہ (الاعراب) ابی فعل ماضی منصوب بامضی و  
والا استثناء و یوسقاً مفعول والا استثناء مفرغ  
و حسنها ناعل ابی۔ و کالد کر خبر مبتدأ عن حذف و دجی  
یتلے منصوب علی الحالیة۔ و ابی امشع و الذکر القرآن الکریم  
و ابی احد الصیابة و هو ابن کعب (رضہ)  
میگو یہ حسن او باستانے حسن یوسفی اتباع حسن بہرا  
انکار نمود چون قرآن شریف کہ در تلاوت آن اتباع ابی  
ابن کعب کردہ میشود۔

میگو یہ قافش در غمیدن بہو آن شاخ ترگیستان ست کہ ثمره  
آن بدر البی ست کہ دروے سیاہ مجوبہ گندم گون سے تاہر۔  
یعنی چلنے میں اسکا قدرگیستان کی اس شاخ ترکیش ہے  
جسکا ثمر بدر البی ہے جو مجوبہ گندم گون کے سیاہ بالوں میں  
چمک رہا ہے۔ یعنی اسکا قد شاخ تر ہے اور اسکا چہرہ بدر  
اور نیکے بال شب تار یک۔

یعنی اسکا حسن جمال یوسفی کے سوا سب کے حسن کے اتباع کا  
منکر ہے جیسے قرآن مجید کہ اسکی تلاوت میں ابی بن کعب کا  
اتباع کیا جاتا ہے و حضرت ابی بن کعب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اصحاب میں اقر الکتاب اللہ تھے اور رسول کریم  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے قرآن حاصل کرنے کا حکم فرمایا  
یا اس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بحکم خداوندی ابی بن کعب کو سورہ کم کین  
سنائی تھی تو اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ مجوبہ سیاہ  
حسن۔ جمال یوسفی کا ایسا تاج ہے جیسا کہ محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ قرآن خاص ان پر  
نازل ہوا تھا گرا ابی بن کعب کو کم کین سنائی یعنی و حقیقت  
مجوبہ کا جمال حسن یوسفی سے افضل ہے گو بنظر ظاہر تاج  
نظر آتا ہے اور یہ مضمون آئندہ مضمون کے زیادہ  
مناسب ہے۔

لہ (الاعراب) اذا ظرف خافض لشرط منصوب بضم  
و دولت فی محل جر یا صافۃ ذال الیہا۔ و تولت مہجتی چو لھا  
فلا محل ہما من الاعراب لکونھا شرطاً غیر جائزہ و اوحرف  
عطف و صا من اخوات کان۔ و الالباب اسمها۔ و فی  
خبرها۔ و ولت و تولت ادرت و تجلت ظہرت۔  
و الالباب جمع لب هو العقل و الفی الغنیمة و اصلہ  
بالھن (المعنی) اذا تولت ای اعرضت ذہبت بروحی  
وان اقبلت اغتنت العقول فتمت فیہا باختیارھا۔  
میگو یہ و چون او اعراض میکند روح من این من رو میگرددانہ

مناسب ہے۔

<p>خَرْتُ الرَّقْمًا رَطَوًا عَاقِبَةً لَمْ تَكُنْ أَمَّا تَكُنْ مِنْ حُكْمٍ لَا شَفَعَتْ حَجِّي فَكَانَتْ إِذْ بَدَّتْ فَلَهَا أَلَا أَنْ أُصَلِّيَ قَبْلَتْ</p>	<p>أَنْ تَرَءَتْ لَا كَرُؤِيَا فِي كَرِي تَقْضُصُ الرُّؤْيَا عَلَيْهِمْ يَا بَنِي بِالْمَصْلِيِّ حَجَّتِي فِي حِجَّتِي ذَلِكَ مَنِي وَهِيَ أَرْضِي قَبْلَتِي</p>
---	--

۱۵ (الاعراب) خرت فعل ماضٍ والتاء للتأنيث والافتحار فاعل وطوعًا حال ويقظة حال من الهاء في لها اے خرت لها الافتحار وخرت سقطت من العلو وكري مصغر كرى وهو النوم (المعنى) ان الافتحار عند مرأوسيتها سقطت سقطًا حقيقيًا كما تخيله الرؤيا في المنام۔ ميگويد شمس قرعائش را ویدہ بحالت بیداری بشوق و رغبت و در سجده در افتادن در خواب و خیال رچون قصه یوسف علیہ السلام)

یعنی محبوبہ میرے کاجال دیکھ کر جائزہ سوچ بحالت بیداری شوق و رغبت کے ساتھ سجدہ میں کر گئے نہ خواب خیال میں یوسف علیہ السلام کے قصہ کی طرح)

۱۶ (الاعراب) لم تکد جازم وعجز وم۔ وتکد من لافعال المقاربة واسمها یبعی الی می وامنا منصرب علی التعلیل وتکد مضارع کاد واصله تکاد فسکت الدال للجرم لان خلاف الخوف وتکد من الکید واصل تکاد وقوله رمن حکم لا تقصص الرؤیا علیہم یا بنی مقضی ما وقع یوسف علیہ السلام الذی تحدث بما رآه فی المنام قبل ان ینم فکاد اخوته۔

میگوید باوجودیکہ شمس قرع اور اعلی الاعلان سجدہ کر دینا لگے بکہ لا تقصص الرؤیا الباء اور ارادہ کرتی تھی۔

یعنی محبوبہ کو باوجودیکہ شمس قرع نے طے الاعلان سجدہ کیا مگر کسی نے اس کے ساتھ حسب الحکم لا تقصص الرؤیا کی کارادہ نہیں کیا۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام نے خوف کیا اظہار خواب سے منع فرمایا فقال یا بنی لا تقصص رؤیاک علی الخوینک فیکذبوا لک کذبًا چنانچہ اظہار خواب کے بعد بہا ہونے کی خبر میں مبتلا ہوئے۔ لیکن محبوبہ کے ساتھ باوجود ظہور کمال کوئی کید نہیں کر سکتا۔

۱۷ (الاعراب) الفاعل ضمیر یبعی الی می وجمی مفعولہ والفاء عاطفة واسمها کانت یبعی الی می کن لک وجمی ضمیر

والمصلی متعلق بیدت وفي حجتی متعلق بحجتي۔ شفعت حجی ای صیدتہ نزوحاً وهو خلاف الوتر والمصلی اسم مکان بنو امی مکة والحجة بالضم البرهان وبالكسر الواحدة من الحج (المعنى) صيرت حجی الى بيت الله تعالى لتبين حجاً بالظاهر الى الكعبة وحجاً في الباطن الى قلبی الفجلیة علیہ فكانت اذا ظهرت بالمصلی برهانی القاطع علی حجتي۔ ميگويد محبوبہ یک حج مراد و حج گردانید۔ پس چون در مقام سجدہ ظاهر شد محبت من گردید و شدن حج من۔

یعنی محبوبہ نے میرے ایک حج کے درج کر دئے پس محبوبہ جب مقام سجدہ میں ظاہر ہوئی تو میرے درج ہونے کی محبت قائم ہو گئی۔ کما قبل

عیداً وَعَبْدًا وَعَبِيدًا صِدْرًا مُجْتَمِعَةً  
وَجَهًا حَسْبِي وَيَوْمَ الْعَيْدِ وَالْمَجْمَعَةِ

۱۸ (الاعراب) حلت قبلت ذلك معترضة وهي مبتدأ وارضي خبر وقوله وهي ارضي قبلتي عطف على قول فلها

الآن اصلي (المعنى) اننى اصلي لهذا المعنى بتلايتها وقد قبلت معنى صلاح في وجهها الظاهر فصلا في الظاهر قبلتها الكعبة وفي الباطن قبلتها وجه المحبوبة۔

میگوید (چون محبوبہ حج ثانی مرا سبب گردیدش خانہ کعبہ میں اکتون بسوئے او توجہ نمودہ نماز یکجا رام۔ قول کناد اور الرمن۔ وأن پسندیدہ قبلہ مست از دو قبلہ من۔

یعنی جب محبوبہ حج ثانی کی صحت کا سبب ہو گئی تو شرف خانہ کعبہ کی ہوئی اس لئے اب من اسکی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھتا ہوں خدا کرے وہ اسکو قبول کرے اور محبوبہ میرے دونوں قبلوں میں پسندیدہ قبلہ ہے۔ یعنی قبلہ اطلسی خانہ کعبہ۔ اور قبلہ باطنی وجہ محبوبہ ہے۔

جیسا کہ غالب کہتا ہے۔

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود قبلہ کو اصل نظر قبلہ نما کہتے ہیں۔

نُظِرَتْهُ أَيُّهُ عَنِّي ذَا الرَّشِيِّ  
أَمْحَلَّتْ مَجْلَعَتَهَا مِنْ جَنَّتِي  
صَنَعُ صَنْعَاءٍ وَدِيْبَابِجِ خَوِي

مَحَلَّتْ عَيْنِي عَنِّي أَنْ عَيَّرَهَا  
جَنَّةٌ عِنْدِي رُبَّهَا أَمْحَلَّتْ  
كَعْرُوسٍ جَلِيَّتٍ فِي حَبْرِ

ان لی من رباها جنة اجدبت امرت  
دکنایہ عن لذیذ المناجاة اجملت لی  
من جملة الجنعتین -

میگوید تودہ کہ منزل محبوبہ است خشک باشد  
یا سرسبز نزد من ہفتے است کہ مجملہ و جنعت من  
سر دست مرا میسر آمد -

یعنی میرے نزدیک محبوبہ کے رہنے کے لیے خشک ہون  
یا سرسبز ایسی جنت میں جو مجملہ و دو ہفتوں کے محکو  
سر دست یعنی دنیا میں میسر ہوگئی -

۱۴ (الاعراب) کعروس متعلق بخبر  
مبتدا اعمد و ف ای ہی کعروس و جملة  
جلیت صفتها و صنع صفة خبر و ديباج

معطوف علی خبر و خبر ضرب من بروذ  
و صنعاء مدینة باليمن والدیباج نوع

نقیس من الاقمشة و خوی بلد بآذربجان  
(المعنی) انھا جللیت کعروس فی خبر من  
صنعاء و ديباج من خوی -

میگوید او ش عروسے است کہ در بردمانی و دیباج  
آذربجانی جلوه گر گردید -

یعنی وہ محبوبہ مثل دھن کی ہے کہ مینی چادر اور  
آذربجانی دیباجی ظاہر ہوئی ہے -

۱۵ (الاعراب) کحلت فعل ماض مجهول و عیبی  
ناشب الفاعل و عمی مفعول مطلق علی حذف مضاف  
ای کحل عمی و فعل الشرط عمد و ف ای ان نظرت

غیرها و ابی عنی ذالرشی جملہ مستأنفة -  
و کحلت علی صیغۃ المجهول وان شرطیة و ایہ کلمة

زجر بمعنی انصرف سنی لانہ یسکن تفسیر الزجر فی کل  
مقام ما بنا سببہ و الرشی مصغر الرش و هو الغزال  
(المعنی) انصرف عنی ایہا الرشاف ان عینی تکفل  
بالعمی ان نظرت الی غیرها -

میگوید چشم من اگر غیر اور ایندہ توتیا سے کوری سرگین  
باد - و در شوازم سے آہو بچو (توجہ حقیقت داری)

یعنی اگر میری آنکھ اُسکے غیر کو دیکھے تو اُس میں  
نابینائی کا سر نہ لگا یا جاتیو یعنی اندہی ہو جاتیو -  
پر ہٹ اسے ہرن کے بچے (شیر) کیا حقیقت ہے -

۱۶ (الاعراب) رباها مبتدا و جنة خبر  
مقدرو عندی متعلق بمعنی الجملة و قوله  
احملت امرحلت معترضۃ بین الصفة

والموصوف . و الجنة الحدیفة و الرُّبِّي  
جمع ربيعة و هی ما ارتفع من الارض و اعلت

خلاف اخضبت و مجلعتها علی البناء للمجهول  
ای مجلعت لی و جنتی مشی جنة (المعنی)

أَنَّهُ مَن يَتَأَنَّهَا يَلْقَى عَنَى  
سُرُّوْرًا وَحَسْرَةً وَسِرِّي سِرِّي  
وَحَشَّةٌ أَوْ مِنْ صَلَاحِ الْعَيْشِ عَنَى

دَا مَرَّ خُلْدٌ لَمْ يَدُرْ فِي حَلِكِي  
أَنَّهُ مَن وَاقِي حَزِينًا حَزْنَهَا  
بِئْسَ حَالٌ بَدَّ لَكَ مِنْ أُنْسِهَا

ولمیں بھی اُسکا پورا خیال نہیں آیا۔ اور یہ امر محقق ہے کہ جو شخص اُس منزل سے بعید ہوگا زبان کار اور گمراہ ہوگا۔ یعنی اندر من یا عین الایہ مصرعہ حملہ مقفل ہوگا۔ لم بدر کا فاعل ہوگا۔ بلکہ اس صورت میں لم بدر کا فاعل ضمیر مستتر ہے جس کا مرجع دار خلد ہے۔ واندرا علم۔

سلا (الاعراب) انہ اسمہ صمدی الشان ومن شرطیة وینا فعل الشرط وعنها متعلق بہ وبلق جزء الشرط وفاعل الشرط والمجزء ارجح الی من وعنی مفعول بلق وجملة الشرط والمجزء خبر. والحل المد البقاء ولیدر ای لیر یخطل والحلک القلب والبال النفس والعنی الخبیة (المعنی) لیر یخطل فی بالی ان من سعد عن ہن و الدی یأمر بلقی خبیة۔

سلا (الاعراب) ای شرطیة وواقی فعل الشرط فی فعل یجزم فاعله یعود الی من وجزمها مفعول وواقی وجزمها حال وسر جواب الشرط ولولم لتفتی وسری مفعول رذح وسر مالک رفع فاعله۔ وواقی الی والیزن خلاف السهل رذح جلب الراحة (المعنی) ان کل من اتی حزنہا یجد السهر وسر والراحلة حال کونہ حزنہا واقفی ان هذا القول یوجد راحة فی قلبی۔

میگوید اور حزان دار خلد است کہ کہے در دل رنگدشت کہ جہ کہ از رود و رستو و گمراہ باشد۔

میگوید کہ بہالت حزن در زمین سخت دشوار اور سرد سردی کا ش سزایں قول ال مرہم راست رساند یعنی بن بیضی الی معوم یعنی جو شخص حالت حزن و ملال میں مجبور کیا سخت میں پونچا سرور ہوگا کش اس قول کا راز اور اس کے مستفیر سے داخل ہوتے ہو پونچا میں یعنی میں بھی اُسکا مصداق بنائوں اور قائمہ نہ کوہ میں داخل ہو جاؤں۔

یعنی وہ محبوبہ دار خلد ہے۔ میرے دل میں کبھی یہ نظر نہیں گذرے کہ جو اُس سے بعید ہوگا وہ نقصان و گمراہی میں مبتلا ہوگا یعنی اُس سے بعید ہونا گو نقصان کی بات ہے مگر میں چونکہ اُسکو دار الخلد اور حزنیت سمجھا ہوں اسلئے مجھ کو وہاں سے نکلنے کا خوف و ادبیتہ نہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ جست کی یہ صعقت ہے کہ وہاں کسی قسم کا خوف اور تکلیف نہ ہو۔ ہشت آن جاگہ آزار ہے نباشد۔

سلا بئس کلہ انشاء الدم و مصدہ وضعہا بئس للال حالہ وید لت الصنہ یرجھا یعنی الی الحال الی الصنہ یرجھا انہا عاتالی داخذل فی الیام السابق و حشہ مفعول مدہ یرجھت ومن فی من صلحہ بد لیبہ ان بد لامن صلحہ العیض والوحشہ ضد لاسن العنی الصلال (المعنی) اذم حال الی لسنی من انشہا المحببۃ بالوحشۃ ومن صلحہ العیض بالاضلال۔ میگوید بد حالے ست کہ اناسیت یوحشہ واز صلح عیش بکر ای سدل گشت۔ یعنی برا حال ہے جو دار خلد یعنی مجبور ہے کہ انسیت کے بد سے وحشت سے یا صلح عیش کے عوض گمراہی سے بدل گیا۔

توجیب وہ جست ہے تو ہکو بھی وہاں کوئی نقصان اور غلیان نہیں ہے ستے کہ وہاں سے بعید ہو جانا ہر ضررت کی بات ہے اُسکا فطرہ تک بھی ضیق آتا کیونکہ یہ فطرہ بھی تکلیف خالی نہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ شائع ہے چونکہ ضمیر کا مرجع مجبور بنا یا ہے اور کموس اور دار خلد کو مجبور پر عمل کیا ہے اسلئے ہر دو شعر سطو کا یہ مطلب ہو جویاں کیا گیا اور اگر ضمیر نہ کو کہ مرجع نہ بایسے منازل مجبور کو ٹھرایا جائے (جو کہ ان دونوں شعروں سے پہلے نہ کو ہے) تو زیادہ بے تکلف اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ گادشہن علیہ الوجدان السلبیہ۔ البتہ اسوقت بجائے اَنَّهُ بالقی کے اَنَّهُ بالکسر ماننا پڑیگا اور مطلب یہ ہوگا کہ منزل مجبور یا سدا دار خلد سے جو عظمت شان کی وجہ سے کسی کے

حَيْثُ لَا يَرْجِعُ الْفَائِتُ وَأَ  
لَا تَمْلِيَنِي عَنْ حِمِيٍّ مُرْتَبِعِي  
فَلِمَا نَأْتِي لِبَانَاتٍ تَرَا  
مَكْلِيٍّ مِنْ مَكْلٍ وَالْخَيْفُ حَيْفٌ تَقَاضِيهِ وَأَنِّي ذَاكَ وَدِي  
بِالَّذِي نَأْتِي لِبَانَاتٍ فِي مَصْرِي

حَسْرَتًا أَسْفِطَ حَرْفًا فِي يَدِي  
عَدَوْتِي تِيْمًا لِرَبْعِي بِنْتِي  
ضَعْنًا فِيهَا لِبَانَاتُ الْحَبِّ سَيِّ  
مَكْلِيٍّ مِنْ مَكْلٍ وَالْخَيْفُ حَيْفٌ تَقَاضِيهِ وَأَنِّي ذَاكَ وَدِي  
عَنْهُمَا ضَعْنًا بِمَا فِي مَصْرِي

۱۔ (الاعراب) حیث، فی محل نصب علی الظاہر متعلق بمعنی الحسرت قولہ واحسرتنا وحرانا منصوب علی الضمیر واسقط فی یدہ بنام وحرار (المعنی) اے انا سب عدم ارتقاء ماسلف میں من رعد العینس مع اللہی وقد عبرت من العز من المستولی علی۔

میگوید حسرت بخیر کہ ہرگز زمانہ با دوستان بعیش میگزیرد باز نشانیہ و او بیشرت حزن نام و بختیہ است۔ یعنی میں انیس کر تا ہوں کہ جس کا جو زمانہ دوستوں کے ساتھ عیش سے گذر گیا وہ محمولہ کہ نہیں آتا اور وہ شربت حزن کی وجہ سے نامور و مرغیہ ہے۔

۲۔ (الاعراب) اءحرف تھی و غلٹی فعل مضارع مجزوم و عدو فی مفعول بہ و لرربع متعلق بقولہ لا تملنی و بیتی محذوف علی انه وصف لرربع و غلٹی من الامالہ و مرتبعی مفاعلی فی زمن الربیع و عدوتی طریقی و تیبیا اسم عمل و تھی مثله (المعنی) لا تملنی ایھا العادل عن حمی از نبأ علی الدی هو بطرفی تیمالی محل تبتی و حاصله ان القلب لا یقبل الا الی حیث یتبى و لا یقبل شیناً کلاماً ایھا العادل۔ میگوید بے ملائکہ مر از اعاطہ مکنایک کرد و دو جانب موضع یتبأ است۔ بکنایک بشہرتے است۔ مائل کن۔

یعنی اسے ملائکہ محکوم میرے مکان کے اعاطہ سے جو موضع تیما دو جانب میں واقع ہے اس مکان کی طرف مائل نہ کر جو شہرتے میں واقع ہے۔

۳۔ (الاعراب) ناتی تراضعنا متضاد الیہ هو الفاعل و لیان مفعول المصد الذکور و سی خبر المبتدأ الذی هو تراضعنا۔ و لیانات جمع لیانۃ وھی للمأجۃ و لیانات اللہ و حرف جر و بانات جمع بانۃ وھی واحد البان و تراضعنا

مصد، براندہ و لیان جمع لبن و سی بمعنی سوا۔ میگوید بیزیرا کہ مرانا جا نیست آن درختہا سے بان کہ با ہم رعایت ماما لیان در شہرتیہ برابریست۔

یعنی کہ چونکہ میری حاجتیں بان کے ان درختوں سے ہیں کہ ہر ان میں با ہم سیرت میں شریک اور برابر ہیں۔

۴۔ (الاعراب) مللی مبتدأ و من ملل خبر و الخیف مبتدأ اول و تقاضیہ مبتدأ ثان و حیف خبرہ و الخیف خبر اول و مللی سہمی و ضعیوی۔ و ملل اسم وضع الخیف الماخذ من ضاعضہ مضاعف فی الجبل الاسود الذی خلف جبل ابی قیسر کما سہمی مصد الخیف و الخیف الجبل و الظہر و تقاضیہ۔ صد تقاضی لہ یظن انی بمعنی کیف و فی کلۃ تعجب میگوید مثال من بقرت کوہ ملل است و رجوع الی الخیف حیف و ان رجوع الی الخیف راہیہ شکل ۹

یعنی میرا مال کوہ ملل کی بان کی وجہ سے ہے اور رجوع الی الخیف کا طالب ہونا ظلم ہے۔ اس رجوع کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ (الاعراب) و بان لدنا متعلق بطلعن و فضلاً مفعول مطلق و ما فی جماسو صولۃ و فی مصر صلتہا و الدنا جمع دبا و مصر فی الاضراف و فی الغنیمة و الخراج و اصلها الھنہ و عنہا اے من ملل و خیف و عن عدوتی تیما (المعنی) انانہ اضراف عنہا بالذنا کیف انصرافی ہما فی مصر من الفی۔

میگوید اضراف مر از امقام خیف و ملل باہر دو جانب تیما بعض دنیا طبع ما رخراج صریحت۔

یعنی تمام دنیا کے معاشر میں بھی تمام خیف و ملل باہر دو جانب تیما سے میری واپسی کی توقع نہ کرے کہ خارج اور مال غنیمت کی تو اسل کیا ہے۔

لَوْ تَرَىٰ أَيْنَ خَمِيْلَاتُ قُبَا  
كُنْتَ لَا كُنْتَ بِهِمْ صَبَّأِي  
فَارِحٌ مِنْ كَدِّ عَدْلٍ مَسْمَعِي  
خَلَّ خَلِي عَنكَ الْقَابَابِيهَا  
وَأَدْعُنِي غَيْرَ دَرَعِي عَبْدَهَا

وَتَرَاءَ بَيْنَ جَمِيْلَاتُ الْقُبَى  
مُرْمًا رَقِيْتَةً فِيهِمْ حُلَى  
وَعَنِ الْقَلْبِ لَيْتَكَ الرَّاءِ زَى  
جِيءَ مَيْنًا وَأَتَجْرَمُنْ بِدَعْتِي  
نِعْمَ مَا أَسْمُو بِهِ هَذَا السَّمَى

لہ (الاعراب) لو شرطیۃ جوابی فی البیت الثانی  
وتراء بین فعل ماضٍ والنون فاعله۔ والجملة المذمومة  
وقبا اسم موضع والقبی تصغیر فباء وهو اللوب ومعناه  
بالبیت الذی یدلہ۔ لہ (الاعراب) کنت جواب  
الشرط ولا کنت جملة معترضه دعائیة وبهم متعلق  
بقوله صبیا ویروی فاعله ضمیر الصب ومرفوع اول  
وحلی تصغیر حلو وهو مفعول نانی لیدی وحمله یری فی  
عمل نصب علی انھا صفة صبا (معنی البیتین)  
انک ایھا العاذل لانک ذلك المقام لورایت ما  
رایت من حسن الجمیلات ولطف الجمیلات کنت  
وتعتقد مثلی بان مؤرجفا هو حلو علی القلوب۔  
میگوید اگر بینی باغات قبا کہ کیا ہستند و ظاہر شوند حیوانات  
قباجان فریفتہ ایشان شوی کہ تلخی کہ در صحبت ایشان چشم  
شیرین گمان کنی۔ ان نصیب تونہد۔

کہ از رخ ارا از ارحہ باشد یعنی دور کردن۔  
یعنی اسے ملائکہ داغ ملامت سے میرے کاٹون کو راحت سے  
اور دل سے اس داغ کو زائل کر اس طرح کہ اسے آرخ کو زائد کر دیا  
جاتے تو ارحہ جو جا رہا جسکے شے بنی۔ زائل کر۔  
لہ خل ای انفرک و میثاقا کن با و حی اسم قرینہ قبل ہی  
اول مکان ظہرت البدنہ فیہ ومعناه بما یلیہ۔  
لہ (الاعراب) ادعی ای سمنی فعل امر و عبدہا  
مفعول ادعی و نعم کلمۃ لا نشاء المدح و مانکرۃ و فعل  
نصب علی القییدین و جملة اسم صفة لما و غیر عن مضمون  
علی الحال۔ والدعی المہتمر فی نسبیہ و السمی مصغر الاسم  
(معنی البیتین) لا تنکر فی ایھا الخ لیلقب  
شرف الدین (وہو اسدہ) و نحوہ کما لقی بذاک  
الناس فانک کذب وانزلک ہذا الالقاب الی ہی بدعتہ  
فی ذنب الخیۃ و سمنی بعید غیر کاذب فی نسبہ جو سنی  
جیت ہذا هو الاسم الذی اسمو بہ۔

یعنی اگر تو قبا کے باغات دیکھے کہ کہاں واقع ہیں اور قبا کی  
خوبصورت عورتیں ظاہر ہو جائیں تو تو انکا ایسا فریفتہ ہو جا  
کہ جو تلخی جگمگائی محبت میں پیش آئی ہے تو اسکو شیرین سمجھنے  
لگے کہ خدا کرے وہ تجکو نصیب ہی نہو۔

میکوید محبت میں این لقبہا کہ مرم در بابا لقب کہ وہ نام  
بلکہ ارا کہ بدروغ آوردہ شدہ اند و فلاس شواربہ جزو فریبہ  
کہ بہ بدعات مشہورست = و مرابندہ او لغت بخوان این شعر  
نیست خوشاست این نام از ناہمانے من۔

لہ (الاعراب) ارح فعل امر و مسمعی مفعول ارح۔  
وہی لغت فی الزای ای اجعل الراء زایا من ارح فصب  
ارح (المعنی) ارح ایھا العاذل سمعی من احتراقہ بناک  
العذل و ازحہ عن قلبی۔  
میگوید اسے ملائکہ گوش مرا از داغ ملامت راحت دہ۔  
داین داغ را از دل دور کن برین شرط کہ اسے ارح را از کون

یعنی میرے پار (یہ شرف الدین)۔ نیز) نقاب (جگمگاتہ)  
لوگوں نے جگمگو لقب کر رکھا ہے، چہوڑو چھوٹ بوٹ ذکر  
کر دینے گئے ہیں اور فریبہ کی کسی بدعت سے بچ (جہاں کسی  
بدعتیں مشہور ہیں) اور جگمگاسکا کہ وہ بلکہ ارا کہ یہ چہوڑو نہیں  
میرے ناموں میں یہ نام کیا اچھا ہے۔



بِالرُّقَى تَرْقَى إِلَى وَحْسِلٍ رُقَى شَدَّتْ أَنْ هَوَى فَلْيَلْمُوِي هَكِي زَانَهَا وَصَفًا بِزَيْنٍ وَبِزِي قُوْدِي فِي حَبْنَانٍ مِنْ كُلِّ حِي مِنْهُ لِي مَا دُمْتُ حَيًّا لَمْ تُسَبِّ	حَاظِبَ الحُطْبِ كَرَعَ الدَّعْوَى مَا رُحَ مَعَانِي وَاعْتَنَمَ نَعْمِي وَإِنْ وَيَسْقُمُ هَمَّتْ بِالْأَجْفَانِ أَنْ كَمْ قَيْبِلٍ مِنْ قَيْبِلٍ مَالَهُ بَابٌ وَصَلَى السَّاهِرَ مِنْ سَبْلِ الضَّنَى
---	--

لے (الاعراب) مخاطب منادی عدا وف الاداء  
و مخاطب معنی طالب و الخطب الامر العظیم و الرقی جمع  
رقیة و هی ما یرقی به الملسوم و ترقی ترقیم و رقی مرخم  
برقیہ علی غیر فباس و ہی اسم الحیدرۃ (المعنی)  
یا طالب الامر العظیم من المفرب من العیبة لبس  
بالدعوی تنال ذلك بل بان فعل المنسفات  
میگویرا سے طالب امر عظیم دعویٰ بگذرا زانها فسوئها  
تا وصل محبوبہ برقیہ نحو ابی سیدبل مشقتہا بردار  
کہ برادر سی۔  
یعنی اس امر عظیم کے خواہشمند دعویٰ سے چھوڑ دے  
چھوڑنے سے محبوبہ رقیہ کے وصل تک نہیں پہنچے گا  
(یعنی محض دعویٰ سے کام نہ چلیگا) بلکہ مصیبتیں تجھیں  
مشقتیں آئیں گی میرا دکھ بوجھ جائے۔  
لے (معانی من العافیة و تھی من عباء المعنی) اذا  
شدت ان هوى فتهب اللموى ولكني اضعت دار نازك  
اهوى معاني حيث لا قدرة لك على احتمال العوالة۔  
میگویرا جانیت برو نصیمت را غنیمت شمار و الرنوائی کہ  
محبت کنی لیس براس امتحان و کسبیت تیار باش۔  
یعنی چلا جائیو عافیت سے اور میری نصیحت کو  
غنیمت جان اور محبت کرنا چاہتا ہے تو امتحان اور  
صیبت کا سامان کرے۔  
لے (الاعراب) و یسقم متعلق ہمت و بالاجفان  
صفتہ سقم وان مصدریة و قبلها لام ہم مسدودہ ای  
لان زانها ای لاجل ذلك و فاعل زانها را جم ال السقم  
و وصفًا مقصوب علی التبدیر و بزین متعلق بزائها و بیری  
محطوف علی ذین و الرمن ضد الشین و الرمی بالکسر الہیئة

(المعنی) انی ہمت بالاجفان حیث زانها السقم  
بالحسن والہیئة الیظیفہ۔  
میگویرا سبب بیماری چشم برو مبتلا شدی نیز کہ بیماری  
پشمان را بزینت و جمل مزین کرد۔  
یعنی اور تو آنکھوں کی بیماری کے باعث ان پر مبتلا ہو گیا کیونکہ  
بیماری نے آنکھوں کو جمال خوبصورتی کے ساتھ مزین کر دیا۔  
لے (الاعراب) کہ مسند و قبیل مضاف الیہ حملۃ  
مالہ فود حبل المتند و قبیل جامعہ من الناس و فو امر  
سنی و العود حمل الفاعل بالقتیل و قولہ من کل حی  
تاکید لمعنی القبیل۔  
میگویرا در جماعت ہر قبیلہ چنان متعلقان بکثرت ہستند  
کہ در محبت ما قصاص ایشان نیست۔  
یعنی ہر قبیلہ کی جماعت میں ایسے قبیلہ بکثرت میں کہ جبکہ  
ہماری محبت میں قصاص تک نہیں تھا۔  
لے (الاعراب) باب مسند و السام خبریہ و من  
سبل الضنی متعلق بجد و و السام الملون و الہیئة  
المہن و بنی من جأ الرجل المكان بنو سائل و افامریہ  
فاعدل عذاف الفطرة و قلب الواو المسند لاداء (المعنی)  
انک ماد صمد حبالہ تقصیر یوصالی لان الذب الذی  
بنو سبل مسدود و صلی العزب الی ہو الملون  
میگویرا در وارد و وصل من مرگ سے کہ فریبہ اش  
لا فرق و رض سے تاوزنہ ہستی ازیر در بخاند و اصل  
شدن نتوانی۔ یعنی از حصول وصال محروم ہائی۔  
یعنی میرے وصل کا دروازہ موت ہے جسکا ذریعہ لاغی  
اور رض ہے جب تک تو زندہ ہے اس روازہ سے گزرن  
داخل نہیں ہو سکتا یعنی حصول وصال سے محروم ہے۔

فَانِ اسْتَعْنَيْتَ عَنْ عَزْرِ الْبَقَا  
قُلْتُ مَرَّوَجِي اِنْ تَرَى بَسَطًا فِي  
اَيِّ نَعْدِيْبٍ سِوَى الْبَعْدِلَا  
اِنْ تَشَى رَاضِيَةً قَتَلِيْ جَوِيْ  
مَا رَاَتِ مِثْلَكَ عَيْبِيْ حَسَنًا  
فَالِيْ وَصَلِيْ بِبَدَلِ النَّفْسِ حَيِّ  
قَبْضَهَا عَيْشَتْ قَرَابِيْ اَنْ تَرِيْ  
مِنْكَ عَدَبٌ حَبْدًا اَمَا بَعْدَا  
فِي الْهَوَى حَسْبِيْ اَفْتَارًا اِنْ تَشَى  
وَكَمِثْلِيْ بِكَ صَبًّا لَمْ تَرِيْ

میکوید مارا از شما سوائے بعدم تعذیب تیرین ست چو خوش  
ہست تعذیب سوی البعد کہ بعد کلمہ ای واقع ست۔  
یعنی بکو جلائی کے سوائے تری طرف سے جو عذاب ہے تیرین  
تعذیب سوی البعد جو ابتداء سے شمر میں اسی کے بعد  
واقع ہے کیا خوب ہے۔

لَعَلَّ (الاعراب) ان شرطیہ و تثنی فعل الشطط مجزوم  
بجذف الدون والياء فاعل و راضیة حال و قتل مفعول  
به و جوی میبذ و فی الهوی متعلق بقتلی و حسی مبتدأ  
وافخاراً غباراً و ان تثنی مسبوك بالمصدر علی انه خبر و الجملة  
جواب الشرط و الجوی شدة الوجد (المعنی) ان شئت  
قتل راضیة بذاك لشدة وجدك فذاك كافی لی فی الافتقار۔  
میکوید اگر خوشی خواہی کہ در محبت بوجہ جزن و ملال جان تم  
این خواہش تو برائے افتخار من کافی ست۔

یعنی اگر تیرے ہی بھی خوشی ہے کہ میں محبت میں بوجہ جزن و  
ملال جان و دیرون تو یہ میرے فخر کرنے کے لئے کافی ہے۔  
لَعَلَّ (الاعراب) مثلك مفعول به و عینی فاعل و حساناً  
مفعول ثان و الكاف فی كشي زائد و مثل مفعول اول و صبا  
مفعول ثان من تری (المعنی) انی فرید فی المحبة و انیت  
فریدة فی الحسان فكما انی لیر و مثلك شتفاً حساناً لك  
انیت لہ تری مثیلے صباً ما شتفاً۔

میکوید جیسم من شل تو حسین ندیدہ تو ش من عاشق خوش ندیدی  
یعنی تجہ جیسا حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور مجہ جیسا  
اپنا عاشق تو نے نہیں دیکھا۔

لَعَلَّ (الاعراب) الفاء استثناوية وان بالکسر شرطیة  
و استعینت فعل الشرط و عن عز متعلق باستعینت و الی  
وصل متعلق بھو و کذا قوله ببدل النفس الجان۔ جواب  
الشرط۔ و حی اقبل (المعنی) انک اذا احببت ببدل  
نفسک و استعینت عز لن بد حی انک فاقبل الی و تعویضاً  
میکوید پس اگر تو لذت زلیست مستغنی ہستی جان صرف  
کردہ سوے و عدل من بیا کہ کنون مانے نیست۔

یعنی پس اگر تو لذت زلیست سے مستغنی ہے تو جان خرچ کر کے  
میرے وصل کی طرف جلد آ رہینے اب کوئی مانع نہیں ہے،  
کل من فی الخی رز سے بیان تک مجبویہ کا کلام ہے۔ آگے  
اسکا جواب آتا ہے۔

لَعَلَّ (الاعراب) و وحی مبتدأ والياء فی مترسے  
لعلنا طیبة المؤنثة فاعله و بسطك مفعوله و فی قبضها  
متعلق بتری و قوله عشت جواب الشرط (المعنی) ان  
کان بسطك فی قبض ریحی فان رابی ان تقبضها لیکون  
القبض سبباً للبسط بالوصال۔

میکوید گرفتہ جان من اگر رضی خوشی بہ گرفتہ جان میں بینی  
برائے دوام زندہ شدم۔ پس برائے من آست کہ برائے تو۔  
یعنی میں نے کہا میری جان اگر تو اپنی خوشی میری جان لینے میں  
دیکھتی ہے تو میں ہمیشہ کچی گیاں میری وہی برائے جو تیری  
لَعَلَّ (الاعراب) ای مبتدأ و سوی نعت تعذیب عذیب  
المبتدأ و حبذا خبر مقدم و ما مبتدأ مؤخر (المعنی) کل  
نعتی بدمرک فروعاً ب ماعدا البعث ثم استأنف معنی اللعنة  
فعلی حبذا ما بعد الخی و ما بعد هنا لفظاً و ما بعد هنا تعذیب

<p>بَيْنَنَا مِنْ سَبَبٍ مِنْ أَوْحَى يَا تَتَمَّرَ أَنْ تَأْمُرِي خَيْرَ مَرِي مُدْجَرِي مَا قَدْ كَفَى مِنْ مُفْلَتِي خَدَّ رَوْضٍ تَبْلِكُ عَنْ زَهْرَتِي وَفَتَى جِسْمِي حَاشَا أَصْغَرِي</p>	<p>لَسْتُ أَقْرَبُ فِي شَرْعِ الْهَوَى هَكَذَا الْعَشْقُ رُضِينَاهُ وَمَنْ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ كَفَى مَا قَدَّرِي حَاكِيًا عَيْنٍ وَوَلِيَّ إِنْ عَلَا قَدْرِي أَعْظَمُ شَوْقِي أَعْظَمِي</p>
<p>یعنی کاش مجھ کو معلوم ہو کہ آیا اسکو کافی ہے جو تجھ پر گزارا ہو کہ میری دونوں آنکھوں سے اتنے اسوجاری ہوئے کہ پانی کے حاجتمندوں کو بس ہو گئے۔ کے (الاعراب) حاکم حال و عین مفعول حاکم اوان شرطیہ و علا فعل الشرح و فاعله یعنی لولی و خد مفعول و تبک جواب الشرط۔ و الولی نوع من المطر و هو النانی الذی یلی الوسی و تبحی اصلها تبحی وھی یعنی تضعاک و المراد بخد الروض ماعلا فی جانب الروض (المعنی) ان الدمع الذی نفاذ ذکرہ فی البیت السابق یشبہ المطر الذی ان علا خد مرض تبکی عینہ فیضحک ذلك الروض عن زهر۔ میگوید آن اشکباران باران میانہ کہ چون او زمین بلند بانگات بار و از گریہ کردن آن گلہائے خندان پیدا شوند۔ یعنی وہ آنسوؤں مہنہ کے مشابہت میں کہ گروہ مہنہ بانگون کی بلند زمین پر برسے تو اس کے رونے سے ہنستے ہوئے پھول پیدا ہوں۔ کے (الاعراب) بری فعل ماضی قد المتعین و اعظم فاعل و شوق مضاف الی صی فعل فاعل حاشا فاعل استثناء و فاعله عائد الی المفہوم من الجسد و اصغری مفعولہ۔ و بری العظم نخعہ و الاصغر ان القلب و اللسان۔ میگوید شوق عظیم استخوان من ترا خیمہ و بجز دل و زبان ہر جسم مرا فنا کر دے۔ یعنی شوق عظیم نے میری ہڈیاں تک گھلا دیں اور دل اور زبان کے سوا تمام جسم فنا کر دیا۔</p>	<p>کے (الاعراب) نسب مبتدا و بیننا منعلق بصفة و اقرب خبرہ و فی شرع الهوی منعلق باقرب من ابوی صفة لنسب (المعنی) ان النسب الکائن بیننا من جهة المحبة هو اقرب من النسب الکائن من ابی الہی۔ میگوید نسبت کہ در میان ما و تمارت و در شریعت محبت النسب آبائی قریب ترست۔ یعنی جو قرابت ہمارے تمہارے در میان ہے وہ محبت کی شریعت میں آبائی اور نسبی قرابت سے زیادہ قریب ہے۔ کے (الاعراب) العشق مبتدا و هکذا خبره و رضینا خبر بعد خبر و من شرط و یا تمہی و م فعل و ان مصدر بہ و ضم صری خبر مبتدا و عذوف ای فہو خبر صری و الجملة جزء الشرط و یا تمہی یعنی بفعل الهم مری تصغیر صر (المعنی) ان العشق علی ضوء ما سلف بیانہ قد رضینا ہ مع ما فیہ من الصعوبة و غیر الباس من یشتمل الاہمک و یکوزک عبدہ طبعاً میگوید عشق چنان ست کہ گذشت پسندیدیم اور او کسیکہ انتقال امر تو کند بہترین مردم ست۔ یعنی عشق ایسا ہی ہے (جیسا کہ پیچھے تمام اشعار میں بیان ہئے) اسکو پسند کیا اور جو شخص تیرا حکم مانے بہت ہی اچھا آدمی ہے۔ کے (الاعراب) لیت حرف تین و شعری مبتدا و الخبر عذوف و شعری یعنی شعوری ای لیت شعری حاصل و جری الاولی یعنی صار و التانیة بمعنی سال۔ میگوید کاش مرا معلوم شود کہ آیا کانیست محبوبہ را نچہ برین گذشت و تیکبارہ جو چشم من اشکبار و ان شکر کہ تھی جان آیا کافی گزید</p>

شَافِعِي التَّوْحِيدُ فِي بُقْيَاهُمَا  
وَتَدَاهِيكَ كَبْرِي دُونَهُ  
سَاعِدِي بِالطَّيْفِ إِنْ عَزَّتْ مَنِي  
شَامٌ مَنْ سَامَ بِطَرْفِ سَاهِرٍ

كَانَ عِنْدَ الْحُبِّ عَنْ غَيْرِيَّةٍ  
سَلَوْتُ عَنكَ وَحَطِي مَنِكَ عَمِي  
قَصْرٌ عَنِ نَيْلِهَا فِي سَاعِدِي  
طَيْفِكَ الصَّبْرُ بِالْحَاظِ عَمِي

لہ (الاعراب) شافعی صبیحتی و التوحید خیر  
وقی بضاهما متعلق بشافعی والضمیر للقلب واللسان  
والضمیر فی کان یعود الی صنم الشفاۃ وعند الحب  
متعلق بخبرها وعن غیریدی کہ لک (المعنی) شفیع  
التوحید عند الحب فی ابقاء قلبی ولسانی ولكن عن  
غیر المراد فی۔

۳۵ (الاعراب) ایاء فی ساعدی فاعل الامر وان  
شرطیة وعزت فعل الشرط ومعنی فاعله وجواب الشرط  
عذوف ای ان عزت منی فساعدی فاقبل الشرط دلیل  
علی الجزاء وفصر مبتدأ وعن نیلها متعلق بقصر فی ساعدی  
متعلق بجزء ۱۰ وساعدی من المساعدة ومعنی جمع ضیة  
وهی المطلوب الذی یفنی وساعدی متنی ساعد  
(المعنی) ان عزت مطالب الی انماها وقصرت  
عن نیلها کدی فساعدی یعنی خیال اللطف لانی انهم۔

میگوید توحید بلا ارادہ من دراتی نہا من دل وزبان از نیست  
شفیع من تہ۔ یعنی سب بقا سے دل از نہ سکہ درانی من مجس  
خطرہ دیکہ نیست۔ ہرگز نہیں داند دلش زندہ شدہ عشق  
ثبت است ہر جزیرہ عالم دوام۔

میگوید اگر تبتا باکہ از رسیدن تا انما دست من کوتاہ است  
نایاب ادیب تو از صورت خیالی نوازش دستگیری من فرما۔

یعنی دل وزبان کے باقی رہنے کی میرے بلا ارادہ توبہ سے  
محبت سے شفا عت کی۔ یعنی میرے قلب میں توبہ کے  
سوا دوسرے کا خطرہ بھی نہیں۔ یہ سب لقا ہوا۔

یعنی اگر وہ اسدین جن تک پہنچنے سے میرا ہاتھ کوتاہ ہے  
نایاب ہیں دیکھنے وصال تو اسے مجبور توبہ اپنی خیالی صورت  
سے میری دستگیری فرما۔ یعنی اگر میں وصال حقیقی سے  
محروم ہوں تو خواب میں صورت دکھا دے۔

۳۶ (الاعراب) تلا فیک مبتدأ وکری فی متعلق بخبرہ  
ذو وہ متعلق بخبر مقدمہ وسالوقی مبتدأ مؤخر وعناک  
متعلق بسالوقی وحطی مبتدأ وعناک متعلق بہ فی خبرہ  
وتلا فیک تدارک العی عدم الالہنداء لوجہ المراد ان  
تدارک باء جاعل لی مقام القرب ہو نسبتہ بشہنائے  
(المعنی) ان شفا فی الالبتر الاذکنت اسلوعناک وقد  
بین بان حظه منها ہو عدم الالہنداء لوجہ مرادہ۔

۳۷ (الاعراب) بطرف متعلق بسام وطیفک  
مفعول سام الزانی والصبور مفعولہ الاول وبالحاظ  
عمی متعلق بسام۔ ونامہ نظر وسام طلب عمی مصغر  
اسی علی الترخیص (المعنی) ان من یطلب ان یری  
طیفک بطرف ساہر کمین یبظر الصبر بالحاظ اعمی۔

میگوید تلافی مافات از توجہ ان محال است کہ صحت من  
زیرا کہ مار صحت یرزوال عشق است وآن ممکن نیست بدین  
سبب نصیب من از توجہ بجز و تخریص است۔

میگوید کہ کسیکہ خیال ترا بچشم بیدار دیدن خواہد  
گویا نور صبح را بچشم کور سے بیند۔

یعنی اور تیرا تلافی مافات کرنا ایسا ہی محال رہد شواری ہے  
جیسی میری صحت محال ہے کیونکہ صحت کا مدار زوال عشق پر ہے  
جب تک عشق ہے صحت کہاں اور تیرے عشق کا زوال  
ممكن نہیں اسلئے میرے نصیب میں مجھ سے بجز و تخریص کے سوا  
اور کچھ نہیں کیونکہ صحت عشق کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔

یعنی جو ترے خیال کو چشم بیدار سے (یعنی بیداری  
میں ادیکہ بنا چاہتا ہے گویا وہ صبح کے نور کو اندر سے کی گھون  
سے دیکھتا ہے۔ یعنی چونکہ بیداری میں تیری زیارت  
محال ہے اسلئے خواب وصال ہی قیمت ہے۔

<p>فَأَجْمَعُوا إِلَىٰ هِمَا إِنْ فَرَّقَ الدَّهْرُ شَمْلِي بِالْأُغْلَىٰ بَانُوا أَقْصَىٰ مَا بُوَدِّي آلَ قِيٍّ كَانَ بَثٌ سِرٌّ كُمْ عِنْدِي مَا أَعْلَنَهُ</p>	<p>فِيهِ يَوْمًا يَأَلُ طِيًّا يَأَلُ طِيًّا ثُ الْهُوَىٰ إِذْ ذَاكَ أَوْدَىٰ الْهَىٰ غَيْرَ دَمِّعٍ عِنْدِي عَنِّي</p>
--	---

۱۷ (الاعراب) لو حرف امتناع و طوینم فعل الشرط و لم یکن جزاؤہ و ضمیر یکن یعنی دللمشکلہ علی سبیل الالفتقات و بو ما متعلق بیا و فاعلہ یعنی علی ما عا دالبہ ضمیم یکن و طیا غمین و یال طی منادی مضاف و یال طیای یقصر فی الطی یال طی ای یال طی (المعنی) لو طوینم نعم الجار یال طی لم یکن مقصر عن اتباعک۔

میںگو میرا آل سے اگر شمشا خیر خواہی ہمسایہ خویش را سے مرادے خواہیں نمود او ہم دران تقصیر نخواہد کرد۔

یعنی سے آل سے اگر تم اپنے ہمسائے کی یعنی خیر خواہی کو پیٹ رکھو گے تو وہ بھی پیٹ رکھنے میں کوتاہی نہ کرے گا یعنی گو یہ بات بُری ہے مگر اسمین ہی تمہارے خلاف نہ کرے گا۔ یہ مطلب تو شراح لکھتے ہیں اور ایک یہ مطلب ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو لو وہ ہی ایسا ہی بن جائے گا۔ غالب کہتا ہے

<p>مشتوق سے ہی ہونے چاہی برابر ہی و بان لطف کہ ہوا تو میان پیار کہ ہوا</p>	<p>۱۸ (الاعراب) لی متعلق باجمعوا و هيمًا مفعول بہ وان فرّقن الدھر شملے شرط جزاؤہ و حذف دلّ علیہ ما قبلہ و بالاولی متعلق باجمعوا و جملة بانواصلة اسم الموصول و قصی نعت لظرف و حذف نقد برة مکانا قصیًا و بانوا بعد و ا و قصی مصغر قصی ای بعید (المعنی) اجمعوا لی الهم و مشکو بالقوم الذین بانوا عن مکان بعید ان کان الدھر قد فرّق شملہم۔ میںگو میرا زمانہ جامعہ متفرق کر دینا یعنی از دوستان جدا کرد پس شمالے آل سے دایمیتن میں آزان کسان کہ بسیار بعید ہوں</p>
--	---

۱۹ (الاعراب) ما النافیة و بودی خبر مقدم مکان و بث اسم ہا و ای منادی۔ و او دی تفضیل من الودی وھی الہلاک و المی مشئی المر (المعنی) لم یکن بودی اظہار الہوی یال طی لان اظہاراً اشد ہلا گالی من سترا و لو کان کلاہما مضراً۔

میںگو میرا سے اقرار ہے میں نے اظہار محبت برضا سے کن نشد زیرا کہ اظہار محبت صدمہ ایست ہمک از دو صدرا کن یعنی از اخفا در اظہار مصیبت بسیار است۔

یعنی اسے مجبور ہے کہ قریب محبت کا اظہار میری خوشی نہیں ہوا کیونکہ محبت کا اظہار تو د و نوصد مون میں زیادہ مہلک صدمہ ہے یعنی اخفا سے اظہار میں زیادہ مصیبت ہے۔

۲۰ (الاعراب) سر کہ مبتدا و عندی حال و ما النافیة و عندی صفة دمع و عن دمی نعت ثان للدمع و عندی نسبة الی عند مر و هو نیت احمد دمی مصغر دم۔

میںگو میرا ز شمشاکہ در دل ماست جو بیک سُر کہ از خون کن رواں کوید کہے اظہار را و نکرد۔

یعنی تمہارا از عشق جو میرے دل میں ہے اشک سُر کہے سوا جو میرے خون سے بہتا ہے کسی نے ظاہر نہیں کیا۔

مُظْهِرًا مَا كُنْتُ أَخْفَى مِنْ قَدِيرِ حَدِيثِ صَانِهِ مِثِّي كَلِّ  
 عِبْرَةٌ فَيَضُ جُفُونِي عَبْرَةً | بِأَنْ تَجْرِي أَسْعَى وَاشْتِي  
 كَادُ لَوْلَا أَدْمَعِي أَسْتَعْفِرُ اللَّهَ يَخْفَى حُبُّكُمْ عَن مَلَكِي  
 بِأَلْوَى مِنْهُ يَدُ الْإِصْفَاءِ لِي | رَاحِي رَوَى وَجِدَّ أَوَاخِي مِنْهُ عَيَّ  
 اَشْرَى حَلَّ لَكُمْ حَلَّ وَأَا

بالعباد (المعنى) انى استغفر الله عما اقول فان جعل  
 كاد ان يخطف عن ملكي لشدة حرصي على كتابته لولا ادمعي  
 ميگويد بخبر توبه کرده ميگويم که اگر انگهائے من نبودے  
 محبت شما زنگين من هم مخفي مانده۔  
 يعنى دست توبه کر کے کتابتون کہ اگر آنسو ميرى پڑھ دے  
 نکرے تو کیا عجب تھا کہ تبهارى محبت کی خبر ميرے دونوں  
 فرشتوں کو بھی نہ ہوتی۔

ميان عاشق و معشوق زلفت و کرنا کا تين باہم خبر نيست  
 (الاعراب) صادحي منادی و مفاد و الاداة و جبل  
 و داد مضاف اليه و بيد الاصناف فاعل احکمت لى  
 مفعوله و صادحي فاطعي و هو منادی و اللوى سميان  
 ولى مصدر لوى الجبل اذا حنطه (المعنى) ايها القاطعون  
 جبل و دادى الذى احکمت بيدا لاصناف فتنه۔

ميگويد اے قطع کنندگان جبل و داد کہ دست انصاف اور  
 بقمقام لوى تافته مضبوط ساخته۔  
 يعنى اے اس محبت کی رسی کے جسکو مقام لوى میں دست انصاف  
 بکرمضبوط کیا ہے کاٹنے و لوانا کا جواب لگے شعر میں آتا ہے۔  
 (الاعراب) المنة للاسقف و منزى مجھوں يعنى انظن  
 و حل فاعل حل و واخى فاعله ضهير مستنزل لکنک و عى  
 مفعوله و واخى جمع اخية و هى ان بيد فن طرف قطعة  
 من الجبل فى الارض يظهور منها مثل عروة نشد اليها الدابة و الروى  
 القتل و واخى مضارع من الملوحة اى الملازمة و عى العقب  
 ميگويد آيا گان بکسى کہ حلال شد بر شما کشادن تاب ان حلقه رسن  
 کہ اور دست محبت تافته و من بسبب آن با در و الم مواطاة کردم  
 يعنى کیا تم بخیال کرتے ہو کہ تم کو اس حلقه کا و حیدر نا کہ جس کو  
 دست محبت نے شایسے جسکے بسبب بیٹے و در و الم سے بہانے چارہ  
 بیٹے صاحبت اور مواطعت کر کہی ہے حلال ہو گیا ہے۔

له (الاعراب) مظهر حال من دمع و فاعله  
 ضايا مستند فيه و ما فى موضع نصب على  
 انه مفعول و كنت اخفى صلة ما و المفعول  
 العائد المحذوف و جملة صانہ صفة حديث  
 دلى كتمان (المعنى) ان الدمع اظهر ما كنت اخفیه  
 من قدیر حدیث صانہ منى كتمان فى فوادى۔  
 ميگويد اشک نظر ہر کنندہ آن راز قدیم است کہ اخفا و ستر  
 اور در دل من مخفی می داشت و من اور می پوشیدم  
 يعنى اشک خون من ميرے اس راز قدیم کا جسکو اخفا اور  
 سترے ميرے دلمین مخفی کر رکھا تھا اور بیٹے اور اسکو ظہر  
 کیا تھا ظاہر کرنے والا ہے۔

عبرة خبر مقدم و بیض مستند  
 و عبرة حال من الجفون و بی متعلق باسعى و ان  
 بحرى مستند واسعى خبره و عبرة الولى يعنى عجيبة  
 و النائية الدمعة واسعى افحل تفضيل من سعى به  
 اى و شى عليه و و اشقى منقى و اى الغامر للاحداث  
 و كفى بالواشبين عن الدمع و عن الذى يسعى بين  
 الحيين لا يقام العداوة۔

ميگويد اشک باريدن چشم من مقام تعجب و عجب است  
 روانى آن در حق من نساے ست بزرگ از و تمام من۔  
 يعنى ميرى آنکھوں کا آنسو برسنا تعجب اور عجب کا مقام  
 آنکھا ہنسا ميرے عقین و و نون چلخو ررون میں بڑا چلخو رہے  
 يعنى ايک چلخو ر آنسو اور دوسرا وى جو عاشق و معشوق میں  
 جدائی و ناتاہے۔

(الاعراب) جسکو اسر کا د و جملة يخفى خبرها  
 و جملة لولا ادمعي و استغفر الله معتضتان و ملكي  
 مشقنى ملك و هو الملك و كنى بهما عن الملكين المولكين

<p>يَجْعَلُكَ بَعْدَ دَارِي هَجْرَتِي مَنْزِلِي فَأَلْبَعْدُ أَسْوَأَ حَالَتِي ذِي مِنْكُمْ بَعْدَ أَنْ أَيْنَعُ ذِي وَلِبَعْدِ بَيْنَنَا لَمْ يَقْضَ طِي تِ وَعَهْدِ كَقَلْبِ أَدْطِي</p>	<p>بَعْدَ الدَّارِي وَالْهَجْرَةَ عَلَى هَجْرَتِكُمْ إِنْ كَانَ حَتْمًا قَرَّبُوا يَا ذِي الْعَوْدِ ذَوِي عَوْدُودَا يَا أَصِيحَابِي تَمَادَى بَيْنَنَا عَهْدُكُمْ وَهَذَا كَلْبَتِ الْعَنْكَبُوتِ</p>
--	--

لے (الاعراب) بعدی مفعول جمع تہ والداری سے  
صفتہ۔ والداری نسبتہ الی الدار والهجرة للزوج من  
ارض الی اخری (المعنی) جمع تہ علی بعد بن البعد  
الداری والبعد القلی کناية عن الهجرة بعد ان كنت  
معکم فی داری هجرتی وکنی بها عن المدينة ومکة۔  
میگوید پس از جداگشتن من از دو دار بجزت من یعنی مکہ مدینہ  
شام و بعد بر من جمع کر دیدیکے بعد داری یعنی بعد مکانی کہ  
اوشما جدا جدا افتادند و دیگر بعد قلبی کہ شمارا بما التفاتے ناند۔  
یعنی میرے دو دار بجزت یعنی مکہ و مدینہ ان دونوں سے  
جدا ہونے کے بعد تنہ دو بعد میرے سردار سے ایک بعد  
داری یعنی مکانی کہ تم اور ہم جدا ہو گئے دو میرا بعد ہجرتی  
بعد قلبی کہ تم میری طرف سے بے اتفاقی ہوئی اور میں بے خبر ہو گیا  
لے (الاعراب) ہجو کہ مبتدا وان شرطیۃ وکان فعل  
الشرط واسمها مستتر جواز افعالہ لی ہجو کہ وحننا خبرها  
وقریہ اوجواب الشرط وجملة الشرط مع جزائه خبر المبتدا  
وجملة اسوا حالقی مستانفة۔ واسوا تفصیل من السوا  
وحالقی مثنی حالة وکنی بها عن البعد والهجرت۔

یعنی میرے دو دار بجزت یعنی مکہ و مدینہ ان دونوں سے  
جدا ہونے کے بعد تنہ دو بعد میرے سردار سے ایک بعد  
داری یعنی مکانی کہ تم اور ہم جدا ہو گئے دو میرا بعد ہجرتی  
بعد قلبی کہ تم میری طرف سے بے اتفاقی ہوئی اور میں بے خبر ہو گیا  
لے (الاعراب) ہجو کہ مبتدا وان شرطیۃ وکان فعل  
الشرط واسمها مستتر جواز افعالہ لی ہجو کہ وحننا خبرها  
وقریہ اوجواب الشرط وجملة الشرط مع جزائه خبر المبتدا  
وجملة اسوا حالقی مستانفة۔ واسوا تفصیل من السوا  
وحالقی مثنی حالة وکنی بها عن البعد والهجرت۔

میگوید ہجرتی یعنی بعد قلبی شام اگر ضرورت منزل را از خود قریب  
گردانید زیرا کہ بعد مکانی از بر دو حالت من یعنی بعد مکانی و قلبی  
برتر است۔

یعنی تمہاری جدائی یعنی بعد قلبی اگر ضروری بات ہے تو خیر اتنا  
تو ہو کہ میری منزل کو اپنے قریب کر لو وصال ظاہر کی تو محروم  
نہو چون کہ چونکہ ہر دو بعد من بعد مکانی بہت بری حالت ہے۔  
لے (الاعراب) یا حرف نداء وذو ذی منادی مضاف  
اس کنوزن جیسا تو ہی ہے جو تمہارے من حکم اور مضبوط ہو۔

و ذوی ماض و فاعلہ عود و منکم متعلق بذوی بعد  
کذا لک ان اسعق تا بیل المصدا مضاف الیہ و یا ذوی  
اسے یا اصحاب والعوی معنی الاحسان العائد وذو جنہ ل  
وینس للعن الغصن ایضاً بہ شہو حد ذی وذی مصدقاً للذی  
میگوید اسے محسنان من شاخ محبت من سر سبز و شاہد  
شدہ بسبب شمشاد شک شد۔  
یعنی اسے میرے محسوس میری محبت کی شاخ ہری بہرے  
تمہاری وجہ سے سو گئی۔  
لے (الاعراب) بیننا فاعل تمادی ولبعد متعلق  
ببقض وطلی فاعل بقض۔ وتمادی تطاول و سدا بعد  
وطلی برید بها الانقضاء والنزول (المعنی) یا اصحاب  
فند طال بعدنا و لیکم بقض البعد الذی بیننا نزول۔  
میگوید کہ دوستان من فراق ماں را گرفتہ فراق را خیر شدت  
یعنی میرے پیارے دوستو ہماری جدائی طول پزیر گئی اور  
ہماری جدائی کا خاتمہ نہیں۔

لے (الاعراب) عہد کہ مبتدا و کبیت العنکبوت  
خبرہ وطلی تمیز من آد۔ والوهن الضعف والقلب  
البترواد قوی وانشند وطلی صدق دلری البترواد اطہر  
بالجاذبة (المعنی) ان عہد کہ ضعف منزل البترواد  
واما عہد کہ فانہ مثل البترواد الخ یعنی اشتد ذوی بنیا تھا۔  
میگوید عہد شام و ضعف ہجو بیت انکبوت ست و جہر من  
اور قوت مثل چاہے کہ در تعریف حکم و مضبوط باشد۔  
یعنی تمہارا عہد کہو کہ جسے کی طرح ضعیف ہے اور میرا عہد  
اس کنوزن جیسا تو ہی ہے جو تمہارے من حکم اور مضبوط ہو۔

عَلَّوْا رُوحِي بِأَرْوَاحِ الصَّبَا  
وَمَتِّي مَا سِرَّ بَجْدِ عَابَتٍ  
مَا حَدِيثِي جَدِيثِ كَمَسْرَةٍ  
أَيَّ صَبَا أَيْ صَبَا هَجَّتْ لَنَا  
ذَلِكَ أَنْ صَاغَتْ رِيَانَ الْكَلَاءِ

فَبَرِيَا هَا يَعُوذُ الْبَيْتِ سَحَى  
عَبَّتْ عَنْ سِرِّمْ وَأُمِّي  
فَأَسْرَتْ لِنَبِيٍّ مِنْ نُبِيٍّ  
سَحْرًا مِنْ أَيْنَ ذِيَاكَ الشُّذِيِّ  
وَتَحَرَّشَتْ بِجُودِ أَنْبِ كُلِّي

۱۔ (الاعراب) امر داح رباح والصابا ریح الشرق  
وہر یا ہا بر ائختہا الطیبة۔

میگوید بار و اح صبار و ح مر ائعتل کنید زیرا کہ از بوسے  
خوش آن مُردہ ز نرہ مے شود۔

یعنی باد صبا کے جو کون سے میراجی بہلاؤ کیونکہ اُس کی  
خوشبو سے مُردہ ز نرہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ (الاعراب) متنی اسمر شہ طجانہ و سہ مفعول  
عبت و عَبَّتْ جواب الشرط فاعلہ یعنی کار و اح  
الصبی وعن سرعی متعلق بعبت و السرحاطاب من  
المرض و ایمی مرخم ایمیة علی غیر القیاس اسمُ الرأۃ (المعنی  
متنی وصلت ریح الصبا سرخند و تکلفت بمافیہا من  
النفحات الطیبة اظہرت عن سر الحبا تب۔

میگوید و تفتیکہ اور بر زمین نچو گد نشے مے آید از راز محبوب  
میتہ و ایمیة نشانے مے دہد۔

یعنی جب وہ نجد کی عمدہ زمین پر ہو کر گذرتی ہے تو جو جو  
میتہ اور ایمیہ کے راز کا پتہ دیتی ہے۔

۳۔ (الاعراب) ما نافیة و حدیثی اسمها و الباء  
زائدة و حدیث خبرها و کمر مبتدا و المیز و حدیث و ف  
وجملہ سرت خبر و لنبی من نبی متعلقین باسرت  
و حدیثی کلامی و الحدیث الثانی الجدید و اسر من  
السر خلاف المیز دہنی تصغیرا لکنباء و هو الخیر و اصل المیز  
و فاعل سرت و اسرنت عائد الی امر داح الصبا۔

میگوید این گفتار من گفتار جدید نیست بسا اوقات این  
باد صبا وزید و از خبر رسائی بعض انبیاء را خوش گردانید۔

یعنی میری (یہ) بات رینے باد صبا کو راز محبوب کا معتبر  
ٹھہرانا، کوئی نئی بات نہیں ہے باد صبا بہت دفع چلی اور اُس نے  
خبر رسائی سے بعض انبیاء کے دل کو خوش کیا و اُمّ و اُختری کہتے ہیں  
کہ انی لاجد ریح یوسف میں ریح سے باد صبا ہی مُراد ہے  
جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بو یعقوب علیہ السلام  
ہو چائی۔

۴۔ (الاعراب) ای حرف نداء للقریب و ائ  
مفعول هجت۔ الصبا بالفتح الرجوع و بالکسر الشوق  
و هجت هجعت و الشذی صغیر شذو و هو قوۃ ذکاء  
الرائحة (المعنی) ایتہا الصبا ما هذا الشوق  
الذی هيجنا منك سحرًا و من این لك هذه  
الرائحة الطیبة۔

میگوید اسے صبا وقت حرا میں چه شوق دریا انگیتی۔ از  
کجا است این خوشبو۔

یعنی اے صبا تو نے صبح ہی صبح ہمارا کیا شوق بہر گادیا۔  
یہ پیاری خوشبو کہاں سے لائی ہے۔

۵۔ صاغت لاقیت و الریان الخصب الندی  
و الکلاء العشب و اصلہ الهمز و تحرّشت نعرضت  
و لحوذان نبات و کلی مرخم کلّیة اسم موضع۔  
میگوید این آنست کہ از گیاه تر و تازہ مصافحہ کردی از گیاه  
حوذان کہ بود سے کلے سرت متصل شدی۔

یعنی (رہیک) یہ خوشبو اس لیے ہے کہ تو نے تر و تازہ گیاه سے  
ہاتھ ملایا اور وادی کی کلے کی حوذان گھاس سے شیر اصال ہوا۔

وَحَدِيثًا عَنْ فَتَاةٍ أَحْسَى حَسْحَى  
سَائِلِي مَا شَفَعَنِي فِي سَائِلِ الدَّمْعِ لَوْ شِئْتُ غَمِّي عَنْ شَفَعَنِي  
وَحَسَى أَهْلَ الْحَمَى رُؤْيَا رَى  
عَنُوةً رُؤْيِي وَمَالِي وَحَسَى  
كَبِدِي حَلْفَ صَدْيِ وَالْحَفْنُ كَمِي

فَلَمَّا تَرَوِي وَتَرَوِي ذَا صَدِّي  
سَائِلِي مَا شَفَعَنِي فِي سَائِلِ الدَّمْعِ لَوْ شِئْتُ غَمِّي عَنْ شَفَعَنِي  
عَنْبٌ لَمْ تَعْتَبْ وَسَلَّمِي أَسَلْتُ  
وَأَلْتِي يَعْنُو لَهَا الْبَدْرُ سَبَّتْ  
عَدَّتْ مِمَّا كَا بَدَّتْ مِنْ صَدِّهَا

اھل الحسی عن ان ارى ربا فكيف لا اذوب نحو لا وهو  
جواب السائل عما شفق في البيت السابق -  
میگوید محبوبہ عتب غم وخصمہ من زائل نہ کر دو محبوبہ سلمہ را  
در بلاکت انداخت و اہل حسہ از دیدار محبوبہ تیار مانع آمدند -  
یعنی محبوبہ عتب نے میر غم وخصمہ زائل نہ کیا اور محبوبہ  
سلمہ نے مجھ بلاکت میں ڈالا اور اہل حسہ نے مجھ کو  
محبوبہ ربا کے دیدار سے روک دیا یعنی پھر لاغر ہونا  
کیا بعید ہے جو تو سوال کرتا ہے -  
عنه (الاعراب) عنوة مفعول مطلق علی  
حذف المضاف ای سبب عنوة. ویعنی یخضع

له (الاعراب) عن قناتہ الھی متعلق بدروی النافی.  
و تروی الاولی من اراء الماء والثانیة من ارایة اللذیث  
وھی نقلہ الصدک العطش. وحی الثانیة بمعنی الحقیقہ  
صفة لفقوله حدیثا (المعنی) ما تقدم ذكره یحصل  
منك اھما الرجوری العطشان و ارایة الاخبار  
الحقیقیة عن المباحث -  
میگوید ہمیں سبب تشنگان را سیراب میکنی و از محبوبہ  
جو ان قید خبر میدہی -  
یعنی اسی لئے تو بیاسون کو سیراب کرتی اور قیلہ کی  
جو ان محبوبہ سے خبر دیتی ہے -

وسبت اسرات و عنوة قنزا وحی مصغر حمای -  
میگوید و آن محبوبہ کہ ما ہمیشہ او عاجزست روح مال  
و مقام مرا بزور از من گرفت -  
یعنی ان محبوبات کے علاوہ اس محبوبہ نے کہ جس کے  
سائے چاند ہی عاجز ہے میری سوج اور میر مال اور  
میرا مقام زبردستی چھین لیا یعنی نردہ اور نفس اور سنانہ و شوش دیا  
شہ (الاعراب) عدت عاد و اسمها وحلف خبرها و کا بدت  
تاست و صدها اعراضها وحلف مع الحافی معاہد  
والصدک العطش والری الریان خلاف العطشان  
(المعنی) صرت معا قاسنہ کیدی من اعراضها ملازمتا  
للصدک والعطش و عاد جفنی دیان من البکاء -  
میگوید من بوجہ آن مصائب کہ جگر من از اعراض محبوبہ  
رفیق تشنگی شدہ ام - و چشم ترست -  
یعنی میں ان مصیبتوں کی وجہ سے جو میرے جگر نے  
اعراض محبوبہ کے سبب چھیل میں تشنگی کا رفیق اور جدم  
ہو گیا ہوں اور آنہیں ترہیں - یعنی جگر خشک اور  
آنہیں روئی ہیں -

سے (الاعراب) سائل منادی عنذوف الاداة  
وما مبتدأ و جملة شفقی خبرہ و فی سائل الد مع  
مقدم و عنق مبتدأ مؤخر و جملہ لوشئت معارضة  
و سائلے ای یا سائلک و شفقی ای اغلنی (المعنی)  
یا سائلے عما اغلنی لوشئت الاطلاع علی حقیقة  
حالی لا کتفیت لک بالدمع السائل و استغنیت  
بہ عن اخبار شفقی و نظفہما -  
میگوید اسے پرسندہ از سبب لاغری من اگر تو خواستے  
انگہائے روان من ترا ز دولت من کفایت کر دے -  
یعنی اسے میرے سبب لاغری سے سوال کرنے والے  
اگر تو چاہتا تو میرے ہتھے ہوئے آنسو میرے منہ سے  
جواب دینے سے تجھو مستغنی کر دیتے -  
سے (الاعراب) عتب اسم امرأة و لم تعتب من  
اعتب ای ازال العتب و اسلمت ای اسلمتی للبلاء  
و حمی منع و المعی الریع وری اسم المحبوبة مرخو دیا  
(المعنی) عتب قد عتبنا علی عدمه الوفاء فمما  
ازالت سبب العتب و سلمی فعتنی للبلاء و منعنی

وَاجِدًا مُنْدُجًا بِرُتْعِهَا  
وَلَنَا بِالشَّعْبِ شَعْبٌ جَلْدِي  
حَلَفْتُ نَارُ جَوَائِ حَالْفِنِي  
عَيْسَ حَاجِي الْبَيْتِ حَاجِي لَوَائِي  
بَلْ عَلَى وَدِّي بِجَفْنٍ قَدَحِي

نَاظِرِي مِنْ قَبِيهِ فِي الْقَلْبِ كَيْ  
بَعْدَ هُمُحَانَ وَصَدْرِي كَأَيْ  
لَاخِبَتِ دُونَ لِقَا ذَاكَ الْحَبِي  
كَزَانَ أَضْوَى إِلَى رَحْلِكَ ضَى  
كُنْتُ أَسْعَى رَاغِبًا عَنْ قَدَحِي

۱۔ (الاعراب) واحد حال کی مفعول واحد اور  
وجہاں والبرقع ما ستارہ بہ المراتہ وجہاں ومن قلبہ برید  
قلب احرف برقع فصدی عقرب کی مصد کو تہ العنقرہ  
اذا لدغنه وکنی بالعقرب عقرب الصدغ۔  
میگوید اور وقتیکہ برقع آن برقع من جفا کرد کہ اور از دیدار  
او محروم داشت من از قلب (عکس) آن برقع کہ عقرب شود  
و کاکل براد با شہر قلب رول خود داغ سے یا ہم۔

یعنی جب سے اُسکے برقع نے میری آنکھ پر ظلم کیا یعنی اُسکے  
مشابہہ جمال سے میری آنکھ کو برقع نے محروم کر دیا تو برقع کے  
عکس سے عقرب کاکل سے اپنے قلب میں داغ پاتا ہوں۔  
۲۔ (الاعراب) جملة کاء کی محل رفع خبر صبری  
والشعب الطریق و جلدی صبری و کاء جبین و کاء مصد  
واصلہ المنہ (المعنی) و لنا بالشعب قبیلۃ عن بزہ  
خانہ صبری و جبین صبری بعد فرقتہم۔

میگوید اور در شعب جبل قبیلہ است کہ قوت من بعد ایشان  
از من خیانت کرد و صبر من ضعیف گشت۔

یعنی پہاڑ کی گہائی میں ہمارا بڑا قبیلہ ہے اُسکے بعد یعنی اُن سے  
جما ہو کر میری قوت نے خیانت کی یعنی جگہ جواب دیدیا۔  
اور میرا صبر ضعیف ہو گیا۔

۳۔ (الاعراب) جملة حالفنی صفة جوی و جملة  
لاخبت جواب القسم و حالفنی لازمی و خبت خدمت  
ای سکتت الحبی مصغر العیاء بمعنی الخیمۃ (المعنی)  
ان الجوی الذی لازمی حلفت نارا اھا لا تخمد الا اذا  
لاقت ذلک الخباء۔

میگوید آتش محبت کہ مر لازم شدہ است قسم خوردہ کہ بیدین  
آن خیمہ سرد و سخاوت پشہ۔  
یعنی محبت کی آگ نے جو جگہ لازم ہوگی قسم کہاں ہے  
کہ اُس خیمہ کے دیکھے بغیر نہ بچھے گی۔

۴۔ (الاعراب) حاجی مبتدا و لواصن فی تاویل  
مصد عنہ از خبر و حاجی الاول مضاف الی البیت  
والعیس الاول و حاجی اصلہا حاجی بالتشدید جمع حاج  
و البیت البیت الخرام و حاجی جمع حاجۃ و اضوی انضمر  
وضی مصد اضوی (المعنی) انہا الاول الحاملۃ لجماع البیت  
الخرام و اضوی لواصن من ان انضمر الی رحلت انضماماً۔

میگوید اسے شتران جاہان بیت الدعا جنت من است  
کہ کاش قدرت دادہ شوم کہ تا کجا و ہائے شمار سم۔  
یعنی اسے حجاج بیت الدعا کے اور شو میری مراد وہی ہے  
کہ تمہارا بے کجاووں تک پہنچنے کی طاقت دیا جاووں۔

۵۔ دمی جبری دمہ و قدحی مشی قدم و غرب  
عنه ای اعرض عنه و زهد فیہ (المعنی) کنت  
اسعی بعینی القی بکت بدل الدمع دم ماء  
راغباً عن مشی القدم مین۔

میگوید بلکہ مجھ کو محبت از قدم در گذشتہ پشمی کہ  
فون آلودہ است بشتار نیم۔

یعنی بلکہ مناسبت یہ ہے کہ ولولہ محبت میں پاؤں کو چھوڑ کر  
چشم خونبار کے کُل دور کر وہاں پہنچتا۔ یعنی محبوب کے  
پاس پہنچنے میں تو پاؤں کی ہی احتیاج نہیں اور ٹوٹوں کا  
تو ذکر کیا ہے۔

فَرَبْتُ بِالْمُسْعَى الَّذِي أَفْعَدْتُ عَنْهُ وَعَاوَيْكَ لَهُ دُقْنِي عَمِّي  
سَيْئِي بِي إِنْ فَاسْتَيْ مِنْ قَاتِنِي السَّحْبَتِ مَا جَبْتُ إِلَيْهِ السَّيِّ طِي  
حَاطِرِي مِنْ حَاضِرِي مَرَمَالِي بَا حَيْتِ قَضَاءٍ لَا اخْتِيَارِي شَيْئِي  
لَا بَرِي جَذْبُ الْبَرِي جِسْمِكَ وَأَعْتَصْتِ مِنْ جَذْبِ الْبَرِي وَالنَّايِي بِي

الذی معنی من ان آون من حاضرہ البیت الجوار  
هو قضاء من الله وليس لي اختيار في ذلك شئ وكبي  
برمي الجمار عن العاء دعاوى الصفات السبع  
وهي الحياة والعلم والقدره والارادة والسمع  
والبصر والكلام -

میگوید مرغ کندہ من از حاضرین جائے رمی شما  
یعنی منی حکم - بانی ست کہ ظاہر ست - مراد روسے  
یعنی اختیار نیست -

یعنی اسے شتران سوار و تہا سے بی یعنی منی کے حاضرین  
سے مجلو روکنے والا حکم - بانی ہے جو ظاہر ہے - جس میں میں  
مجبور ہوں - یعنی ورنہ ضرور ہوتا -

ع (الاعراب) بی فی اخر الیبت مفعول اغتصت  
وبری اغل البری جمع برہ دھی حلقہ موضع فی انف  
العیار والجدب اللفظ والبری التراب والنای البعد  
وبی الشجر والسمن (المعنی) لا الخلل لہ جسمک  
ایتہا العیس بکثرة ما یجذبک الفائد بالبری  
وعوضک اللہ بدل القسط الحاصل فی الارض  
والهزال الحاصل لک من تباعد المرء احل  
شعماً وسمناً -

میگوید اسے شتران سوار کبشت کشیدن ز ماہ شام  
لا غرکنا د و بموض خشک سالی و طول سفر فرہی  
نصیب شما باد -

یعنی اسے شتران سوار کبشت سے کبچینا خدا  
کے سے تمہارے جسم کو لا غرہ کرے اور خشک سالی اور  
طول سفر کی عوض تمکو فرہی نصیب ہو -

لہ عاویک مبتدا مؤخر والمجر بعدھا  
فی موضع رفع علی اھا خبر عاویک و عاویک من  
عوی الناقۃ اذا عطف رأسہا بالارمام وحی تردد اللفظ  
فزت ایتہا العیس بالمسعی الذی اقتنک الدر عنہ  
وقاز الذی بسوقک بالتردد الی تلك الاماکن دونی -  
میگوید اسے شتران سواران شہاز سعی بین  
الصفاء والمروہ کامیاب شدہ نہ من -

یعنی اسے سوار کے اوٹو تم اور تمہا سے بہرے والے  
یعنی تمہا سے سوار - صفاء اور مروہ میں آنے جانے سے  
کامیاب ہونے نہ میں

ع (الاعراب) ان شرطیہ وفاتی فعل الشرط  
وجوابہ دل علیہ ما قبلہ والسی مفعول جبت  
وطی مفعول مطلق کا سبق و سئی ماضی بجهول من  
ساءة والمغبت المنتم من بطون المرض واسم موضع  
وجبت قطعت والسی الفلاہ وطی مصدر طوسے  
الارض اذا ظہر (المعنی) سئی بان فاتی المطلوب من  
الفاتین الساکنین فی المغبت الذی قطعت الی الفلاہ طیباً  
میگوید بدم با د اگر از معشوقان فبت آن مقصد حاصل  
نشود کہ بہر آن بادیہ بیانی کردم -

یعنی میرا برا ہو اگر موضع فبت کے معشوقان فبتیہ  
مجلو وہ مقصد حاصل نہ ہو جس کے سبب بیہ بادیہ بیانی کی  
ع (الاعراب) حاضر می مبتدا و بادی خبر اختیار

اسیرا وشی خبرہا و حاضر می مانع مرمالہ بکسوف  
علی انہ خطاب للعیس والمراد منہ مرہی الجماس  
وبادی قضاء ای ظاہر قضاء من اللہ (المعنی)

خَفِي الْوَطَاءِ فِي الْخَيْفِ سَلِمَتْ عَلَى غَيْرِ فَوَادٍ لَمْ تَطِي  
 كَانَ لِي قَلْبٌ بِجَرَعَاءِ الْحَيْ  
 ان تَنِي نَاشِدٌ تَكُمُ نَشِدًا نَكُمُ  
 فَاَعَهْدُ وَابْطِخَاءَ وَاَدِي سَلِمَ  
 يَا سَفِي اللهُ عَقِيْقًا بِاللَّوِي  
 وَاوَيْقَاتٍ بَوَادٍ سَلَفَتْ

خَفِي الْوَطَاءِ فِي الْخَيْفِ سَلِمَتْ عَلَى غَيْرِ فَوَادٍ لَمْ تَطِي  
 كَانَ لِي قَلْبٌ بِجَرَعَاءِ الْحَيْ  
 ان تَنِي نَاشِدٌ تَكُمُ نَشِدًا نَكُمُ  
 فَاَعَهْدُ وَابْطِخَاءَ وَاَدِي سَلِمَ  
 يَا سَفِي اللهُ عَقِيْقًا بِاللَّوِي  
 وَاوَيْقَاتٍ بَوَادٍ سَلَفَتْ

سہ (الاعراب) جملہ سلمت معترضہ . والوداء  
 الدوس والخیف بمعنی سفر الجبل واسیر موضع  
 ولیر تطی اصل لیر تطای ای نڈوسی (المعنی) خفیف  
 الوطاء ای بنہا العیس سلمت اسد فائک لم نڈوسی بلخیف  
 الی علی قلوب الحبیب المنظر حذو علی ہائیک الا ارضی شریک  
 میگوید اسے شتران شاملاست باشیہ آہستہ روید زیرک  
 قدم شام وروادی خیف جزیرال شخواب افتاد۔  
 یعنی اسے اوٹوٹو انکے سلامت رکھ آہستہ چلو کیونکہ وادی  
 میں دل کے سوا کسی چیز پر تہا قدم نہ پڑیگا یعنی وہ ان  
 عشاق کے قلوب کی شرت پیچھے ہوئے ہیں۔ کسی نے فوب کہا ہے  
 آہستہ خرام بلکہ مخرام + زیر پایت ہزار جانت  
 لہ الجرعاء الارض الطیبیۃ۔

سہ (الاعراب) جملہ سلمت معترضہ . والوداء  
 الدوس والخیف بمعنی سفر الجبل واسیر موضع  
 ولیر تطی اصل لیر تطای ای نڈوسی (المعنی) خفیف  
 الوطاء ای بنہا العیس سلمت اسد فائک لم نڈوسی بلخیف  
 الی علی قلوب الحبیب المنظر حذو علی ہائیک الا ارضی شریک  
 میگوید اسے شتران شاملاست باشیہ آہستہ روید زیرک  
 قدم شام وروادی خیف جزیرال شخواب افتاد۔  
 یعنی اسے اوٹوٹو انکے سلامت رکھ آہستہ چلو کیونکہ وادی  
 میں دل کے سوا کسی چیز پر تہا قدم نہ پڑیگا یعنی وہ ان  
 عشاق کے قلوب کی شرت پیچھے ہوئے ہیں۔ کسی نے فوب کہا ہے  
 آہستہ خرام بلکہ مخرام + زیر پایت ہزار جانت  
 لہ الجرعاء الارض الطیبیۃ۔

میگوید مرادل بود کہ در سبزہ زار زمین ریگنک گمشدہ  
 آیا زمین باز نہ توان شد۔  
 یعنی میرے پاس دل تھا جو سبزہ زار کی ریگیلی زمین  
 مجھے گم ہو گیا کیونکہ مجھ تک لوٹ کر آسکتا ہے  
 سہ (الاعراب) ان حرف شرط وثنی فعلہ وفسد انکم  
 مفعولہ وپھر ابری منادی حذوف الاداء ولی وعنه  
 متعلقان بنشد انکم وثنی فاعل ثنی مضاف الی ثانی  
 وثنی صنع وناشد انکم استغفار فکر وپجرائی اخلاق وئی الاولی  
 بمعنی عجز وئی الثانیۃ بمعنی الحصر وعدم القدرۃ علی  
 الکلام ومعناۃ ظاہر بما بعدہ۔  
 میگوید اگر شمارا تلاش کروں دل من عزیز بستی زبان مانع  
 من شمارا قسم میدہم۔  
 یعنی اسے دو سکو میرے لیے میرے دلکو تلاش کرنے سے  
 اگر تم کو بستی زبان کا عند مانع ہے تو میں تمکو قسم دیتا ہوں۔

میگوید مرادل بود کہ در سبزہ زار زمین ریگنک گمشدہ  
 آیا زمین باز نہ توان شد۔  
 یعنی میرے پاس دل تھا جو سبزہ زار کی ریگیلی زمین  
 مجھے گم ہو گیا کیونکہ مجھ تک لوٹ کر آسکتا ہے  
 سہ (الاعراب) ان حرف شرط وثنی فعلہ وفسد انکم  
 مفعولہ وپھر ابری منادی حذوف الاداء ولی وعنه  
 متعلقان بنشد انکم وثنی فاعل ثنی مضاف الی ثانی  
 وثنی صنع وناشد انکم استغفار فکر وپجرائی اخلاق وئی الاولی  
 بمعنی عجز وئی الثانیۃ بمعنی الحصر وعدم القدرۃ علی  
 الکلام ومعناۃ ظاہر بما بعدہ۔  
 میگوید اگر شمارا تلاش کروں دل من عزیز بستی زبان مانع  
 من شمارا قسم میدہم۔  
 یعنی اسے دو سکو میرے لیے میرے دلکو تلاش کرنے سے  
 اگر تم کو بستی زبان کا عند مانع ہے تو میں تمکو قسم دیتا ہوں۔

سیراب کند و قبیلہ یعنی لوی را کہ در اینجا سمت حفاظت کند۔

یعنی اسے قوم۔ خدا وادی یحییق کو جو جو ریت کے ٹیل پر واقع ہے۔

سیراب کرے اور وہاں ایک قبیلہ جو بنی لوی بن غالب بن فہر سے ہے۔

سے الواو للعطف و تكون اویقات منصوبہ لانہا معطوفہ علی فریقانی البيت السابق او تکون واورت ننگون اویقات

مجروحہ وھی تصغیر اوقات وراحتی من الراحة وھی خلاۃ النعب وراحتی مشی راحۃ وھی بطن الکف۔

<p>جِدِّهِ مِنْ عِقْدِ أَزْهَارِ حُلِيِّ أَهْلِهِ غَيْرِ إِلَى حَاجِ لِرِي عَادِلِي عَفَرْتُ فِيهِ وَجَنَّتِي بِأَبِي جِيرَتَنَا فِيهِ وَبَنِي</p>	<p>مَعَهْدٍ مِنْ عَهْدِ أَجْفَانِي عَلَى كَمْ غَدٍ بِرِغَادَرِ الدَّمْعِ بِهِ فَتَرَانِي مِنْ شَرَاهُ كَانَ لَوْ حَيِّ رَبِّي الْحَيَا رَبِّعَ الْحَيَا</p>
--	---

۱۷ (الاعراب) معہد بدل من واجہ علی جیدہ  
خبر مقدم و حلی مبتدا مؤخر والجزء صفہ معہد  
والمعہد المكان الذی یتعمدہ صاحبہ للسکنی وهو  
بدل من واجہ فی البیت السابق والمعہد هنا معنی  
المطر والجید العنق وحلی مصغر حلی وهو ما یرین  
المعنی حفظ اللہ اوقاتا کانت فی مکان معہد  
اصطرت اجفانی الدموع فبتت مہا اذ ہا زربت  
عنفہ ای عنق ذلک المنزل المعہد۔

۱۸ (الاعراب) ربیع سنادی حذف الاداء وربع  
مفعول حتی والباء فی بانی للنفی ای اودی بآبی  
وجیر تناء مفعول بہ وبی فی آخر البیت معطوف علی حتی  
وحی فعل امر من النبیۃ وربعی نسبة الی الربیع والحب  
المطر والمزاد منه الحب الربعی والرربع المحلہ والحب  
الثانی بمعنی الاستقباء وبالبی ای اودی بآبی وربعی  
علی حتی فی اول البیت من قولہم حیاء اللہ وبتیان علی  
سبیل الانباء والمعنی ای یا مطر الربیع منزل  
الحیاء ای ان الذی فیہ ہم اهل الحب او هو وصف صحیح  
عندہم الی العاریۃ وقد اہم بآبیہ۔

۱۹ (الاعراب) کہ مبتدا وجملة غادر الدمع خبرہ  
وغير مفعول نای من غادر ولری متعلق بجامع وکمر  
تکثیرية وغادر ترک واولی معنی اصحاب وحاج جمع  
حاجة وری مصدر حی من الماء والمعنی ان الدمع  
قد ملا من العذرة ان الکثیرة فاکفی اهلها وحلہم  
محتاجین الی الری من مکان آخر۔

۲۰ میگوید در مکان معہد بسیار آبگیر ہست کہ شکر ہاے من  
بسبب آہنا باشند ہاے آن را از سیرالی مستغنی گردند۔

۲۱ یعنی در مکان معہد میں بہت سے تالاب ہیں کہ میرے  
آنسوؤں نے لٹکے سبب وہاں کے باشندوں کے سیرالی سے مستغنی کر دیا



غَيْرَ مَا أُوْلِيْتُ مِنْ عَقْدٍ مَوْكَلًا عِشْرَةَ السَّبْعِينَ حَقًّا مِنْ قُصَى

وَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

وَهُوَ أَكْ قَلْبِي صَارَ مِنْهُ جَدًّا  
وَلَكِ الْبَقَاءُ وَجَدْتُ فِيهِ لَدَا  
رَمَقِي بِهَا مَمْنُونَةٌ أَفْلَاذًا  
عَنْ قَوْمِي حَاجِبِهِ لِحَشَا أَفْلَاذًا

صَدِّحِي ظِمَامِي لِمَا كَلِمًا  
إِنْ كَانَ فِي نَفْسِي رِضَاكَ صَبَابَةً  
كَيْدِي سَكَبْتُ حَبِيحَةً فَأَمَنْ عَلَى  
يَا رَامِيًا بِي رَمِي بِسَهْمِهِ لِحَاطِهِ

سے (الاعراب) غیر حال یا ماضی الب وجملہ  
اولیت صلۃ الموصول والباء فی عقدی فاعل المولود

مفعولہ واولیت نعت دخول و عقدی خلاف وصلی  
والسلا التثنی و عذرة الرجل رطبة و حق قبلت

یعنی بجز اس بات سے کہ مجھ پر دولت نصیب ہوئی کہ  
میں نے عترت رسول کے ساتھ جو کہ نبی قصی میں سے ہے

میکوید اگر در تلف کردن من در شوق رضائے تست  
و صرف تو زنده باشی درین ہم لذت خواہ یافت۔

یعنی اگر تیری مرضی ہی ہے کہ میں محبت میں نہ ہوں اور تو مال  
باقی رہے تو مجھ کو امین بھی مزارا ہے۔

کہ از ہی نفسی میں سے حق ان عقد مولودہ کردم۔  
یعنی بجز اس بات سے کہ مجھ پر دولت نصیب ہوئی کہ  
میں نے عترت رسول کے ساتھ جو کہ نبی قصی میں سے ہے  
معمودت میں عقد مولودہ کیا۔

سے (الاعراب) موصوفۃ مستحسنہ فی الشفاء ویراد  
بہا الیق وجذ اذا قطعاً والمعنی ان سئل

عظيماً منع اللعي عن ظماتي ولما اذا معلن يهد في  
تعدت بيرة لما احماه وقوله وهو اك الواو للفسم

سلیت ایما المعبوب کبکب حال کو تھا صمیمہ سالمۃ  
فامان علی نفة جاتی ہما مفضعة قطعاً۔

ای وحق هو اک صار قلبی قطعاً من صدک۔  
میکوید کل من صبیح سالم رقی لبس بر بقید روح من احسان  
فرمودہ ہوں جو صبح پارہ پر

یعنی تو نے میرا صبح سالم چکر جینا تاباش بقید روح پر  
احسان فرما کر چکر صد پارہ ہی دیر سے۔

یا قسم محبت تو دل میں انان اعراض باش باش گشت۔  
یعنی تیرے اعراض و عقاب نے تیری گندم کو فی لب یعنی  
عقاب دہن کو میری تشنگی (دہنہا نے) سے روک دیا اسکی وجہ

انفذ السهم اذا جعله یفقد۔

معلوم نہیں کہ کیا ہے۔ اور میرا دل تیری محبت میں پارہ  
پارہ ہو گیا۔ اور او قسیمہ ہی ہو سکتا ہے اب مصرفی

میکوید اسے ناوک فلن کما انکان ابرو جان تیر نظر سے  
انما زک اندول و چکر سے گذر د۔  
یعنی اسے ناوک فلن جو تیر نظر اور کمان ابرو سے دل چکر  
میں پار ہو جانے والے تیر لگانا ہے۔

میں پار ہو جانے والے تیر لگانا ہے۔

أَبِي هَجْرَتٍ هَجْرٍ وَاشِ بِي كَمَنْ  
وَعَلَى فَيْتِكَ مَنِ اعْتَدَى فِي حَجْرِهِ  
غَيْبِ السُّلُوبِ قَمَدُهُ عِنْدِي لَأَبِي  
يَا مَا أَمِيلُهُ رَشَائِفِهِ حَلَا  
أَضْحَى بِأَحْسَانٍ وَحَسِينٍ مُعْطِيًا

فِي لَوْ مِوَهُ لَوْ مَحْكَاةٌ فَهَذَا  
فَقَدْ اعْتَدَى فِي حَجْرِهِ مَلَاذًا  
عَمَّنْ حَوَى حَسَنَ الْوَرَى اسْتَقَى إِذَا  
تَبَدَّلَهُ حَالِي الْحَلَى بَدًّا إِذَا  
لِنَفَائِسٍ وَلَا نَفْسٍ أَخَاذًا

لے (الاعراب) ابی حال مفد مہ من النای فی ہجرت  
وفا علی حکمی معوج لمن . وافی کیف والہجر بالضم لہذا بان  
والواسی الماء وهو ما حل الاحادیت علی سبیل الافساد  
واللعم العذل واللوم خلاف الکرم وهاذی من الہذیان  
وهو الکلام مرغبن معقول (المعنی) کیف ہجرتی لاجل  
ہذیان نماغی عندک مماثل للذی فی عدلہ لوم فقد  
حکمی المام اللوم فی الہذیان -

ولاشی منادی وتجد جواب الامرو عن متعلق بالسلو  
ولاشی ای یالاشی واستقذ مصدر استقذ علی الشیء اذا  
استغوی علیہ وحاذہ (المعنی) اطلب ایما اللای کل  
شیء بعد عندی ما عدل السلوعن هذا المجیب الذی  
حوی حسن الوری مسفوخاً علیہ -  
میگوید اسے ملا متگر یعنی انان محبوب کہ بر حسن تمام  
عالم غالب ست انجہ طلب کنی نرد من خواہی یافت -

میگوید تو مراد نامی جنین تمام چرا گذشتی کہ مثل آن ملا متگر  
کہ در ملامت او بخل ست آن تمام بان ملا متگر مشابہ  
است پس ہذیان میند -

یعنی وہ محبوب جو تمام عالم کے حسن پرستوں اور غالب ہے  
اس کے زوال عشق کے علاوہ اسے ملا متگر جو شے  
تیراجی جاسے مجھے طلب کر ضرور تجکو ملی -

یعنی تو نے مجکو ایسے چلنور کی بہبودہ باتوں میں اگر  
کیونکہ جہاں کہو راہ جو مثل اس ملا متگر کی ہے کہ جسکی ملامت  
میں بخل ہے یعنی معشوق کے عاشق سے ملنے پر اسکو  
بخل آتا ہے - اسلئے ملامت کرتا ہے - تمام ملا متگر  
کے مشابہ ہے - پس ہذیان سرسری کرتا ہے - یعنی تجو ہے  
کہ تو نے چلنور کی مان لی اور میں ملا متگر بھی نہ سنی - جو  
ہذیان کہنے میں ایک سے میں -

لے (الاعراب) یا حرف تنبیہ وما للتعجب والمیل  
ضلع ماض وفاعلہ یعنی الی ما والہاء مفعولہ وشرشأ  
حال وذیہ متعلق بجملا وجملة حلا فی محل نصب نعت  
لورشأ، وما امیلہ مصغر ما املہ والرشأ الغزال  
واصلہ الھنر والھلی الحلو وبذا اذا مصدر بذا الرجل  
اذا ساءت حالہ ورتت ہیئتہ (المعنی) التعجب  
حسن عجیب کالغزال حلالی فیہ تبدیلہ حلالی الحسنۃ بجمالیستہ  
میگوید چہ تیرے طرح ست آن آہو کہ در محبت او بدل شدن  
خوشحالی من بہ برحالی شیرین گشت -

لے (الاعراب) علی متعلق باعدی ومن موصولة  
وجملة فقد اعدی الی اخرہ خبر واعدی من الافعال  
الناقصة واسمها عائد الی من وملاذ اخبرها واعدی  
تعدی والھجر المذم واعدی صار والھجر العفل والملاذ  
المغنی العفل (المعنی) من تعدی علی بمعنی  
عنک فقد صار خفیفا بعقلہ -

یعنی وہ ہر ن سقدر ملج ہے جسکی محبت میں میری خوشحالی  
برحالی ست بدل جانا شیرین ہو گیا -  
شے (معنی البیت) ان العجوب صار باحسانہ  
معطبا لنفائس الاشیاء وبسبب حسنة اتخاذ الانفس

میگوید آگہ بباروا شقن توازن من ظلم کر دیں در عقل  
خود خفیف شد -  
یعنی جسے تجھے روکنے میں مجھ نظر کیا وہ خفیف العقل ہوا -  
لے (الاعراب) غیر مفعول بہ لفعل مقد ای اطلب

وقد جمع بین الحسن والاحسان -  
میگوید او باحسان عطا کنندہ نفائس بودہ حسن سلکتہ جانا ہشت  
یعنی وہ اپنے اسان سے نفیس چیزوں کا عطا کرنے والا اور  
بوجہ اپنے حسن کے جانوں کا چھیننے والا ہو گیا -

وَأَرَمَ الْقَتُولَ لَهَا بِهَا شَحَاذًا  
 قَتَلِي مَسَاوِرَ فِي بَنِي يَزْدَ إِذَا  
 إِذْ ظَلَّ فَتَاكَ بِهٍ وَقَاذًا  
 هَارُوتُ كَانَ لَهُ بِهِ أُسْتَاذًا

سَيْفًا نَسِلَ عَلَى الْقَوَادِ جَفُونَهُ  
 فَتَكَ بِنَايِنِ دَادٍ مِنْهُ مُصَوِّدًا  
 لَا غَيْرَ وَأَنْ تَخَذَ الْعِذَارَ حَمَائِلًا  
 وَبَطْرَفِهِ سَحَرُوا أَبْصَرَ فَعَلَهُ

۱۷ (الاعراب) ہم میں سے قتل کرنا چاہتا ہے۔  
 ۱۸ (الاعراب) ان تختی فی ناویل مصدر  
 مجرور ہی المفدرة والباکر والمجن ورجل و الصواب  
 فی بہ يعود للسيف . ولاغر ولاعجب وتخذ الخن  
 والعدار جانباً للبيعة والحمائل جمع حمالة وهي  
 ما يعلق به السيف على العائق ومناك من الفتك  
 وقذاذ من وقد بمعنى ضرب (المعنى)  
 لا عجب اذا اتخذ عذاره حمائل لانه قتل  
 حال كون سته فتاكا وقذاذا بسيف جفونه ومن  
 كان فتاكا قتلا بسيفه جنانا الى حمائل۔

۱۹ (الاعراب) سيفاً مفعول مقدم لسل القتل  
 وشحاذاً مفعولان لا رى . وقوله الجف تكسر وذي بول  
 وضمن له راجع للسيف وبها الجفون وشحاذاً من شحذ  
 السيف وغى ذى أى سه۔  
 ميگويد چنان اور اولان شمشیر کشند ومرض آنها را برائے آن  
 شمشیر تیز کنند و خیال سے کہو۔  
 یعنی اسکی آنکھیں خون پر تلوار کیسے تیز ہیں اور اس چشم باریکی  
 بیماری کو اس تلوار کے حق میں تیز کرنے والا جانتا ہوں۔  
 یعنی اسکی آنکھ تلوار سے اور بیماری اسکو سان پر  
 رکھنے والی ہے۔

۲۰ (الاعراب) میگوید تعجب نیست اگر او خطر زخار را حاصل ساخت۔  
 زیر کہ او تیغ نظر قتل میکند۔  
 یعنی محبوب نے خطر زخار کو پر تلہ بنایا تو کہ تعجب نہیں  
 کیونکہ وہ تیغ نظر سے قتل کرتا اور مارتا ہے۔ یعنی  
 جو تلوار سے مقاتلہ کرتا ہے اسکو پر تلہ کی ضرورت  
 ہوتی ہے۔

۲۱ (الاعراب) مفعولاً حال من الہایہ وقتلی  
 مفعولہ و فی بنی یزداد احوال من قتلی مساور۔  
 و مساور اسم رجل شجاع و بنی یزداد قوم كانوا اعداء  
 له فقاتلهم و وقع بهم (المعنى) انه یزداد بسا  
 هذا الرشاحال كونه مصواً اعند فتكہ بآفئله مساوراً  
 فی هذه الطائفة ای یریدان یقتل منافقاً منافقاً مساوراً  
 میگوید خونریزی محبوب در میان ما بر ترقی ست او  
 میخواند کہ صورت مقتولین مساور کہ او در قبیلہ بنی یزداد  
 بکثرت قتل کرده بود بنامید۔

۲۲ الطرف العین . دہ ساروت ساحر  
 مشہور والاسنآذ المعلم۔  
 میگوید در چشم او جاودلیست کہ اگر باوت اثر او بیند  
 محبوب در سحر استاد او باشد۔  
 یعنی اسکی آنکھ میں وہ جاود ہے کہ اگر اسکا اثر باوت  
 دیکھے تو محبوب سحر میں اسکا استاد ہو جائے۔

۲۳ (الاعراب) یعنی محبوب کی خونریزی ہمارے درمیان ترقی ہے  
 وہ مقتولین مساور کی جو اسے قبیلہ بنی یزداد میں کثرت  
 قتل کیے تھے صورت دکھلانی جانتا ہے۔ یعنی جسقدر مساور  
 نے بنی یزداد کے لوگوں کو قتل کیا تھا اسی قدر محبوب

تَهْدِي هَذَا الْبَدْرَ فِي جَبَّ السَّمَاءِ  
عَنْتِ الْغَزَالَةَ وَالْغَزَالَ لُجُوهَهُ  
أَرَبَتْ لَطَافَتَهُ عَلَى نَشْرِ الصَّبَا  
وَشَكَّتْ بِضَاضَةً خَدِيدَةً مِنْ قَرْدِهِ  
عَمَّ اسْتِيعَا لِأَخَالٍ وَجَنَّتِهِ أَخَا

خَلَّ إِفْتِرَاكَ فَنَدَاكَ خَلِي لَأَدَا  
مُتَلَفْنَا وَبِهِ عِيَاذُ الْأَدَا  
وَأَبَتْ تَرَافُتُهُ التَّقْمِصَ لَأَدَا  
وَحَكَّتْ فِظَاظَةً قَلْبِهِ الْفُؤْلَا ذَا  
شُغْلٍ بِهِ وَجَدَّ أَلْبَى اسْتِنْقَاذَا

شہ (الاعراب) فی جبق السماء حال من هذا البدر  
ولا حرف عطف وذا معطوف على ذاك. وتهدى  
مضارع هدى اذا تكلم بعين معقول وخذل ذرع  
والافعال - اختلاف الكذب وخلي خليلي ذاسم  
اشارة (المعنى) انك هدى ايها اللاتبي حتى  
بدر السماء. وتزعم اني عجب له ذع هذا البدر  
فار حلي هو البدر الموصوف بما سبق من الالفاظ  
النسابة وليس بدر السماء -

میکوید اسکی لطافت بود و سبب است بره گوی اور اسکی  
نراکت اور نرم اندامی حریر کو تمس بنا نے سے نگر ہے  
اسکے البضاضہ ان خوبصورتی و الطراءتہ وحکمت  
اشہت و الفظاظتہ الفساد و الغلاظتہ  
والفولاد خالص الحدید -

میکوید اسکی لطافت رخسارہ اش سرخی خود را شاکی ست  
وسنگدلی او بنو لا و مشابہ ست -  
یعنی اسکے رخسارہ کی لطافت و تازگی اپنی سرخی کی  
شانی سے (یعنی بوجہ غایت نراکت اپنے رنگ کا تحمل بھی  
دشوار ہے) اور اسکی سنگدلی فولاد کے مشابہ ہے۔

شہ (الاعراب) اشتعالاً تميزاً و اُحْشَعْلَ مَفْعُول  
عَمْرُوبِهِ مُتَعَلِّقٌ بِشُغْلٍ. وَعَمْرُوعِنِّي شَمْلٌ وَالْاِسْتِغْعَالُ  
بِمَعْنَى التَّهَابِ النَّارِ وَالْحَالُ هُنَا بِمَعْنَى الشَّامَةِ فَاي كَرَّةٌ  
وَالْاِسْتِنْقَاذُ مَصْدَرٌ اسْتِنْقَذَهُ مِنْ كَذَا إِذَا نَجَّاهُ  
وَخَلَصَهُ (المعنى) عم خال وجنته من جهة الاشتعال  
صاحبه شتعال به كرهه الخالص منه لما بعد من المحبة -

میکوید عام شد از روسہ اشتعال خال رخسار او مشغولین خود را  
کہ از فطرت محبت خلاصی خویش از ان مکروہ سے وائند -  
یعنی اسکے خال رخسار کے مشتعل ہونے کے لئے مشغولین کو جو  
فطرت محبت میں اس سے خلاص ہونے کو ڈرہہ سمجھتے ہیں بھیر لیا۔

یعنی اسے ما سترگہ تو در بارہ این فاو کہ در آسمان ست  
بذیان میمانی کہ در عاشق او میگوئی، بلکہ رفتہ اسے  
خویش جیبی من آنست کہ وصف او گشت ہند  
این کہ در آسمان ست -  
یعنی اسے ما سترگہ تو اس چاند کے بارہ میں جو آسمان  
میں ہے بذیان بکتا ہے (یعنی جگہ اسکا عاشق ہر نامی  
اپنا بہتان چھوڑ میرا دوست تو وہ ہے جسکے او بھلا  
گذریکے) نہیہ (جو آسمان میں ہے) -

شہ (الاعراب) منلقناً حال وجباذا مفعول له  
وعدنت خضعت والجزالة من اسماء الشمس والعباد  
الانبياء ولا تخصن (المعنى) خضعت الشمس لوجهه  
وذل الغزال لانفاته وقد خصصنا به النباء -  
میکوید پیش روی محبوب و تکیہ او جاننے التفات کنہ  
آفتاب و آہو ہر دو عاجز و ذلیل نمود و حمایت او پناہ  
گیران -

یعنی محبوب کے چہرہ کے سامنے جبکہ وہ کسی جانب  
ملقت ہوا آفتاب اور ہرن دونوں عاجز اور ذلیل اور  
اسکی حمایت میں پناہ گیرین ہیں - یعنی محبوب حال میں  
آفتاب سے اور حسن التفات میں ہرن سے افضل ہے۔

قَبْلَ السَّوَالِ أَلَمْسِكَ سَادًا وَسَادًا  
فِي كُلِّ جَارِحَةٍ بِهِ نَبَا ذَا  
صَمْتُ الْخَوَاتِمِ لِلْمَخَاصِرِ آذَى  
وَذَاكَ مَعْنَاهُ اسْتِجَادًا فَحَاذَى

خَصْرُ اللَّيْمِيِّ عَدْبُ الْمُقْبِلِ بِكْرَةٌ  
مِنْ فِيهِ وَالرَّحَاظُ سُكْرِي بَلَّ أَرَى  
نَطَقْتُ مَنَاطِقَ خَصْرٍ حَقْمًا إِذَا  
رَفَقْتُ وَدَقِّي فَمَا سَبَبْتُ مَنِي النَّسِيبِ

فَاعِلُ فَعْلٍ عَدْبٌ مَقْبُولٌ مَعْنَاهُ اسْتِجَادًا مَبْتَدَأٌ وَ  
الْمَنَاطِقُ جَمْعُ مَنْطِقَةٍ وَهِيَ مَا يَشُدُّ بِهِ الْوَسْطُ  
وَالْمَخْرَجُ مَا يَجْمَعُهُ الْغُلُّ مِنَ الشَّعْرِ رَقِيقًا وَنَقِصَتِ  
السُّكُوتُ وَالْخَوَاتِمُ جَمْعُ خَاتَمٍ وَالْمَخَاصِرُ جَمْعُ خَصْرِ  
وَآذَى مِنَ الْآذَى يَرِيدُ بِنُطْقِ مَنْطِقَةٍ سَعَتَهَا  
عَلَى خَصْرٍ كَمَا يَأْتِي عَنْ دَقْنِهِ وَبَصَمَتِ الْخَوَاتِمُ  
كُونَهَا صَيْقِلَةٌ عَلَى الْأَصَابِعِ -

میکوید چون سکوت فو اتم محبوب انگشتان اور آزار  
و او مناطقی کمرش کہ بچوموم است گویا شد یعنی  
رکعت کردند -

یعنی محبوب کی انگلیوں کے سکوت یعنی تنگی نے  
جب انگلیوں کو تکلیف دی دیکھتے انگلیاں ان میں  
ایسی پہنیں لیکن کہ حرکت نہیں سکتی تو سو وقت اسکی  
کمر جو بمنزلہ موم کے ہے اسکی ٹیکے گویا ہوتے یعنی  
بوجہ ڈھیلے ہونے کے حرکت کرتے لگے خلاصہ یہ ہے  
کہ محبوب کی انگلیاں فریبہ اور گداز اور اسکی کمر نہایت  
نرم اور باریک ہے -

سَعْدٌ وَالْأَعْرَابُ مَنِي حَالٍ مَقْدَمٌ مِنَ النَّسِيبِ وَذَلِكَ مَبْتَدَأٌ  
وَمَعْنَاهُ مَفْعُولٌ مَقْدَمٌ لِاسْتِجَادٍ وَرَفَتْ أَي الْمَنَاطِقُ وَدَقِّي  
خِلَافَ نَحْنُ أَي الْخَصْرُ نَأْسَبُ شَاكِلًا وَالضَّمِيرُ هِيَ الْمَنَاطِقُ  
وَالنَّسِيبُ مَدْحُ النِّسَاءِ بِالْحَاسِنِ وَغَوَّهَا فِي الشَّعْرِ اسْتِجَادًا  
النَّبِيُّ جَبِيذًا وَحَاذَى قَادِبٌ (الْمَعْنَى) رَفَتْ الْمَنَاطِقُ فَمَا سَبَبْتُ  
لَفْظٌ نَسِيبٌ دَقُّ الْخَصْرِ فَاسْتِجَادًا مَعْنَى النَّسِيبِ قَادِبٌ فِي الرِّقَّةِ -  
میکوید چنانچہ رقیق و کمرش رقیق و مخفی ست میں جالشی رطافت  
بالفاظ غزل میں ہے مانند کمرش خوبی معنی آن غزل اولیٰ مکنہ بان شاہد  
یعنی محبوب کے ٹیکے رقیق اور اسکی کمر رقیق و مخفی ہیں سو ٹیکے تو  
رطافت میں میرے الفاظ غزل کے مشابہ ہیں اور نہ کمر میری  
غزل کے معنی کی خوبی کو لو کہ کرتی ہے - اور اس کے مشابہ ہے -

لَهُ (الاعراب) بكرة وقيل السواك متعلقان ساد  
وشاذ. والخصر الارجح واللي سمرق في الشفة وبارحها  
الريق والعذب الحلي والمقبل موضع التقبيل في  
القم وبكرة صبا حاد والسواك عود تنظف بالاسنان  
وساد من السيادة وشاذى بمعنى اكسب الشذاهو  
الرائحة المسك وامر اذ يفعاله بكرة قبل السواك  
القم عند الصباح يكون متغيرا الرائحة من فضلك  
الطعام وفده بخلاف ذلك ساد على المسك  
واكسبه الرائحة الطيبة -

میکوید لب و دهن و دهن محبوب بار و شیرین است  
پلے الصباح قبل از مسواک ہم لعاب و منش بر مشک  
فائق شد و او را خوشبو داز کرد -

یعنی محبوب کا لب و دهن یعنی لعاب بار و او ر  
شیرین ہے پلے الصباح مسواک سے پہلے بھی  
اس کا لعاب دهن مشک سے فائق ہوا اور اسکو  
بھی خوشبو داز کر دیا یعنی صبح کے وقت مسواک  
کرنے سے پہلے منہ دهن تغیر ہوتا ہے مگر محبوب کے  
منہ میں اس وقت بھی ہر وقت اور خوشبو ہوتی ہے -  
سَعْدٌ مِنْ فِيهِ أَي مِنْ فَمِهِ وَالرَّحَاظُ الْعَيْونُ  
أَوِ الْجَارِحَةُ الْعَضْوِي وَالنَّبَاذُ الْمَرَادُ بِهِ  
صَاحِبُ النَّبِيدِ وَهُوَ الْخَصْرُ -

میکوید نشہ من از دهن و چشمان اوست بلکہ دہر  
عضو او بیشتر را می بینم -  
یعنی مجھ کو اس کے منہ اور اسکی انگلیوں کے سبب نشہ  
بلکہ اسکی ہر ایک عضو میں مجھ کو شراب بنانے والا  
نظر آتا ہے - یعنی منہ اور آنکھوں کی بھی خصوصیت  
ہے -

سَعْدٌ (الاعراب) حَقْمًا حَالٍ مِنَ الْخَصْرِ وَصَمْتُ

كَالْعَصْنِ قَدْ أَوَّصَبَّاحَ صَبَاحَةً  
حَبِيْبُهُ عَلَمِيَّ النَّتْسُكِ إِذْ حَكِي  
فَجَعَلْتُ خَلْعِي لِلْعِذَارِ لِنَامَهُ  
وَلَنَا نَخِيْفِ مِيَّ عَرِيْبٍ دُوْنَهُمْ

وَاللَّيْلُ فَرَعَامِنَهُ حَاذَا الْحَاذَا  
مُنْعَقِفًا فَرَقَ الْمَعَادِ مُعَاذَا  
إِذْ كَانَ مِنْ لَتْمِ الْعِذَارِ مُعَاذَا  
حَتْفُ الْمُنَى عَادَى لِصَبِّ عَاذَا

لہ (الاعراب) قد اوڑھا غائبان والحاد  
مفعول حادا والصباحه الملاحه والفرع الشعر حاد  
قارب والحاذ الظہرائ ان قدہ كالعصن وملاحته  
كالصباح وشعره الذي قارب ظہره لطوله اسوج  
كالليل -  
میگوید او در قدیم خوش ترست در صباحت و جمال شل  
صبح و در موہبا کہ تا کر آئے اند چون شب تاریک -  
یعنی وہ قدیم میں جیسے شاخ ترا و صباحت اور جمال میں جیسے  
صبح اور بلوں میں جو کہ تک آئے ہوئے ہیں جیسے کالرات -  
لہ (الاعراب) متعقفاً حال ومعاداً مفعول حکي:  
وحبیبہ ای حبی ایاہ والنسک التعبد حکي اشبه  
والفرق الخوف والفرق والمعاد الاخرة ومعاد احد  
العصاة (المعنى) ان حبى لهذا الحبيب علمنى  
النسك لانه متعقفاً نارك ما لا يجعل مشاهداً  
معاداً الصحابى -

من التقبيل لا يعننا خبر الى لثام جعلت خلعي للعدا امر  
لثامه كى لا يعلم الناس عجبتي له -  
میگوید پس بیباکی را حجاب و نقاب او ساختم چرا کہ او  
از بوسہ رضای محفوظ است -  
یعنی رجب میں غلبہ عشق کی وجہ سے تعبد میں بالکل کسے  
قدیم بقدم ہو گیا اور رفتائے راز محبت سے ڈرا، تو  
میں بیباک ہونے کو لے کے لیے نقاب اور حجاب بنا دیا  
دتا کہ میری کامل متابعت دیکھ کر کوی محبت پر مطلع  
نہو جائے، کیونکہ محبوب بوسہ رضای سے تو بالکل محفوظ  
ہے۔ (تو اب اسکو نقاب تحقیق کی حاجت نہیں البتہ میں  
جو نقاب تجویزی کی ہے یہ مناسب ہے -  
لہ ولنا خبر مقدم و عرب مبتدا مؤخر و فاعل  
عادى يعود الى حاتف المنى و فاعل عادى يعود للصبيته  
صفة له. والحيف ما اغلده من جبل. ومعنى موضعهم بمكة  
وعرب بصغين عرب للتعظيم والحنف الموت ومعنى جبر  
منبه اى بغية وعاد لجار (المعنى) ان لنا عرب عظيمين  
استنقر وافي خيف منى وان دون الوصول اليهم صوت  
المنى ولذلك يعادى كل يحب النقا اليهم وحاصله  
ان دون الوصول هلال الامال -  
میگوید ہر اسے ماورخيف منى چنان عظیم الشان عرب  
ہستند کہ پیش از رسیدن تا ایشان موت ہمہ خواہ بر شات است  
عاشقے کہ از ایشان پناہ می گیرد ان موت دشمن اوست -  
یعنی ہمارے لیے مقام منی کی پست زمین میں شے ہم  
عرب ہیں کہ ان تک پہنچنے سے پہلے ہی تمام خواہشوں کی موت  
جو عاشق انکی پناہ لیتا ہے وہ موت اسکی دشمن ہے -

میگوید محبتش مرا تعبد آموخت زیرا کہ او بسبب خوف  
قیامت در پرہیز گاری با حضرت معاذ بن جبل صحابی شہادت  
یعنی اسکی محبت نے مجھ کو تعبد سکھا دیا کیونکہ بوجہ خوف قیامت  
پرہیز گاری میں وہ محبوب حضرت معاذ بن جبل صحابی کے شاگرد  
لہ (الاعراب) فجعلت عطف على علمنى وخلقى مفعلى  
اول ولثامه مفعول ثانٍ واذ تعليلية متعلقة بجعلت  
والباء في خلقى فاعله. وخلق العذار كناية عن الفتاة  
والخلعة واللثام ما يستتر به الفم واللحم الثقيل ي  
العذار جانيا اللحية ومعاد ۱۱ اسم مفعول من اعاده الله  
من كذا اى سلم منه (المعنى) حيث كان الحبيب موقى

وَجَزَعُ دَيْكَ الْحَمِي طَبِي حَمِي  
هِيَ أَدْمَعُ الْعَشَاقِ جَادَ وَلِيهَا  
كَمُ مِنْ فَقِيرٍ ثُمَّ لَمْ يَجْعَفِرْ  
مِنْ قَبْلِ مَا فَرَّقَ الْفَرِيقَ عَمَارَةً  
أَفْرَدَتْ عَنْهُمْ بِالشَّامِ بَعِيدًا

بَطْبِي اللَّوْاحِظُ إِذَا أَحَادَ إِحَادًا  
وَادِي وَوَالِي جُرْحُهَا أَلْوَاذًا  
وَإِنِّي الْأَجَارِعُ سَائِلًا شَقَاذًا  
كُنَّا فَفَرَقْنَا النَّوَامِي أُنْحَادًا  
لَكَ أَلْوَانًا وَخَيَمًا بَعْدًا

سہ (الاعراب) وجزع خبر مقدم وطمی مبتدا مؤخر  
ووجه حمی الی آخره نعت لطمی واذ متعلق بجمی اخاذاً  
مفعول جمی . والجزع منقطع الوادی وحمی منع  
والطمی جمع طلبة وهی طرف السهم واحاذقہر ولأذا الفکر  
ای وقد استقر بجزع ذلك الحمی طبی حمی عند ان الماء  
التي هناك بقهره وعلته فلا یقدر احد ان یردها حاداً  
منه وقد کنی بالغلغل ان عن الدموع المنسکبة هناك  
میگوید ویرسم آن سبزہ زار آہستہ بخیر سبک کہ وقت  
غضب چشمہ آب را بہ تیر نلظہ ونازلت میکند۔  
یعنی اور اس سبزہ زار کے موڑ پر ایک عجیب ہرن سے کہ قوت  
قہر اپنے تیر نظر سے چشمہ آب کی دفاعت کرتا ہے یعنی اُس کے  
خوف سے کولی وہ ان نہیں جا سکتا ہے۔

طالباً وروہ الماء بالمحاح لکن نہیاً فی هذا المكان  
من ادمع العنساں۔  
میگوید در آنجا بسیار جاہ و چشمہا کہ از نہر کلان روان ہستند  
نہ از نہر خورد زمین ریگ الود را طلب کردند۔  
یعنی وہاں بہت سے کنوین اور چشمے طبی نہر سے برافند  
کے ساتھ ہیں والے میں (یعنی عشاق کے آنسوؤں سے)  
نہ چھوٹی نہر سے۔ ان کنوین نے تیلی زمین کو طلب کیا۔  
سہ من قبل منقطع بقولہ کنا وما صداریۃ وعمارۃ  
خبر کان مقدم . وفرق فصل والفریق الطائفۃ الکثیرۃ  
من الناس والعمارۃ وبن القبیلۃ والنوی الخول من  
مکان الی آخرہ والاخذا جمع فخذ . (المعنی) کنا  
قبل فصل الفریق عنا ومفارقہم ایانا حیثاً عظیماً  
فصدیرنا النوی فخذای اقسماً واناوفاً۔

سہ ہی ای تلك الاخاذ ادمع العنساں وحاد المطر نزل  
والولی المطر النانی الذی یسب الوسی وولی من الموالاة  
وهی التتابع . والبعود المطر الغزیر والاولی اذ جمع اللوح  
وهو جانب الجبل (المعنی) ان تلك الاخاذ التي هی  
ادمع العنساں جاد ولها الوادی والولی مطرها الغزیر الجبال  
میگوید ان چشمہ در حقیقت آشکھائے عاشقانہ کہ باران  
آہنا ہر ولوی کر بارید وبارش آہنا بر کنار ہائے کوہ پائے  
یعنی وہ چشمہ اس میں عشاق کے آنسوؤں میں کہ انکا مینہ نہا  
الون یر مکو بر سا اور گاتار انکی بارش عظیم پہاڑوں کے  
کناروں پر ہوئی۔

میگوید ہمیشہ از تفریق تک تباہ عظیم بودیم باز سفر مارا  
متفرق کردہ صغیر صغیر چند جماعت ساخت۔  
یعنی جامعہ کے متفرق ہونے سے پہلے ہم ایک بڑا قبیلہ  
پہر سفر نے ہکو متفرق کر کے چھوٹی چھوٹی جماعتیں بنا دیا۔  
سہ افردت عنهم ای جعلت فرجاً عنهم ای عن  
الفریق والشام لغة فی الشام وبعید تصغیر  
بعد وهو للتقریب واللائم امر الالقاء والافتمام  
وخیمہ بالمكان اقامر بہ وبعدا لغة فی بغداد  
مدینۃ السلام وبقال فیہا بغداد  
وبغدان وبعدان۔  
میگوید بعد ان اجتماع از ایشان بہا شدہ ہشام افتخار  
وایشان در بغداد وخیمہ زدند۔  
یعنی اس اجتماع کے تہوں سے ہی عرصہ کہ بعد میں اُن سے  
علیہ ہو کر ملک شام میں جا پڑا اور وہ بغداد میں خیمہ زن ہو

سہ (الاعراب) لامن جعفر متعلق فی سائلا و  
شقاذا صفة سائل . والفقر مکان تخضر فیہ رکاباً مستقلاً  
وفم القناتہ وجعفر اسم للہذر الصغیر واجارح الرمال التي  
لا تنبت والشقاذ الملحم فی طلب (المعنی) کو من فم قناتہ  
هناك سائل من نھر کبیر ولیس من نھر صغیر وانی الی اجارح

وبعدان وبعدان۔  
میگوید بعد ان اجتماع از ایشان بہا شدہ ہشام افتخار  
وایشان در بغداد وخیمہ زدند۔  
یعنی اس اجتماع کے تہوں سے ہی عرصہ کہ بعد میں اُن سے  
علیہ ہو کر ملک شام میں جا پڑا اور وہ بغداد میں خیمہ زن ہو

<p>جمع الهموم البعد عندى بعدن كالعبد عند هم العبود على الصفا والصبا صبا عنهم وعليهم عز العزاء وجد وجدى بالالى</p>	<p>كانت بقرى منهم اذ اذا انى وكست لها صفا نسا اذا عندى اراه اذن اذى امر اذا صروا فكانوا ابالصريم ملاذا</p>
---	--

له (الاعراب) ان مصدرية واسم كانت يعرج  
لهموم. واذ اذا جمع فذ وهو الفرد (المعنى) ان  
البعد عنهم جمع الهموم عندى بعدن كانت بقرى  
صبرهم اذ انفسلة -  
میکویدوری نزد من هموم راجع کر و بعد از آنکه چند شامی  
از ایشان قریب من بودند -

یعنی اسکے بعد کہ میرے پاس اس جماعت میں سے چند  
لوگ تھے۔ دوری نے میرے پاس بہت سے غموں کو جمع کیا  
یعنی اُنسے جدا ہو کر غم و الم میں مبتلا رہا۔

له (الاعراب) كالعبد خبر مقدم والعج مبتدا  
مؤخر وعلى الصفا. ال من العهد والواو في ولست  
للحال وصفا مفعول لاجله. والعهد اول المطر الوسمى  
والعهد الموانيق والصفاء جمع صفاة وهى البحر الصلدا  
وانى بمعنى كيف وصفا نقبيض الكد ونباذ فعال من نبذ  
اى طرح (المعنى) ان عهودهم ومواثيقهم لا ثبات  
لها ذى مثل نزول المطر على البحر الصلدا لا ثبات له  
وانا لست نباذ العهودهم لاجل ما عندى من  
من الصفاء والصدق -

میکوید عہود و ایشان بچو باران است برسنگ صاف  
و ایشان چو ایشاندر حالانکہ من از روستے صفائی خویش  
شکندہ عہود و ایشان نیم -

یعنی اُنکے عہد و پیمان ایسے ہیں جیسے صاف چکنے تھری  
یعنی بالکل بے ثبات ہیں پھر تعجب سے کہتا ہے وہ  
ایسا کیوں کرتے ہیں میں نے تو اپنی صفا و اخلاص کے باعث  
اُنکے عہد و کوئی نہیں توڑا۔

متعلق بالمبتدا وعليهم متعلق به ايضا واذ اذا اية  
واذى حال مقدم من ان اذا وانرا اذ ا مفعول ثان  
لا لراه - والصبر الثانى عصارة شجرة وانرا اذ باخر  
البیت نوع من القرم الحلى (المعنى) ان صبره  
عنهم بان اجمهر هو امر عندى من الصبر فلا فذة  
لى على احتماله واما صبرى عليهم بان اتحمل جفاهم  
وابعادهم فانى ارى بذلك المراد الذى لا يذم مطلوبيا -  
میکوید صبر کردن از دوستان یعنی ترک ایشان  
تلخ است و صبر بر جفاے ایشان در تکلیف ہم شیرین  
و خوشگوار سے بینم -  
یعنی دوستوں سے صبر کر لینا نہایت تلخ اور شاق  
امر ہے اور دوستوں کی جفا پر صبر کرنا عین تکلیف کی  
حالت میں بھی شیرین اور خوشگوار معلوم ہوتا ہے -  
له عز قل ولا یکا بوجد والعزاء الصبر الالى  
بمعنى الذين وحرما قطعوا والصبریر من صبر  
والملاذ الحصن (المعنى) انه قل صبرى او فقد  
وما وجدى فانه اجتهد بقوم قطعوا احوال  
مودتى وكانوا الى حصنا بالصبریر -  
میکوید صبر تو نایاب شد و محبت و غم من بان صاحبان  
فزون گشت کہ از من قطع محبت کردند و بودند لمجاو  
ما و اسے من در موضع صبریم -  
یعنی صبر تو نایاب ہو گیا اور محبت و غم ان صاحبوں کے  
ساتھ بڑھ گیا جنہوں نے میرے علاقہ محبت کو قطع کر دیا  
اور جو موضع صبریم میں میرے لمجاو ما و ائی تھے -

كَلِمَاتُ هِمٍّ لَا تَعْضُهَا اسْتِفْخَاذَا  
عَدْبًا وَفِي اسْتِنْدٍ لَدَلِهِ اسْتِنْدٌ إِذَا  
لَكِنَّ سِوَايَ وَكَلِمَاتُ مَلَاذَا  
مِنْ حَوْلِهِ يَتَسَلَّلُونَ لَوْ إِذَا

رَيْثُ الْفَلَا عَنِّي إِلَيْكَ فَمَقَلْتِي  
قَسَمًا بَيْنَ فِيهِ أَرَى تَعْدِي بِي  
مَا اسْتَحْسَنْتَ عَيْنِي سِوَاهُ وَرَبِّي  
لَمْ يَرِ قَبِ الرُّقْبَاءِ إِلَّا فِي شَجِيحٍ

میکوید کہ چشم من غیر اور انقب نہ اندست اگر چه اور اسحق  
نہ اندست و غیر اسیر (خود) کرد و من در قول و فعل خود  
تصنع کنندہ نیم۔

لے (الاعتراب) رثم الفلا منادی عذوف  
الاداءۃ۔ و عنی متعلق بقولہ الیک۔ و استنفاذا حال  
من الماء۔ و رثم الفذای یا رثم الفلا و هو الظبی و

یعنی فعل سہی کا فاعل اور اسکی ضمیر کا مرجع یا محبوب ہے  
جسکا ذکر استہار سابقہ میں ہے یا اسکا فاعل لفظ سواہ ہے  
جو اسی شعر میں ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہونگے۔

الفلا جمع فلاۃ وھی المفازۃ التي لا ماء فیہا و عنی الیک  
بمعنی نعم عنی لا تعضہا ای لا تعض جفونہا بعضها ای  
بعض والاستنفاذ تنکس الراء من وجہ (المعنی)

میری آنکھوں کو محبوب کے سوا اور کوئی پہلا معلوم نہیں  
ہوا اور جو مجھ سے میرے سوا دوسروں کو ہی اپنے دام محبت  
میں پھنسا یا اور میں اپنے قول و فعل میں بناؤنی نہیں ہوں  
بلکہ جو مجھ سے ہوں واقعی ہے) اور دوسری صورت میں  
یہ مطلب ہوگا۔ میری آنکھ نے محبوب کے سوا اور کسی زمین کو

تنتزع عنی یا رثم الفلا فان مقالتی کملت برؤیة الجلی  
ولا یلیق بھان تنظر الی غیر ہما یا شہد ہم۔  
میکوید اے آج سے وحشی و دربارش ازمن کہ چشم من  
از سرمہ و بار ایشان منور اند تو ان را ازیت اودہ بندگیں۔

پسند نہیں کیا اگر جب دیگر حسینوں نے یہی میرے سوا اور یا شوق  
اپنے دام محبت میں قید کر لیا۔ یعنی عالم میں اور حسین ہی محبوب  
بننے کے لائق ہیں مگر میں نے اپنے محبوب کے سوا کسی کو پسند  
نہیں کیا۔ اور نہ کسی کے دام میں آیا۔

یعنی اسے جنگلی سرن جیسے برس رہ میری آنکھیں محبوبوں  
کے دیوار سے سرنگین یعنی منور میں تو انکو ازیت بہو چاکر  
بندست کر یعنی میں تجکو دیکھنا نہیں چاہتا تیرے نہیں  
سے آنکھوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۴۴ (الاعتراب) لو اذا مفعول مطلق لیتسللون  
وین فب بمعنی یری والرقباء جمع رقیب و شہر بمعنی  
حزین و سسل انطلق فی استغناء و لو اذا استتاراً  
(المعنی) کہ بعد من الحارسون الا فی عیبة  
حزین فہو یتسللون من حوالہ مستترین  
لعرۃ دخیلۃ امرہ۔

۴۵ (الاعتراب) قسماً مفعول مطلق لفعول  
والاستدلال من الذل والاستدناذ من الذل المعذ  
اقسم بالمحبیب الذی اری تعدی بہ لی عدلاً یا واعتقد  
جعلہ ابا ی ذلیلاً لذۃ۔

میکوید محبوبے کہ تعذیبش را شہرین و ذلیل کردنش را  
لذیرے نیز قسمش خوردہ میگویم۔  
یعنی میں اس محبوب کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے عذاب  
دیکھ کر شہرین اور ذلیل کرنے کو لذیرے سمجھتا ہوں (جواب  
قلم کے آتا ہے۔)

۴۶ (الاعتراب) لکن مقصمۃ بین الفعل و مفعولہ  
و سبی اس و الملاذ المتصنع الذی لا یضم مردتہ  
یقول ما استحسنت عینی سواہ وان ہولم یتعسذ  
واختار سوا یی بان یکون اسیراً فی محبتہ و لست  
متصعباً فی قولی ولا فعلی۔

میکوید رقیبان سولے عاشق محزون کے نگاہ نمائندہ  
از راست و چپ او پہنان پہنان سے روند۔  
یعنی عاشق محزون کے سوا رقیب کسی کی تاک میں نہیں  
اُسی کے دائیں بائیں ہو کر ٹیکے سے کھسک جاتے ہیں  
یعنی چپ چپ کر کے شوق کاراز در یافت  
کرنا چاہتے ہیں۔

۴۷ (الاعتراب) لکن مقصمۃ بین الفعل و مفعولہ  
و سبی اس و الملاذ المتصنع الذی لا یضم مردتہ  
یقول ما استحسنت عینی سواہ وان ہولم یتعسذ  
واختار سوا یی بان یکون اسیراً فی محبتہ و لست  
متصعباً فی قولی ولا فعلی۔

۴۸ (الاعتراب) لکن مقصمۃ بین الفعل و مفعولہ  
و سبی اس و الملاذ المتصنع الذی لا یضم مردتہ  
یقول ما استحسنت عینی سواہ وان ہولم یتعسذ  
واختار سوا یی بان یکون اسیراً فی محبتہ و لست  
متصعباً فی قولی ولا فعلی۔

۴۹ (الاعتراب) لکن مقصمۃ بین الفعل و مفعولہ  
و سبی اس و الملاذ المتصنع الذی لا یضم مردتہ  
یقول ما استحسنت عینی سواہ وان ہولم یتعسذ  
واختار سوا یی بان یکون اسیراً فی محبتہ و لست  
متصعباً فی قولی ولا فعلی۔

۵۰ (الاعتراب) لکن مقصمۃ بین الفعل و مفعولہ  
و سبی اس و الملاذ المتصنع الذی لا یضم مردتہ  
یقول ما استحسنت عینی سواہ وان ہولم یتعسذ  
واختار سوا یی بان یکون اسیراً فی محبتہ و لست  
متصعباً فی قولی ولا فعلی۔

۵۱ (الاعتراب) لکن مقصمۃ بین الفعل و مفعولہ  
و سبی اس و الملاذ المتصنع الذی لا یضم مردتہ  
یقول ما استحسنت عینی سواہ وان ہولم یتعسذ  
واختار سوا یی بان یکون اسیراً فی محبتہ و لست  
متصعباً فی قولی ولا فعلی۔

قَدْ كَانَ قَبْلَ يَعْدُ مِنْ قَتْلِ رِشَاءٍ  
 أَمْسَى بِنَارِ جَوَامِي حَشْتِ أَحْشَاءِ  
 حَيْرَانٌ لَا تَلْقَاهُ إِلَّا قَلَّتْ مِنْ  
 حِرَانٍ مَحْيَى الضُّلُوعِ عَلَى أَسَى  
 دَنِفٍ لَسِيْبٍ حَشِيٍّ سَلِيْبٍ حُشْنَاشَةٍ

أَسَدٌ لِأَسَادِ الشَّرَى بِنَادَا  
 مِنْهَا يَرَى الْإِقَادَ لَا الْإِقَادَا  
 كُلُّ الْجِهَاتِ أَرَى بِهِ جَبَادَا  
 غَلَبَ الْأَوْسَى فَاسْتَأْخَذَ اسْتِئْخَاذَا  
 شَهِدَ السَّهَادُ بِشَفْعِهِ مِمَّشَاذَا

لہ (الاعراب) اسم کان بیچ الی شیخہ و رشائاً مضاف  
 الی فضلہ و اسداً اخبر کان و بذاً انعتہ . و القتل جمع  
 قتل و الرش الطیبی . و الاساد جمع اسد و الشری من  
 بنہامۃ کنیا لیساب و البناد ذہو الذی یغلب کثیراً  
 (المعنی) قد کان هذا النبی قبل ان یعد من قتل حبیب  
 کالرشاء بصفائہ شیخاً کالاسد غلباً لیساباً الموضع  
 میگوید قبل از آنکہ عاشق در کشتگان آہو شمار شدہ بود شہر  
 کہ بر شیران کوہ شری غالب بود۔

یعنی ایاجران ہے کہ تو اس سے لیگا تو ضرور ہی کھیل  
 اسکو ہر طرف سے کوئی پہنچ رہا ہے یعنی باکل  
 شہر اور سرگشتہ ہے۔  
 لہ الحران العطشان و الایسی الحزن الزائد الایسی  
 جمع آس و هو الطیب و استأخذ استکان و خضع  
 (المعنی) لما رأى ان داءه من الحمرة غلب الاطباء  
 و لم یقدر اعلى علاجه خضع و سلو و ترک الد و اء۔  
 میگوید تشنہ لب ہو جو حزن خمیرہ اخلاص چون دید کہ مرض  
 برطیبیان غالب آمد ہر حکم تقدیری اعتماد آرد۔

یعنی عاشق مجروحون جب تک ہرین (یعنی محبوب) کے  
 کشتون میں شمار نہ ہوا تھا ایسا شیر تھا کہ کوہ شری کے شیر زہر  
 ہی غالب تھا۔ یعنی مرض عشق سے پہلے نہایت قوی اور  
 شجاع تھا اس کے بعد سب قوت و شجاعت خاک میں مل گئی۔  
 لہ (الاعراب) اسم امسی بیچ الی شیخہ و بنار جوی  
 خبر ہا و منها متعلق بیری . و حشت یعنی ملائقہ الیقاد  
 مصدر او قل النار . و الا نقاد مصدر انقذت ہا و خلص  
 (المعنی) امسى ملا بساً لتأرجح حشت احشاءہ  
 و لا یری من ثلاث النار خلاصاً بل یقاداً دائماً۔

یعنی تشنہ لب ہو جو شدت حزن پسیمان مزی ہوئی جب اسنے  
 یہ دیکھا کہ میرے مرض سے طیب عاجز آگئے تو حکم تقدیری یہ  
 بہر و ساگر شہا یعنی علاج کو ترک کر دیا۔  
 لہ (الاعراب) ممشاذا مفعول بشفعه و الذنف  
 المریض مرضاً ملا من ماء و اللسیب اللدیع یعنی الملتذذ  
 و اللسیب یعنی المسلوب و السہاد الارق و الشفع مصف  
 شفعا ای صار ما یبالیہ و ممشاذا راجل من الصالحین  
 یضرب بہ المنل فی قلة النعم (المعنی) هو مریض  
 ملسوع الحشا من حبة الہوی مسلوب الحشا شاة  
 و قد شهد السہاد بانہ صار تائباً لہمشاذا  
 فی سہدا۔

یعنی عاشق مذکور اس آتش محبت کا رفیق ہو گیا جو اسکے  
 قلب میں بہری ہوئی ہے وہ عاشق اس آگ کے بڑگانے  
 اور شفق کر نیکی پسند کرتا ہے اس سے خلاصی اور نجات کو۔  
 لہ الجبأذ من جبذہ ای جذبہ (المعنی) انه حیران  
 لا یھندی لسیبلہ وان من لقیہ یقدر علیہ بان بہ  
 جبأذ ای جذبہ من سائر الجهات۔  
 میگوید نجان حیران است کہ اگر از دے ملاقات کنی بلاشبہ  
 گوئی کہ تھے این را از ہر طرف سے کشد۔

میگوید مریض سرت دلش گزیدہ مار محبت۔ بقیہ روش سلب  
 کردہ شدہ۔ بیاریش برمشاذا تالی ہو دلش شاہرست۔  
 یعنی مریض ہے۔ اسکا دل مار محبت کا ڈاسوا۔ اسکا بقیہ  
 روح چہنا ہوا۔ یعنی بالکل مردہ ہے۔ بیاری اسکے مشاذا تالی  
 ہونے پر شاہرست ہے۔ حضرت ممشاذا وینوری اولیا ربکارمین  
 سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ چالیس برس بڑا بر بیدار رہے کبھی  
 نہیں سوئے۔

سَقَمُ الْعَرَبِ فَأَلْرَادُ رَأْسُ  
أَبْدَى حِدَادٍ كَابَةِ لِعَزَاهُ إِذْ  
فَعَدَا وَقَدْ سَرَّ الْعَدَى بِشَبَابِهِ  
حَزَنُ الْمُضَاجِعِ لَأَنفَادِ لَبْتِهِ  
أَبْدًا تَسْمُ وَمَا تَشْتُمُ جُفُونُهُ

بِالْجَسْمِ مِنْ إَعْدَادِهِ إِعْدَادًا  
مَاتَ الصَّبَا فِي فَوْدِهِ جَدًّا إِذَا  
مَتَّقِيصًا وَبَشِيْبِهِ مُشْنَادًا  
حُزْنًا بِذَلِكَ قَضَى الْقَضَاءُ نَفَادًا  
لِحَفَا أَلْحَبَّةِ وَابِلًا وَرِذَا إِذَا

لہ (العرب) سقم مبتدا وجملة التثنية خبر  
واغناء اذا مفعول راي واليرنزل والراوجع الاعداد  
مصدر اعذ اذا صار ذا غدة وهي كل عقدة بالجسد  
والاغناء اذا مصدر اغن الجرح اذا سال ما فيه او دهر  
(المعنى) سقم عظيم نزل بهذا المريض حين راي  
سبيلًا ناء اور ما من كل عقدة في جسدہ۔

میکوید مرض عظیم بروطاری شد چون او غرود جسم خویش را  
برآمد و روان شد بدتر۔ این امر او را درد ناک شد کند۔  
یعنی مرض عظیم اُس بر آید راجب وہ ایسے جسم کے غرود کو  
دیکھتے اور ابترتے ہوئے دیکھتا ہے تو یہ امر اسکو درد ناک ہوتا ہے۔

لہ (العرب) حداد مفعول ابدي وعرزاه متعلق  
بابدي وفي فوجہ معلق بمات وجداد احوال من الصبا  
والعزاة الصبر العوجا جانب الراس الجذذ القطاع  
(المعنى) اظهر حداد الكابة في راسه لتغزيبه  
حيث مات الصبا قطعاً عاشها ناته۔

میکوید چون نماز صبا ہمہ لذتہائے خویش را قطع کردہ فنا  
گشت آن مرض در تعزیت او ماتم غم یعنی لباس ماتمی را  
در سر ظاہر نمود۔

یعنی جبکہ نوعی کا زمانہ سب لذتوں کو قطع کر کے فنا ہو گیا  
تو اس مرض نے زمانہ از عمری کی تعزیت میں غم کے ماتم  
یعنی لباس ماتمی کو سر میں ظاہر کر دیا یعنی سر کے سیاہ بال  
سفید ہو گئے کہتے ہیں کہ اہل اندلس میں ماتم کے اندر سیاہ  
لباس دور کر کے سفید لباس پہننے کا دستور تھا۔

لہ (العرب) منقمصاً آخر غدا و حملہ وقد سما  
العدى معارضضة والمقنص اللابس القيص المشاد  
من اشتاد بمعنى تعمى انه نقص بالثياب ولكنه تعم  
بالشيب فسرة العدى بذلك لان الشيب في غير اوان

ولا سبها عند اهل الهيئة عنده . وجملة الانسان منقصة عنده  
میکوید دشمنان ازین خوشند کہ عاشق محزون قمیص جوانی  
پوشیدہ۔ و عمامہ سری بستہ۔

یعنی دشمن اس بات سے خوش ہیں کہ عاشق محزون جوانی کا  
قمیص پہننے ہوئے اور بڑھاپے کا عمامہ باندھے ہوئے ہے  
قمیص بدن سے کنایہ ہے اور عمامہ سر کے بالوں سے منقہ  
مضمون شعر یہ ہے کہ میرے دشمن اس بات سے خوش ہیں کہ  
ایسے زمانہ میں کہ میرا بدن جوان سے سر بوڑھا ہو گیا یعنی  
شدت غم کی وجہ سے جوانی ہی میں بوڑھا گیا۔

لہ (العرب) حزن المضاجع خبر مبتدا عنذ وف وحزنا  
مفعول البش و فناد احوال من قضی والمغز ضد السهل المضاجع  
جمع مخيم والغاد الفراغ والبث النشر۔

میکوید او درشت خوابکا ہامت یعنی بستر او سخت ناچوڑ  
است او این کنایہ از اضطراب است بسبب شدت غم  
ظہار غم عاشق را حد سے نیست۔ قضائے الہی جاریت ہنجین حکم ارادہ  
یعنی عاشق کا بستر سخت تھا ہمارے یعنی وہ بے چین اور  
بیقرار ہے شدت غم کی وجہ سے اُسکے ظہار غم کی کوئی حد نہیں  
قضائے الہی نے جو جاری ہے ایسا ہی حکم لگا دیا۔

لہ (العرب) ابدًا منغلق بنتم و لطف الاحبة  
متعلق بنسبہ و ابلًا مفعولہ . و سبب معنی صب و شوب  
بخل والوابل المطر الکنیز الفطر والرخاذا المطر الضعيف  
(المعنى) ان دموعه اشدًا تسبم بعد الاحبة  
وابلًا و مرخا اذا۔

میکوید چشمالش بسبب جفائے دوستان باران شدید و باران  
خفیف سے بارندہ و اسلما بخل سے کہند۔  
یعنی اُسکی آنکھیں جفائے اجا سب کی وجہ سے ہوشہ نظر شدہ اور  
مطرف خفیف برساتی ہی رہتی ہیں بل سرگرا نہیں کرتیں۔

فَمِمَّنِ السُّفُوحِ سَفُوحٌ مَدَّ مَعَهُ وَقَدْ  
قَالَ الْعَوَائِدُ عِنْدَ مَا أَبْصَرَتْهُ

بِغَلِّ الْغَمَامِ بِهِ وَجَادُ وَجَادَا  
إِنْ كَانَ مَنْ قَتَلَ الْغَمَامُ فَهَذَا

## وَقَالَ الرضی عنہ

نَعَمَ بِالصَّبَا قَلْبِي صَبَا رَاحِبِي  
سَرَّتْ فَاسْرَتْ لِلْفُؤَادِ عُدْيَةٌ

فِيَا حَبْدَنَ أَذْكَ الشَّدَا أَحْيَيْتِ هَبَّتِ  
أَحَادِيثَ حَيْرَانَ الْعُدْيَةِ فَسَرَّتِ

لہ (الاعراب) السفوح وسفوح مد مع مفعول  
لمنہ والضمیر فی بہ یعنی الی سفوح مد معہ وجملہ وقد  
بجمل حالیتہ. والسفوح جمع سفوح وهو عرض الجبل المصطلم  
وسفوح الثانیة مصدر سفوح الی مد مع ای ارسلہ والوجاد  
جمع وجن وهو المنفرة او الغد یرفی الجبل (المعنی) اند  
اعطی سفوح الجبال سكب مد مع حیث بجمل الغمام  
بذلک وقولہ وجاد وجادا معطوف علی مثنوی امطر  
غدیران الجبال ایضا۔

میکو یر بے سبب باد صبا دل بن بدوستان مائل گردید  
جدا چہ تیز خوشبوست و قتیکہ صبا وزید۔  
یعنی بان باد صبا ہی کے سبب میرا دل دوستان کی طرف  
مائل ہوا وہ ایک تیز خوشبو ہے جبکہ صبا چلی۔  
لہ (الاعراب) احادیث مفعول اسرست، وسرست  
من السری وهو مشی اللیل واسرست او دعت سرّاً وغدیت  
مصدر غدت وة بمعنى سمر والغدیب اسم ماء  
واسم موضع وسرست من السری (المعنی) سرت الصبا  
من عند الاحبة فاسرّت القلب باحادیث حیران ذلك  
الموضع فی وقت الغداة فسرتہ۔

میکو یر آن رہنے صبا از جانب دوستان، وزید علی الصبح  
سنان ہما لگان موضع عزیز پنہان پنہان از دل گفت  
پس آترا خورسندگرد اندید۔  
یعنی وہ رہنے باد صبا دوستان کی طرف سے چلی اور صبح کے  
وقت موضع عزیز کے ہما لگان کی باتیں چپ چپاتے دل  
سے اکہین۔ سو دلو کو بھی خوش کر دیا۔

میکو یر عمر زان عیادت کندگان و قتیکہ اور اندیدند  
کہ اگر کسی کشتہ عشق است۔ پس این است۔  
یعنی ہمہ عیادت کرنے والیان عاشق محزون کو دیکھکر  
بول اہلین کہ کشتہ عشق اگر کوئی ہے تو یہ ہے۔

بِهَا مَرَضٌ مِنْ شَأْنِهِ بُرِّعَ عَلَيَّ  
بِهِ لِأَجْمِرٍ دُونَ صَحْبِي سَكْرَتِي  
حَدِيثَةٌ عَهْدٍ مِنْ أَهْبِيلٍ مَوْدَتِي  
أَيَا زَأْجِرٍ أَحْمَرِ الْأَوَارِكِ تَارِكِ الْأَوَارِكِ كَالْأَرِيكَ

مُهَيَّبَةٌ بِالرَّوْضِ لَدُنْ رَجْحِ أَوْهَا  
لَهَا بِأَعْيَاشِ الْجَارِ تَحْرُشُ  
تَذَكَّرَ مَنِي الْعَهْدِ الْقَدِيمِ لَا تَهَا  
أَيَا زَأْجِرٍ أَحْمَرِ الْأَوَارِكِ تَارِكِ الْأَوَارِكِ كَالْأَرِيكَ

معروف ہیں۔  
**ع** العہد ایمان اور موثق و الحدیثۃ الجدیدۃ والعہد  
 بمعنی اللقائہ و اہیل مصغر اہل و تذکر فی بیچم للصلبا۔  
 میگوید صبا مراد قول و قرار ایام گذشتہ یاد و دہانہ زیر کہ او  
 با دوستان بن تازہ ملاقات کردہ آمدہ۔  
 یعنی صبا مذکور مجھ کو گذشتہ ایام کے قول و قرار یاد دلاتی ہے  
 کیونکہ اسکی ملاقات میرے دوستوں سے تازہ ہوئی ہے۔  
**ع** (الاعراب) زاجر اماندادی و حمرالوارک منصف  
 بزاجر و تارک الموارک حال و من نبیضہ و قسوالہ  
 کلا دیکہ متعلق بتارک۔ و الزاجر السائق بصوت  
 و الحمر جمع حمرہ و الوارک جمع ارارکۃ وھی الناقۃ التي  
 اقامت فی الاراک و لزمنہ۔ و التارک اسم شجر  
 و الموارک جمع موارکۃ وھی وسادۃ یجعلها الراکب  
 تحت دراکہ۔ و الاکو اجمع کورد وھی وحل الجمل  
 و الادیکنۃ السیر و نحوہ (المعنی) یا سائقا یسوق  
 ہذا الابل ملذما رکوبها یحیث انہ ترک مواضع  
 رجلہ عند تنذہا کالسیر من کثرۃ الرکوب۔  
 میگوید اسے رائدہ شتران سرخ و چرندگان زبرد درختان  
 اراک کہ بسبب درازی سفر شستہ گاہ خویش را کہ در زمین  
 شترست برین نمط گذارشتی چنانکہ تخت را۔  
 یعنی اسب کیونکہ درختوں میں چرنے والے سرخ اونٹوں کے  
 ہنکاسنے والے کہ تو نے طول سفر کی وجہ سے اپنی شستہ گاہ کو  
 ایسا ہی ترک کر رکھا ہے جیسا کہ تخت کو لینے سفر کی وجہ سے  
 جسے تخت وغیرہ سامان راحت کو چھوڑا تھا ایسے ہی طول  
 سفر کی وجہ سے چونکہ اونٹ پر شستہ تھکتے ہاؤں درو کرنے  
 لگے تو دونوں پاؤں کو اپنے موقع سے چڑھا کر زمین کے  
 جانب مقدم میں رکھ لیا۔ تاکہ جواب آگے آسکے۔

معروف ہیں۔  
**ع** العہد ایمان اور موثق و الحدیثۃ الجدیدۃ والعہد  
 بمعنی اللقائہ و اہیل مصغر اہل و تذکر فی بیچم للصلبا۔  
 میگوید صبا مراد قول و قرار ایام گذشتہ یاد و دہانہ زیر کہ او  
 با دوستان بن تازہ ملاقات کردہ آمدہ۔  
 یعنی صبا مذکور مجھ کو گذشتہ ایام کے قول و قرار یاد دلاتی ہے  
 کیونکہ اسکی ملاقات میرے دوستوں سے تازہ ہوئی ہے۔  
**ع** (الاعراب) زاجر اماندادی و حمرالوارک منصف  
 بزاجر و تارک الموارک حال و من نبیضہ و قسوالہ  
 کلا دیکہ متعلق بتارک۔ و الزاجر السائق بصوت  
 و الحمر جمع حمرہ و الوارک جمع ارارکۃ وھی الناقۃ التي  
 اقامت فی الاراک و لزمنہ۔ و التارک اسم شجر  
 و الموارک جمع موارکۃ وھی وسادۃ یجعلها الراکب  
 تحت دراکہ۔ و الاکو اجمع کورد وھی وحل الجمل  
 و الادیکنۃ السیر و نحوہ (المعنی) یا سائقا یسوق  
 ہذا الابل ملذما رکوبها یحیث انہ ترک مواضع  
 رجلہ عند تنذہا کالسیر من کثرۃ الرکوب۔  
 میگوید اسے رائدہ شتران سرخ و چرندگان زبرد درختان  
 اراک کہ بسبب درازی سفر شستہ گاہ خویش را کہ در زمین  
 شترست برین نمط گذارشتی چنانکہ تخت را۔  
 یعنی اسب کیونکہ درختوں میں چرنے والے سرخ اونٹوں کے  
 ہنکاسنے والے کہ تو نے طول سفر کی وجہ سے اپنی شستہ گاہ کو  
 ایسا ہی ترک کر رکھا ہے جیسا کہ تخت کو لینے سفر کی وجہ سے  
 جسے تخت وغیرہ سامان راحت کو چھوڑا تھا ایسے ہی طول  
 سفر کی وجہ سے چونکہ اونٹ پر شستہ تھکتے ہاؤں درو کرنے  
 لگے تو دونوں پاؤں کو اپنے موقع سے چڑھا کر زمین کے  
 جانب مقدم میں رکھ لیا۔ تاکہ جواب آگے آسکے۔

معروف ہیں۔  
**ع** العہد ایمان اور موثق و الحدیثۃ الجدیدۃ والعہد  
 بمعنی اللقائہ و اہیل مصغر اہل و تذکر فی بیچم للصلبا۔  
 میگوید صبا مراد قول و قرار ایام گذشتہ یاد و دہانہ زیر کہ او  
 با دوستان بن تازہ ملاقات کردہ آمدہ۔  
 یعنی صبا مذکور مجھ کو گذشتہ ایام کے قول و قرار یاد دلاتی ہے  
 کیونکہ اسکی ملاقات میرے دوستوں سے تازہ ہوئی ہے۔  
**ع** (الاعراب) زاجر اماندادی و حمرالوارک منصف  
 بزاجر و تارک الموارک حال و من نبیضہ و قسوالہ  
 کلا دیکہ متعلق بتارک۔ و الزاجر السائق بصوت  
 و الحمر جمع حمرہ و الوارک جمع ارارکۃ وھی الناقۃ التي  
 اقامت فی الاراک و لزمنہ۔ و التارک اسم شجر  
 و الموارک جمع موارکۃ وھی وسادۃ یجعلها الراکب  
 تحت دراکہ۔ و الاکو اجمع کورد وھی وحل الجمل  
 و الادیکنۃ السیر و نحوہ (المعنی) یا سائقا یسوق  
 ہذا الابل ملذما رکوبها یحیث انہ ترک مواضع  
 رجلہ عند تنذہا کالسیر من کثرۃ الرکوب۔  
 میگوید اسے رائدہ شتران سرخ و چرندگان زبرد درختان  
 اراک کہ بسبب درازی سفر شستہ گاہ خویش را کہ در زمین  
 شترست برین نمط گذارشتی چنانکہ تخت را۔  
 یعنی اسب کیونکہ درختوں میں چرنے والے سرخ اونٹوں کے  
 ہنکاسنے والے کہ تو نے طول سفر کی وجہ سے اپنی شستہ گاہ کو  
 ایسا ہی ترک کر رکھا ہے جیسا کہ تخت کو لینے سفر کی وجہ سے  
 جسے تخت وغیرہ سامان راحت کو چھوڑا تھا ایسے ہی طول  
 سفر کی وجہ سے چونکہ اونٹ پر شستہ تھکتے ہاؤں درو کرنے  
 لگے تو دونوں پاؤں کو اپنے موقع سے چڑھا کر زمین کے  
 جانب مقدم میں رکھ لیا۔ تاکہ جواب آگے آسکے۔

معروف ہیں۔  
**ع** العہد ایمان اور موثق و الحدیثۃ الجدیدۃ والعہد  
 بمعنی اللقائہ و اہیل مصغر اہل و تذکر فی بیچم للصلبا۔  
 میگوید صبا مراد قول و قرار ایام گذشتہ یاد و دہانہ زیر کہ او  
 با دوستان بن تازہ ملاقات کردہ آمدہ۔  
 یعنی صبا مذکور مجھ کو گذشتہ ایام کے قول و قرار یاد دلاتی ہے  
 کیونکہ اسکی ملاقات میرے دوستوں سے تازہ ہوئی ہے۔  
**ع** (الاعراب) زاجر اماندادی و حمرالوارک منصف  
 بزاجر و تارک الموارک حال و من نبیضہ و قسوالہ  
 کلا دیکہ متعلق بتارک۔ و الزاجر السائق بصوت  
 و الحمر جمع حمرہ و الوارک جمع ارارکۃ وھی الناقۃ التي  
 اقامت فی الاراک و لزمنہ۔ و التارک اسم شجر  
 و الموارک جمع موارکۃ وھی وسادۃ یجعلها الراکب  
 تحت دراکہ۔ و الاکو اجمع کورد وھی وحل الجمل  
 و الادیکنۃ السیر و نحوہ (المعنی) یا سائقا یسوق  
 ہذا الابل ملذما رکوبها یحیث انہ ترک مواضع  
 رجلہ عند تنذہا کالسیر من کثرۃ الرکوب۔  
 میگوید اسے رائدہ شتران سرخ و چرندگان زبرد درختان  
 اراک کہ بسبب درازی سفر شستہ گاہ خویش را کہ در زمین  
 شترست برین نمط گذارشتی چنانکہ تخت را۔  
 یعنی اسب کیونکہ درختوں میں چرنے والے سرخ اونٹوں کے  
 ہنکاسنے والے کہ تو نے طول سفر کی وجہ سے اپنی شستہ گاہ کو  
 ایسا ہی ترک کر رکھا ہے جیسا کہ تخت کو لینے سفر کی وجہ سے  
 جسے تخت وغیرہ سامان راحت کو چھوڑا تھا ایسے ہی طول  
 سفر کی وجہ سے چونکہ اونٹ پر شستہ تھکتے ہاؤں درو کرنے  
 لگے تو دونوں پاؤں کو اپنے موقع سے چڑھا کر زمین کے  
 جانب مقدم میں رکھ لیا۔ تاکہ جواب آگے آسکے۔

لَكَ الْخَيْرَانِ أَوْصَحَتْ تَوْضِيحًا مُضِيغًا  
وَنَكَبَتْ عَنِ كَنْبِ الْعَرِيضِ مُعَارِضًا  
وَبَايَنْتَ بَانَاتٍ لَدَا عَن طُوْبِيلِجٍ  
وَعَرَّجَ بِذِيَّكَ الْفَرَيْقِ مُبَلِّغًا  
فَلَيْ بَيْنَ هَاتِيكَ الْخِيَامِ ضَمِينَةٌ

وَجِبَتْ فَيَا فِي خَبْتِ أَرَامٍ وَجَبْرَةٍ  
حَزُونًا لِحَزْوَى سَائِقًا لِسَوْبِقَةٍ  
بَسَلَعٍ فَسَلَّ عَنْ حِلَّةٍ فِيهِ حَلَّتْ  
سَلِمَتْ عَرَبِيًّا شَرَعِيًّا تَحْسَبِي  
عَلَى بَجْمَعِي سَمْعَةً بِتَشْنِي

۱۷۰ (الاعراب) ان سرطبه وجواب الشرط في قوله بعدة فسل ومضجيا حال. واوصحت اطلعت انشرفت وتوضوا اسم موضع ومضجيا اي في الضمى. وجبت قطعت والفيبا في جمع مبيضا وهي الفلاة والخبث المنخفض من الارض والارام العرلان ووجرة اسم موضع (المعنى) لك الخبير يا ابا السائين ان صرف على المكان المسمي يتوض في وقت الضمى واطعت الصيارسه التي بها عرلان ووجرة - ميگويد کونی با دتر اگر بوقت چاشت موضع توضح بايني و دشتماسه زمين ريگناک آهوان موضع وجره قطع کنی -

۱۷۱ (الاعراب) معارضا وسائقا حالان من نكبت ونكبت عدلت والكتب جمع كتيبة وهي الل من الرهل والعريض موضع في بلاد الحجاز ومعارضا من عارضه اي جانب وعدل عنه. وحزونا جمع حزن ضد السهل وحذوى وسويقة موضعان وهي معطوف على البيت الذي قبله -

۱۷۲ (الاعراب) ميگويد اور از زمين سئناک اعراض کنده بقصد مقام حزوی شتران خود را بجانب موضع سويق را ننده از تودهاے وادی سويق محتر و کسوشده روی -

۱۷۳ (الاعراب) يعني اور تو پهرين زمين سے کتر اتا ہوا بقصد مقام حزوی موضع سويق کی طرف اپنے اونٹ پر نکاتا ہوا وادی الفیض کے ٹیلوں سے بچ کر نکلے اپنے شہر پر عطف ہے

(المعنى) متى قطعت تلك الخلاف التي ذكرت وفارقت تلك البانات بسلم فسل عن قوام نزلوا بدنك الجبل - ميگويد چون ازان درخفا سے بان کہ بيگ جانب چشمه طويل واقع اندر بقصد کوه سلع جدا شوي حال آن قوم دريافت کن کہ دران کوه فروکش اندر -

۱۷۴ (الاعراب) يعني اور بان کے ان درختوں سے جو چشمه طويل سے ایک طرف کو يمين جب تو بقصد کوه سلع جدا ہوتو اس قوم حال دريافت کر جو اس پہاڑ میں اترے ہوئے يمين -

۱۷۵ (الاعراب) جملة سلمت معارضة. وتوصفة عربيا متعلق بجد وف اي كائنا هناك. وعرج مل وذبالا مصغرا ذك. والفريق الحي وسلمت جملة دعائية معارضة وعربيا مصغرا عرب. ونه هناك

(المعنى) متى بلغت سلعا وسالت عن القوم اللاليز به فخرج بذلك الحي اسلمك الله وبلغت خيالي عريبا - ميگويد خدا تر اسلامت دارو بران قبيله رسيده توفت کن باعرب انجا سلام من رسان -

۱۷۶ (المعنى) يعني خدا نجا سلامت رکھے اُس قبيله پر ہونچا توفت کر اور وہاں کے عرب لوگوں کو مير اسلام پہونچا دے -

۱۷۷ (المعنى) ان لي باين تلك الخيام خيام العرب محبوبه تضن لي بخل بوصلة وتشم بتشتتي وفراتي - ميگويد يذرا کہ دران خيمها را محبوبه اليست کدر وصل من بخل ست و در بجر من سخي -

۱۷۸ (المعنى) يعني کيبرئذ ان خيمون من يبري محبوبه ہے جو مير سے وصل مين بخل اور مير ي جہاني مين سخي ہے -

إِلَيْهَا انْتَشَتِ الْبَابُ إِذْ تَنَشَّتِ  
مَسْرَبَةً بَرْدٍ بَيْنَ قَلْبِي وَمُحْجَتِي  
وَذَاكَ سَرَّخِيصٌ مُنِيَّتِي بِمَنِيَّتِي

مُحْجَتِي بَيْنَ الْأَسِنَّةِ وَالطَّبِي  
مَمْنَعَةٌ خَلَعُ الْعَدَارِ نِقَابُهَا  
تَنْبِيهُ الْمَنِيَّا إِذْ تَبِيحُ لِي الْمَنِي

یعنی محبوبہ محبوب اور محفوظ ہے یعنی اُس تک کسی کی رسائی نہیں ہے، میرا بے ننگ و نام ہونا اور میری پہاکی اُسکے لیے نقاب ہے میرے دل اور جان دونوں کی دو چادریں اوڑھے ہوئے ہے۔ یعنی میری حالت کو دیکھ کر سب میرے عشق کو مجازی خیال کرتے ہیں باوجودیکہ میرا عشق حقیقی ہے یا یہ طلب ہے کہ میری بے باکانہ حرکتیں دیکھ کر کوئی میرے اقوال و حرکات کو قابل اعتبار نہیں سمجھتا ایسے میری اصل کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔ یہ خلاصہ شارحین کے ارشاد کا ہے اور سہل و بے تکلف یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ محبوبہ کے بے پردگی اور سبجالی اُسکے چہرہ کی نقاب ہے کیونکہ کمال نور کی وجہ سے بے پردگی کی حالت میں آفتاب کی طرح کسی نظر اُسکے چہرہ پر نہیں ٹہرتی خلاصہ یہ کہ اُسکے چہرہ کا نور خود اُسکے لیے نقاب ہے اور میرا قلب روح اُسکی دو چادر میں ہے۔ والد علم برادرجاہد۔

۱۷ تنبیہ غیض والمئی جمع منیۃ وہی ما تقنناہ (المعنی) ان هذه المنیۃ اذا سهلت لی مطلوباً بان جعلتہ اتلذذ بمنای جھواھا تقد رلی الموت ولست للعین بن لك اذ المنیۃ اعلى من المنیۃ فی هواھا فتكون رخصۃ میگوید محبوبہ تجارز و ہائے مرام باج میکند موتہا را بہرین میکند و این یعنی حاجات براری بموض موت ارزان ست۔ یعنی محبوبہ جب میری آرزوؤں کو باج اور سہل کرتی ہے تو موتوں کو مقدر اور مسلط کر دیتی ہے (یعنی میرے مقصود کو عنایت کرتی ہے تو موت کو سریر سوار کر دیتی ہے) اور یہ بات سہل اور آسان ہے (کیا) موت کے بدلے امید کا پورا ہونا۔

۱۷ المحبۃ المستورۃ والاسۃ جمع سنان هو حربۃ الرمح والظبی جمع ظبیۃ وہی حد السیف ونحوۃ واننتت انعطفت والالباب جمع لبو هو العقل وتشتت تمايلت (المعنی) اھا محبۃ بین الاسنۃ والظبی کنایۃ عن اھا فی غایۃ العزۃ المنعۃ والاصیانۃ وقد انشتت الیہا عقولنا مع ما نراہ من الخادف والاهوال لان العشق والمحبۃ قد ازالا من قلوبنا الخوف وحسبان العواقب عند تمايلہا۔ میگوید اے میرا محبوب محبوب و محفوظ ست در میان سنانہا و تینہا چون بسوسے مایگردد و عقول ما با و متوجہ بدشوند۔ یعنی وہ محبوبہ نیزون اور تلواروں میں محفوظ اور محبوب ہے یعنی اُس تک رسائی و شعور ہے، جب تڑپتی ہے یا بیٹھے کہ جب وہ ہماری طرف متوجہ ہوتی ہے تو ہماری عقلمیں اُسکی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں یعنی غلبہ محبت کی وجہ سے ہتھیاروں کا خوف ہی جاتا رہتا ہے۔

۱۷ (الاعراب) قلبی و محبتی بدلان من بردین و مننۃ ممننۃ و خلع العذار کنایۃ عن التهنك والنقاب ما تستر بہ المرأۃ و جھبا۔ و مسر بلۃ لاسۃ سر بالۃ و هو الثقب و بردین تو بین (المعنی) انھا لاسۃ تو بین قلبی و محبتی کنایۃ عن اھا سلبتنی قلبی و محبتی فی جھبا و قد جعلت من خلعی للعذار و تھتکی و اھما کی بالامود العادیۃ نقاباً بما جعل الناس یحملونہ علی عھامل غیر الھجۃ الحقیقیۃ۔ میگوید محبوبہ محبوب و محفوظ ست یعنی کسے را با تجار سائی نیست بے باکی من اور آفتاب ست او دو چادر دل جان من پوشیدہ ست۔

وَمَا عَدَرْتُ فِي الْحُبِّ أَنْ هَدَيْتُ دَعْوِي  
مَتَى أَوْعَدْتُ أَوْلَيْتُ وَإِنْ وَعَدْتُ لَوْتُ  
وَأَنْ عَرَضْتُ أَطْرُقُ حَيَاءً وَهَيْبَةً  
وَلَوْ لَمْ يَزِرْ فِي طَبْعِهَا نَحْوُ مَضْبَعِي

بِشْرَعِ الْهُمُومِي لَكِنْ وَفَتْ أَدُّ تَوْفِي  
وَأَنْ أَقْسَمْتُ لَا تُبْرِي السُّقْمَ بَرَّتْ  
وَأَنْ أَعْرَضْتُ أَشْفِقُ فَلَمْ أَتَلَفْتُ  
قَضَيْتُ وَلَمْ أَسْطَمْ رَاهَا بِمَقْلَتِي

۳۷ (الاعراب) ان مع ہدیت فی تاویل مصدر  
بجرح و بلا مقصدۃ ای ما عذرہت لہد رہادی ہدیت  
دعی ابطلنہ واسقطت حقہ وتوفت بمعنی قبضت  
الروح من قولک توفی فلان وقد یوماہ اللہ (المعنی)  
لم یکن ہدہا دعی عذرہا بل کان وفاءً لکونہ  
ذہب بشرع الہومی -

۳۷ (الاعراب) مفعول عرضت عذوف ای  
ان عرضت جمالہا وأطرق انظر الی الارض عرضت  
من الاعراض وهو خلاف الاقبال واشفق مضارع  
اشفق من کذا اذا خاف منه وكان المراد بذلك  
قول الشاعر -

اویلا ہ ان عرضت وان ہی عرضت  
دفع السہا ورتزعہن الیم

میگوید اگر اونوم سباج کرد این در شریعت محبت غرض نانی  
نیست بل چون قبض روح نمود عین وفاداری کرد -  
یعنی اگر اُس نے میرا خون سباج کر دیا تو شریعت محبت کے  
موافق یہ بیوفائی نہیں کی بلکہ اُس نے روح قبض کرنی  
نویہ عین وفاداری کی -

۳۸ (الاعراب) متى شرطیة زمانیة واوعدت  
من الایعاد وهو للشر واوالت اعطت والوعد یقال  
فی الخیر ولوت مظلت وتبرئی تشبیہ وبزوت ای فنت  
بیمینہا (المعنی) اذا اوعدت بالبحر تفعل وان  
وعدت بالوصل تظل وان اقسمت بان لا تبرئی  
علیل ہواها من سقامہ لا تخنث بیمینہا -  
میگوید وقتیکہ از ہجرے ترساند نور ابعلم سے آرد و اگر  
وعدہ وصل میکند در التوامی اندازد و اگر سوگند سینورہ  
کہ مرض عشق را بہ خواہد کرد آن سوگند را بالضرور  
تمام سے کند -

۳۹ الطیف الخیال یاتی فی النور والمضجع موضع  
النور وقضیت مت ولم اسطم لم استطم (المعنی)  
لوام نزر فی طیفہا فی النور لما امکن رؤیتہا فی الخیالۃ  
لعزۃ رؤیتہا اولعدم قدر فی بان امثل اماہا -  
میگوید اگر خیالش در خوابگاہ من از من ملاقات نکردے  
تا دم مرگ آن محبوبہ را نتوان دیدے -  
یعنی اور اگر اُس کا خیال میری خوابگاہ میں مجھ سے ملاقات  
نہ کرنا تو میں مرے دم تک اُس محبوبہ کو آنکھوں سے نہ  
دیکھ سکتا - شعر سابق کا تتمہ ہے یعنی جب بحالت توجہ  
اور بحالت اعراض کسی حالت میں مجھی محبوبہ کو آنکھوں سے دیکھ  
نہیں سکتا تو اب اگر خوابگاہ میں ہی اسکے خیال سے ملاقات  
ہوتی تو عمر بہر اُسکے دیدار سے محروم رہتا -

۳۹ یعنی جب ہجر سے ڈراتی ہے تو فوراً اگر گزرتی ہے اور  
اگر وصل کا وعدہ کرتی ہے تو تاملتی ہے اور اگر قسم  
کھاتی ہے کہ مرض عشق کو اچھا نہ کریگی تو اس قسم کو  
ضرور سچا کرتی ہے -

مِثْلِهِ عَنِ غَيْرِ رُؤْيَا وَمُؤْيَةٍ  
وَهَجَّتْهَا لَبْنِي أَمْتُ وَأَمْتُ  
وَلَا مِثْلَهَا مَعْشُوقَةٌ ذَاتُ هَجَّةٍ  
سَمَّتْ بِي إِلَيْهَا هَمَّتِي حَيْنَ هَمَّتِ  
وَقَلْبِي وَطَرِي فِي أَوْطَنْتِ أَوْجَلَّتِ

تَحْيِيلُ رُؤْيَا كَانَ رُؤْيَا حَيَالَهَا  
بِفَرْطِ عَرَامِي ذَكَرْتُ قَيْسَ بَوَجْدِهِ  
فَلَمْ أَدْرِ مِثْلِي عَاشِقًا ذَا صَبَابَةٍ  
هِيَ الْبَدْرُ أَوْ صَافَا وَذَاتِي سَمَاؤَهَا  
مَنَازِلَهَا مَنِي الذَّرَاعُ تَوْسَدًا

نہ مثل آن محبوبہ معشوقہ صاحب جمال۔  
یعنی پس نہ تو میں نے اپنے جیسا کوئی شوقین ماسبق دیکھا  
اور نہ اس جیسی حسن و جمال والی کوئی معشوقہ دیکھی۔  
۷۷ (الاعراب) اوصافاً تمیز و سمیت نفسی الالشی  
رغبت فیہ و اشتہانہ و ہجر بالشی اذ فعلہ (المعنی)  
ان هذا الحبیبہ ہی بدن فی اوصافہ و قد رفعتنی ہمتی  
الی هذا البدن بیعت سماء لہ حین عزمت علی الترقی۔  
میگویند محبوبہ در خواب ہر سمت و من آسمان او و تکیکہ  
ہمت من ارادہ ترقی کرد مرا تا محبوبہ رسانید۔  
یعنی محبوبہ خوبون پہنچا ہے اور میں اس چاند کے لیے آسمان  
دیعنی جیسے چاند آسمان میں قائم ہے اسی طرح محبوبہ میرے  
قلب میں جاگزیں ہے امیر ہی ہمت نے جب ترقی کا ارادہ  
کیا تو جگنو محبوبہ تک لے پھوچی۔

۷۷ (الاعراب) تغیل خبر کان مقدم، و تغیل توهم  
و الزور الکذب و البهتان و الزور الزیادہ و لمنسبہ ای  
لمنسبہ الحیال فی القول و الرئیای فی النہر و الرئیة فی  
الیقظة (المعنی) کان زور خیالہا توہماً صادراً من  
غیر رؤیا و لا رؤیة یقظة لمنسبہ بالرقۃ۔  
میگویند زیارت خیال محبوبہ چنان شخص را کہ بوجہ لاغری و  
ضعف مشابہ خیال است محض تغیل ہے اصل بود۔  
در خواب یاد میداری بنود  
یعنی محبوبہ کے خیال کی زیارت ایسے شخص کو جو لاغری  
اور ضعف کی وجہ سے خیال کے مشابہ ہے محض تغیل  
ہے اصل تھا خواب میں یا میداری میں نہ تھا۔ یعنی میداری  
تو درکنار محبوبہ کی زیارت خواب میں ہی نہیں ہوئی محض  
تغیل اور توہم تھا۔

۷۷ (الاعراب) بفرط عرامی متعلق بأمْتُ و ذکر  
قیس مفعول امت و بوجده و متعلق بذکر لیبی مفعول  
مقدم لامنت۔ و بفرط بكثر ذوق و قیس و لیبی معاشقان  
وامت من الاماتة و امت من امنی فلان ای کان ل اماناً  
(المعنی) انه امات ذکر قیس بوجده لفرط غرامہ و حبیبہ  
اصیبت ریسۃ علی لیبی بھجتا۔ ای انه فاق بوجده علی کل  
العین کما فاق عیب بنہ بھجتا علی کل العین بات۔  
میگویند بوجہ کمال عشق شہرت عشق قیس (مجنون) را ناکرد  
و محبوبہ بسبب کمال حسن بر محبوبہ لیبی ہیبت کرد۔  
یعنی بوجہ کمال عشق میں نے قیس کی شہرت عشق کو بوجہ  
اور شایا اور محبوبہ بسبب کمال حسن محبوبہ لیبی ہیبت لیگی۔  
۷۷ الصباۃ الشوق اور فرقة الهوی ای ولی ادرسا شفا  
بصبا و معشوقۃ بھجتا۔  
میگویند پس نہ مثل خویش عاشقے صاحب شوق و یدرم و

۷۷ (الاعراب) ہوسن منصوب علی الظرفیۃ ای  
حال التوسد و التمداد و القوم و لا فساد و المقصود ہا هنا  
الاخبار لانہ لما انبت اغاب بدن روان ذانہ سماء لاراد  
ان ینبت فی ذانہ منازل لذلک البدن اذ من شان  
السماء ان ینبت فیہا سنازل الفجر و الذراع و القلب  
و الطرف منازل للفجر ایضاً و اوطنت سکت تغیلت  
میگویند در حالت بالش زدن منازل ذراع من است و در  
حالت استقرار و سکون قلب۔ و بوقت ظهور و بجلی بر شرم۔  
یعنی در جب محبوبہ چاند اور میں اس کے لیے آسمان ہوں اور  
چاند کے لیے آسمان میں نزلین ہی میں تو اب کہتا ہے کہ  
مگر لگانے کے حالت میں تو اسکی منزل میرا ذراع سے اور  
حالت استقرار و سکون میں قلب اور ظهور و بجلی کے وقت  
آگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے ہاتھ محبوبہ کے لیے گمیا اور میرا  
دل اس کے لیے قرار گاہ اور میری آنکھ کے جلوہ گاہ ہر اس میں لطف

۷۷ (الاعراب) ہوسن منصوب علی الظرفیۃ ای  
حال التوسد و التمداد و القوم و لا فساد و المقصود ہا هنا  
الاخبار لانہ لما انبت اغاب بدن روان ذانہ سماء لاراد  
ان ینبت فی ذانہ منازل لذلک البدن اذ من شان  
السماء ان ینبت فیہا سنازل الفجر و الذراع و القلب  
و الطرف منازل للفجر ایضاً و اوطنت سکت تغیلت  
میگویند در حالت بالش زدن منازل ذراع من است و در  
حالت استقرار و سکون قلب۔ و بوقت ظهور و بجلی بر شرم۔  
یعنی در جب محبوبہ چاند اور میں اس کے لیے آسمان ہوں اور  
چاند کے لیے آسمان میں نزلین ہی میں تو اب کہتا ہے کہ  
مگر لگانے کے حالت میں تو اسکی منزل میرا ذراع سے اور  
حالت استقرار و سکون میں قلب اور ظهور و بجلی کے وقت  
آگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے ہاتھ محبوبہ کے لیے گمیا اور میرا  
دل اس کے لیے قرار گاہ اور میری آنکھ کے جلوہ گاہ ہر اس میں لطف

فَمَا الْوَدْقُ إِلَّا مِنْ تَحْلُبٍ مَدْمَعِي  
وَكُنْتُ أَرَى أَنَّ التَّعَشُّقَ مِثْلَهُ  
مَنْعَةً أَحْشَايَ كَأَنَّ قَبِيلَ مَا  
فَلَاحًا حَادِي ذَاكَ النَّعِيمِ وَلَا أَرَى  
إِلَّا فِي سَبِيلِ الْحُبِّ حَالِي وَمَا عَسَى

وَمَا الْبُرْقُ إِلَّا مِنْ تَلَهَّبٍ نَزْفَرِي  
لِقَلْبِي فَمَا إِنْ كَانَ إِلَّا لِحَبَّتِي  
دَعَتْهَا لِتَشْقَى بِالْغَرَامِ فَلَبَّتْ  
مِنَ الْعَيْشِ إِلَّا أَنْ أَعِيشَ بِشَقْوِي  
بِكُمْ أَنْ الْوَدْقُ لَوْ دَرَيْتُمْ أَحْبَبْتِي

۱۔ الودق المطر والغلب السيلان والزرفرة  
النفس الطويل وهذا البيت ايضا من تلمذة ذاته سماء  
فانه اثبت لذاته منازل القمر فيريد ان يثبت لها  
ما يلزم السماء من الودق والبرق (المعنى) ان مطر هذه  
السماء من سيلان ادعى برقها من هيب نفسى الطويل-  
میگوید نیست باران مگر از روانی اشکهاست من نیست  
برق مگر از اشتعال دم آتین من -

یعنی میرے دل و جگر آرام سے ہے اس سے ہیلے کہ مجھ پر  
انکو عشق کی تلکھین جیسے کو بلایا اور انہوں نے اسکو تھوڑا  
۱۔ (الاعراب) لانا نایہ (المعنی) فلا عادل طالت  
فیہ من النعیم بعد دعاء المحبوبة ولا ادری فی الحیاة  
نوعاً الا نوع المعیشتة مبتلیاً بالشفقة -  
میگوید میں نہ بازگشت آن آسائش و نہ ہے بیم صورت زندگی  
بجز آنکہ بسر تنم پر سخت حالی -

۱۔ (الاعراب) جملة ادری ان التعشق فی فعل  
نصب خبر کان واری اظن والمنحة العطية وان  
ذائدة والمنحة البلیة ای كنت اظن بان تکلف العشق  
هو منحة لقلبی فلو اذن من ذلك الا منحة وبلية -  
میگوید و عشق برابر سے قلب خویش عطیہ الہی ہے پندارم  
پس نبود مگر بلا و مصیبت من -

یعنی سو پر نہ تو وہ آسائش لوٹ کر آئی اور نہ بجز اسکے کہ سخت  
حالی میں زندگی بسر کروں زندگی کی صورت دیکھی اور شہر  
دعا یہ بھی ہو سکتا ہے اور منہ یہ ہوگے کہ خدا کرے نہ وہ  
آسائش سابقہ لوٹ کر آئے اور نہ مصیبت کی زندگی کے سوا  
کسی قسم کی زندگی کو دکھوں - یعنی مصائب عشق کو غیبت  
اور فراغت عن العشق کو مذموم اور مکروہ سمجھتا ہوں -  
۱۔ (الاعراب) الاحرف استفتاح وما موصولة  
واسم عسی ضمیر یعرج الیہا ویکم متعلق بالاقی وان  
مع الا فی خبر عسی و احدثی منادی ومفعول دریتم  
محدث وف ای لودریتم ذلک (المعنی) لودریتم یا احدثی  
بما الا فی سبیل الحب وما سالات فی لوجنتم -  
میگوید اسے دوستان من کاش معلوم کنید ان اور مگر زرد  
محبت تھا پیش آمد نہ و آنکہ عنقریب پیش خواہند آمد -  
یعنی اسے دوستو کاش تم معلوم کرو جو جو بائین مجھ کو تھا ہی  
محبت پیش آئیں اسکو عنقریب پیش آنے والی ہیں یعنی  
اگر تمکو میری حالت کی خبر ہو تو ضرور میرے حال پر رحم کرو -

یعنی اور میں عشق کو اپنے دل کے حق میں عطیہ الہی خیال  
کرنا تھا سو وہ تو بلا اور مصیبت کے سوا اور کچھ بھی نہ نکلا -  
۱۔ قبیل تصغیر قبل والشفاعة خلاف النعیمة لبت  
ای قالت لبیک عند الدعاء والملا حد حسن الراجبة  
ای ان احشای كانت منعمة خالیه من الاذن والحن  
قبل ما دعوتها المحبوبة لتشقی بالغرام حیث اجابت  
لتبلیتها بسرعة -  
میگوید دل و جگر م آرام بود نہ قبل از آنکہ مجوبہ آنها را  
برای کشیدن آنرا عشق خواند و آنها قبولش کردند -

۱۔ (الاعراب) جملة ادری ان التعشق فی فعل  
نصب خبر کان واری اظن والمنحة العطية وان  
ذائدة والمنحة البلیة ای كنت اظن بان تکلف العشق  
هو منحة لقلبی فلو اذن من ذلك الا منحة وبلية -  
میگوید و عشق برابر سے قلب خویش عطیہ الہی ہے پندارم  
پس نبود مگر بلا و مصیبت من -  
یعنی اور میں عشق کو اپنے دل کے حق میں عطیہ الہی خیال  
کرنا تھا سو وہ تو بلا اور مصیبت کے سوا اور کچھ بھی نہ نکلا -  
۱۔ قبیل تصغیر قبل والشفاعة خلاف النعیمة لبت  
ای قالت لبیک عند الدعاء والملا حد حسن الراجبة  
ای ان احشای كانت منعمة خالیه من الاذن والحن  
قبل ما دعوتها المحبوبة لتشقی بالغرाम حیث اجابت  
لتبلیتها بسرعة -  
میگوید دل و جگر م آرام بود نہ قبل از آنکہ مجوبہ آنها را  
برای کشیدن آنرا عشق خواند و آنها قبولش کردند -

اَخَذْتُ مَرَأَاتِي وَهُوَ بَعْضِي فَمَا الَّذِي  
 وَجَدَتْ بِكُمْ وَجَدًا اقْوَى لِمَنْ عَاشِقٌ  
 بَرِي اعْطَى مِنْ اعْظَمِ الشُّوْقِ ضَعْفًا  
 وَاخْلَنِي سَقْمُهُ لَهٗ بِجُفُونِكُمْ  
 ضَعْفِي وَسُقْمِي ذَا كَرَامِي عَوَازِلِي

يَصْرُحُ كَمَا ان تَتَّبِعُوا لَا بِجُمَّلَتِي  
 لَوْ اَخْتَلَمْتُ مِنْ عَيْبِهِ الْبَعْضُ كَلَّتْ  
 بِجَفْنِي لِنَوْمِي اَوْ بِضَعْفِي لِقُسْوَتِي  
 عَلَّمُ الْبَيْعَانِي بِالْفُقْأِ اِدْوَحَرَّتِي  
 وَذَلِكَ حَدِيثُ النَّفْسِ عَنْكُمْ بِرَجَّتِي

سہ (الاعراب) ان تتبعہ فی تاویل مصدر عود  
 بقی المقدرة ای فی اتباعہ (المعنی) اخذتم فوادی  
 وهو جزء من جسمی فأصغر لواء مع جملتی کل جسم  
 میگوید دل من گرفتید و آن بعض من است پس چه ضرورتی  
 اگر تمام مرا بگیرد۔

یعنی شوق عظیم جو اس شوق سے ہی دو چند ہے جو کہ میری  
 آنکھوں کو بندھا اور میرے ضعف کو توجہ کا ہے اس شوق نے میری  
 پاریوں کو ناکے تراش بیٹھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری آنکھیں منسلی  
 اور ضعف توجہ کا ہر چند ہر وقت غالب ہے لیکن جس شوق نے  
 بڑیاں اگلا دیں وہ سب سے دو چند ہے۔

یعنی تنہ سے میرا دل سے لیا جو میرا جزو ہے سو تمہارا کیا  
 نقصان ہے کہ اُسکے ساتھ مجھے مانے ہی کو لیا یعنی اس  
 صورت میں یہ نفع ہے کہ میں نہ تم سے جدا ہوں گا نہ دل سے اور  
 اب دوہری مصیبت ہے۔

سہ الاتباع الاحتراق من لھم (المعنی) ان عندی  
 سعمًا اخلنی فی جفونکمی سقم لعل حصل احتراق من لھم  
 میگوید مرا لا نکر آن مرض کہ در چشم ہمارا جو ہے۔ است کہ شیفہ  
 سوزش دل من است۔

سہ (الاعراب) قوی مبتدا و لوم الفعل والجزاء  
 فی عمل دفع خبرا للمبتدا۔ و قوی جمع قوۃ والعب الحمل  
 و کلت تعبت جَدًّا (المعنی) و جَدًّا بکرم و جَدًّا و صوفًا  
 بان قوی جمیع المحبین فنضعف عن حمل بعضہ۔

یعنی اُس بیماری نے مجھ کو لا کر دیا جو مجھ پر کسی چشم یا بین  
 میرے دل کے جلنے کی شائق ہے۔

کرامی حصہ اش را بردارند عاجز و زرد زرد شونید۔  
 یعنی تمہارے ساتھ مجھ کو اس قدر محبت ہے کہ تمام عشاق کے  
 قوی بھی اگر اُسکے کسی حصہ کو اٹھائیں تو عاجز اور زرد ہوں گے۔

سہ (الاعراب) ضعیف فاعل بی، و برہ اعین اعظم  
 عظامی (المعنی) قدر بری اعظمی شوقی هو ضعف الشوق  
 الذی استقر بجفنی لنومی و بضعفی لقوی ذکا نہ یقول ان  
 جفنه وضعفه قد اشتاقا للنوم و اللقوة و نما شرفه  
 الذی بری عظامه فهو ضعف شوقی فہما۔

سہ (الاعراب) ضعیف فاعل بی، و برہ اعین اعظم  
 عظامی (المعنی) قدر بری اعظمی شوقی هو ضعف الشوق  
 الذی استقر بجفنی لنومی و بضعفی لقوی ذکا نہ یقول ان  
 جفنه وضعفه قد اشتاقا للنوم و اللقوة و نما شرفه  
 الذی بری عظامه فهو ضعف شوقی فہما۔  
 یعنی میرے ضعف و مرض میں مرض تو ایسا ہے جیسے میری  
 لاشک و زہ کی رائے اور ضعف ایسا ہے جیسے تم سے (لمہ و جومہ)  
 یہ دنیا کا خطرہ یعنی لاشک و زہ کی رائے ایسی قیمتی ہے  
 جیسا میرا مرض اور دو سالوں کی محبت سے پہر جانیکا خطرہ  
 ایسا ضعیف ہے جیسا میرا ضعف۔

یعنی میرے ضعف و مرض میں مرض تو ایسا ہے جیسے میری  
 لاشک و زہ کی رائے اور ضعف ایسا ہے جیسے تم سے (لمہ و جومہ)  
 یہ دنیا کا خطرہ یعنی لاشک و زہ کی رائے ایسی قیمتی ہے  
 جیسا میرا مرض اور دو سالوں کی محبت سے پہر جانیکا خطرہ  
 ایسا ضعیف ہے جیسا میرا ضعف۔

خَمَلَةٌ يَبْلَى وَتَبْقَى بِلَيْتِي  
لَضْرِيَعَوَادِي حُضُورِي كَغَيْبِي  
خَفِيَتْ فَلَمْ تَهْدِ الْعُيُونُ لِرُؤْيِي  
وَخَدِّي مَدُوبٌ لِحَايِرِ عَبْرِي

وَهِيَ لِحَسَدِي وَمَا وَهِيَ جَلْدِي لَدَا  
وَعَدْتُ بِمَا لَمْ يَبْقِ مِنِّي مَوْضِعًا  
كَأَنِّي هَلَالُ الشُّكِّ لَوْلَا تَأْوِيهِ  
فِي سَحْبِي وَقَلْبِي مُسْتَقْبِلٌ وَوَاجِبٌ

کالعدم ہو گیا ہوں مرض اقامت کرے تو کہاں کرے  
اور عیادت کرنے والے دیکھیں تو کس کو دیکھیں۔

۳۱ لہ ہلال الشک الذی لہر تہمت ثبت رؤیتہ  
والتأویہ قول آہ و لہر تہمت لہر تہمت (اللعنی)  
انی صرت بالشفاء کہلال الشک ولولانا وہی  
لہر تہمت العیون لرؤیتی۔

میں گویا کہ میں ہلال شک ام اگر آہ و نالہ میں نبوت  
مخفی ماندے و چشمہا بریدن من راہ نیافتندے۔

یعنی میرا حال غیر محسوس ہونے میں اس ہلال کا سامنے  
جو صاف نظر آتا ہوا اگر آہ و نالہ نہ ہوتو میں بالکل مخفی رہوں  
اور کسی آنکھ کو میرا دیکھنا نصیب نہو۔

۳۲ (الاعراب) جسمی مبتدا و خبرہ مستقبل  
وقلبی مبتدا معطوف و واجب خبرہ معطوف۔

و مستقبل متغیرو واجب خائف و مندوب و مندوبہ  
للا مرد عا ہ الیہ و الجائز ہنا بمعنی السائر (اللعنی)  
جسمی متغیر و منقلب عن الحال التی کان فیہا و قلبی  
خائف و خدی معد لعیبری السائلة السائلة۔

میں گویا میں جسم من متغیر ست و دل من یقرار و رضارہ  
من جہتہا برائے اشک روان۔

یعنی اب یہ حالت ہے کہ میرا جسم متغیر ہے اور دل مضطرب  
اور رضارہ اشک روان کے لیے مہیا اور مستعد۔

۳۰ لہ دہی ضعف و سقط و جلدی صبری (اللعنی)  
ضعف جسدی من ضعف صبری فلاجل ذلک  
یبیلای یضمحل تخمّل جسدی و تبقی بلیتہ۔

میں گویا ضعیف شد جسم من ازانکہ ضعیف شد صبر و قوت  
من بدینو جوہر تخل کم یثبو و صعوبت و زخم شدن نے آید۔  
یعنی جس شے نے میرے صبر اور قوت کو ضعیف کر دیا  
اوسنے بدن کو بھی ناتوان کر دیا اسی وجہ سے تخل کم ہوتا  
جاتا ہے اور صعوبت ختم ہونے میں نہیں آتی۔

۳۱ (الاعراب) ما موصولة و قولہ لضر متعلق  
بیدقی و لعودی متعلق بجزوی و الضرسوء الحال  
والعرا و جمع عائد ہن اثر المریض (اللعنی) انویض

بسبب هذا الفناء الذي طرأ على حضوره لعودی  
كغیبتی عنہم فلا یرونی عند فصد رؤیتی لانی  
حضور۔ ولا فی غیبة اذ العدم مرہ بری۔

میں گویا یہ وجہ آن عشق و مرض کہ در جسم من موقع مرض تکلیف  
ہم گذارشت حالت من چنان شدہ است کہ حاضر و غائب  
من پیش عیادت کنندگان برابر است۔

یعنی وجہ اس عشق و مرض کے جس نے میرے تمام جسم میں  
مرض و تکلیف کا ہی کوئی موقع باقی نہیں رکھا میری حالت  
ایسی ہو گئی ہے کہ عیادت کرنے والوں کے سامنے میرا حاضر  
ہونا اور غائب ہونا یکساں ہے۔ یعنی فنا ہوتے ہوتے

أُمُورٍ جَرَّتْ فِي كَثْرَةِ الشُّوقِ قَلَّتْ  
قِرَامِي فَجَرِي دَمْعِي دَمَا فَوْقَ وَجْنِي  
عَلَى سُوَالِي كَشَفَ ذَلِكَ وَرَحْمَتِي  
مَطَاقًا وَعَنْكُمْ فَاعِدِرُ فَا فَوْقَ قَدْرِي

وَقَالُوا جَرَّتْ حَمَلًا دَمُوعَكَ قَلَّتْ عَنْ  
غُرَّتْ لَضِيفِ الطَّيْفِ فِي جَفْنِي الْكُرَى  
فَا تَنَكَّرُوا وَإِنْ مَسَّتْ ضَرْبَ بَيْنِكُمْ  
فَصَابِرِي أَرَاهُ تَحْتَ قَدْرِي عَلَيْكُمْ

المقدر والتقدير ان مسني ضرب بينكم وعلى متعلق بقوله قلت وقرى في البيت الثاني متعلق له ودماء حال المصدر. الضرسوء الحال وبينكم بعد كسر وسؤال طلي (المعنى) ان اصابعي ضرب بينكم فلا تنكر واعلى ان سالت الله ان يرفعه عنى ويرحمنى -

ميگويد اگر مرا مصيبت فراق شمار سيد پس عجب پسنداريد دعائے مرا براسه وقع ان از فضلے تعالیٰ وطلب کردن من رحمت اورا -

يعنى اگر محکوب تها سے فراق کی مصيبت پہونجی توجھ تعالیٰ سے اس دفع فرمائے کی اور اسکی رحمت طلب کرنے کی میں دعا کروں تو اسکو عجیب کیوں سمجھتے ہو -

سأله (الاعراب) مطاقاً مفعول ثانٍ لازمی وجملة فاعلها و معترضه. و صبر عليه تحمل اذاه و مكر و هه و صبر عنه امسك و حبس نفسه و هو يشناقه (المعنى) ان صابري عليكم بان تحمل اذی صد كره و مكر و هه جو اكره مطاق و اما صبره عنكم بان انسا كره و اتسا سا كره فو فوق قدرنى اى لا قدر لى عليه فاعلها و فنى -

ميگويد صبر کردن بر جفا سے شمار قدرت خود سے مينم و صبر کردن از شما مينم ترك شما از قدرت من بيرون سمت پس مراد من معذور داريد -

يعنى تمہاری جوړ و جفا پہ صبر کرنا اپنی قدرت من دیکھتا ہوں اور تم سے صبر کر لینا میری قدرت سے باہر ہے سو اس میں محکوب ہلک معذور سمجھو -

سے (الاعراب) حمال حال وفي كثرة الشوق متعلق بقوله قلت وقرى في البيت الثاني مفعول له ودماء حال البيت الاول متعلق بالثالث الثاني لعل يكون الدهوع حمالاً والضمير في قالوا يعود للعدول وجرت الاولى بمعنى سالت والثانية بمعنى صدرت وغررت الشوق اصبت غمراً والطيف الخيال الطائف في المنام (المعنى) بقول العذال قد سالت دموعك حملاً نقلت افعالهم تجر الا لاصولها قليلة بالنسبة لكثرة الشوق الملمهي واما السبب في احمرار دمعي فذلك اني غررت الكرى لاجل فری الطيف فجوى بسبب ذلك الفخر دمعي دماً فوق وجنتي -

ميگويد گفتند مرا لا تنكر ان كره از چنان سرخ تو اشك سُرخ جاری هستند جواب وادوم كه باعث جريائش ان امور هستند كه ميش آزيد و انها بقا بله كشرت شوق قليل امد (باز سبب سُرخي اشك بيان ميكنند كه براسه مہمانی خال محبوب در مژگان خود قربانی خواب كردم باين سبب اشك خونين بر رخساره من جاری شدند -

يعنى لا تنكر ان نے مجھ سے کہا تیرے اشك سُرخ بہتے ہیں میں جواب دیا کہ ان کے بہنے کا باعث وہ امور ہیں جو ميش لے اور كشرت شوق کے مقابلہ میں وہ امور قليل ہیں يعنى في نفسه گو بہت ہیں مگر كشرت شوق کے مقابلہ میں قليل ہیں - راب سُرخي اشك کی وجہ بتانا ہے کہ میں نے خیال محبوبہ کی مہمانی کی وجہ سے اپنی بالوں میں نیند کی قربانی کی اس لیے میرے رخسارہ پر اشك خونين جاری ہوئے -

سأله (الاعراب) فلا تنكر واد الة على جزاء الشرط

وَلَمَّا تَوَافَيْنَا عِشَاءً وَضَمْنَا  
وَمَنْتَ وَمَا ضَنْتَ عَلَيَّ بِوَقْفَةٍ  
عَتَبْتُ فَلَمْ تَعْتَبْ كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ لِقَاءُ  
أَبَا كَعْبَةَ الْحُسَيْنِ النَّبِيِّ لِحِمَالِهَا  
بَرِيْقِ النَّشَائِ يَا مِنْكَ أَهْدَى لِنَاسِنَا

سَوَاءٌ سَبِيلِي ذِي طَوَى وَالنَّشَائِ  
تَعَادَلُ عِنْدِي بِالْمَعْرِفِ وَقَفْتِي  
وَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَشْرَتْ وَأَوَمَّتْ  
قُلُوبُ أَوْلِيَ الْأَلْبَابِ لَبَّتْ وَحَجَّتْ  
بَرِيْقِ النَّشَائِ يَا فَوْحَايْ هَدِيَّةٌ

۱۳۵ (الاعراب) تو افینا تلافینا وعشنا عشیتنا  
وضمننا جمعنا وسواء السبیل مستقیمہ وذو طوی  
والنشیۃ موضعان ای ولما اجتمعنا فی ہذین  
الموضعین۔

۱۳۶ میگوید چون بوقت شام ملاقاتی شدیم و راہ ہائے  
موضع ذی طوی و نشیۃ را جمع کرد۔

۱۳۷ یعنی اور جب ہم شام کے وقت ملاقی ہوئے  
ذی طوی اور نشیۃ کے رستوں نے بکھوج کر دیا یعنی جب  
ان دونوں مقاموں میں دوستوں سے ہماری ملاقات ہوئی  
۱۳۸ منت سمحت و صنت بخلت و تعادل تساوی  
والمعترف الموقف بجمل عرفات۔

۱۳۹ میگوید و محبوبہ در توقف کردن کہ نزد من باوقوف ہرگز  
برابر بود بر من منت نہاد و بخل نکرد۔

۱۴۰ یعنی تمھیں نے توقف کرنے میں تمھیں احسان کیا اور  
بخل نہیں کیا اس شہرے کو پیشہ و توقف عرفہ کے  
یعنی فضیلت اور خوبی میں۔ غلاصہ یہ کہ رستہ میں ایک  
لمحہ کے لیے ملاقات ہوئی۔

۱۴۱ (الاعراب) اسمہ کان الخففة ضمیر اللسان وجملا  
لم یکن لقا خابرها وجملة وما كان الى آخر البيت  
معطوفه على جملة كان التي قبلها. وعبت ائى رضيت  
واومت اصله او ماتت اى اشارت (المعنى) لما  
اجتمعنا ارضيتها فلم ترض كان اللقاء لم يكن فاقفنا  
وقد كان اشرفت واومت۔

۱۴۲ میگوید یاظہار شکایت کردہ پس رفتہ شکایت نکرد گویا منور نوبت

۱۳۵ ملاقات بنا کر مزید بران نشد کہ من اشارہ کردم و او ہم اشارہ کردہ  
یعنی میں نے اظہار شکایت کیا تو اسے میری شکایت دور  
شکی گویا ملاقات کی نوبت ہی نہیں آئی کہ کیونکر اسی وقت  
جدائی ہوگئی (اور اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا کہ میں نے ہی  
اشارہ کیا اور محبوبہ نے ہی اشارہ کیا۔ یہ اشارہ سلام و جواب  
تھا۔ یاظہار شکایت اور اسکا جواب۔

۱۳۶ (الاعراب) نوله لجالها متعلق بلبت، والکعبۃ  
البيت الخ اور ذی الالباب اصحاب العقول و  
لبت اجابت (المعنى) اتادی کعبۃ الجمال التي  
اطاعتها ذلویب ارباب العقول وقصدتها۔

۱۳۷ میگوید اسے کعبہ حسن وجمال کہ بسبب جانشن ہاں خرد و منور  
نیک سے گوئید و قصد آن میکنند۔

۱۳۸ یعنی اسے کعبہ حسن وجمال کہ جسکے جمال سے عقلمندوں کے  
دل لپیک کہتے ہیں اور اسکا قصد کرتے ہیں یعنی ارباب  
عقول اسے بطبع میں اور اسکا قصد کرکے جاتے ہیں۔

۱۳۹ (الاعراب) بریق النشایا مفعول اهدى مقدم  
وبریق المعان والنشایا الا سنان فی مقدم الفہر السنایا  
النوی و بریق مصغر برق والنشایا مواضع (المعنى)  
اهدی لناضی الدبرق الساطع من تلك المواضع  
لمعان نشایا بالک ومعنى اهدائه له احضاره بالبال۔  
میگوید ہرگز کہ در موضع نشایا درخشید بریق و ندان تو یاد  
و یا نید پس آن براسے من عمدہ ہر یہ الیت۔

۱۴۰ یعنی موضع نشایا میں جو بھی کچھ اُسکی روشنی نے تیرے دانتوں کا  
چمکایا و دلایا سو ہمارے لیے ہی مدیہ عمدہ ہے۔

وَأَوْحَى لِعَيْنِي أَنْ قَلْبِي مُجَاوِرٌ  
وَلَوْلَاكَ مَا اسْتَهْدَيْتُ بَرْقًا وَلَا شَجْتُ  
فَذَاكَ هَدَى هَدَى إِلَى وَهْدِهِ  
أَسْرُومٍ وَقَدْ طَالَ الْمَدَى مِنْكَ نَظْرَةٌ

حِمَاكِ فَتَأْتَتْ لِبَعَالٍ وَحَنَّتْ  
فَوَادِي فَابْكُتْ إِذْ شَدَّتْ وَرَقَ ابْكَةٌ  
عَلَى الْعُورِ إِذْ غَنَّتْ عَنِ الْعُورِ أَغْنَتْ  
وَكَمْ مِنْ دِمَاءٍ دُونَ مَرْمَائِي طَلَّتْ

اے اوحی الیہ کلہ کلہ کلاماً خفياً و تافنت اشتاقت  
و حنت مالت و انعطفت (المعنی) اوحی بریق  
الثنایا لعینی بان القلب مجاور لمی الحدیسیة  
فاشتاقت ای العین لذلک البعالم و حنت -  
میگوید و آہستہ گفت یا اشارہ کرد آن برق چشم مرا قلب  
یعنی دل عاشق در جائے محفوظ محبوبہ ات مجاور و مقیم است  
پس این شنیدہ چشم من ہم مشتاق جمال تو شد -  
یعنی اس بجلی سے میری آنکھ کی طرف اس بات کا اشارہ کیا  
کہ میرا یعنی عاشق کا قلب تیری یعنی محبوبہ کی جائے محفوظ  
میں مجاور اور مقیم ہے سو یہ معلوم ہو کہ میری آنکھ بھی تیرے  
جمال کی مشتاق ہوئی - یعنی جب آنکھ کو معلوم ہو کہ دل محبوبہ  
قریب ہے تو اس کو بھی دیدار کی سوچی اور آنکھ کو دل پر رنگ ہوا -  
اے (الاعراب) لولا ہذا حرف جر علی مذہب  
سببویہ لدخول علی ضمیر متصل وجلا ما استہدیت  
جوابہا و ورق ابکة فاعل تنازع فیہ شجیت ابکت  
و استہدایہ طلب منہ الہدایہ و شجایہ احنزہ و  
شدت غنت و الورق جمع و رقاء وھی الحما مة  
والایکة الشجرة الملتفة (المعنی) لولا ما ارجومن  
البرق ان یدی لی صورۃ لمعان ثنایاک ایتھا  
الحدیسیة ما استہدیت البرق لانہ فی حد ذاته غیر  
مناسب لی وکن الاولایک ما شجیت فوادی العوارق  
فا بکتی عند سہا فوق اغصان الاشجار -  
میگوید و اگر اسے محبوبہ تو ہوں من اس از برق طالب ہدیہ نہ کہو  
نشر سے و قریبان صحران کو مرا از نغمہ خویش سے کہ باند دل مرا  
مخزون و نگین مگر دندس -  
یعنی محبوبہ اگر تو ہوتی تو میں بجلی سے ہدیہ مذکور کا طالب  
ہوتا اور جنگل کی قریبان جو اپنے نغمہ سے مجھ کو ملائی ہیں نہ وہ  
میرے دل کو مخزون کرتیں - یعنی برق سے تیرے اتون کی

یاد دہانی کی طرح ہوتی تو میں اس سے طالب ہدیہ ہوتا ہوں  
محبت ہوتی تو قریب کی آواز پر میں نہ رہتا اور نہ مخزون ہوتا -  
اے (الاعراب) ہدی مغفول مقدم الہدی سے  
واذ غنت متعلق بقولہ اغنت و ہذا مبتدأ والمحل  
بعد ما خبرہ و ہدی مصدر ہذا بمعنی ارشادہ و  
اہدی بمعنی التحف و العرج الاول الغصن والثانی  
آلة الطرب المعروفة و اغنت ای صبرت السامع غنیاً  
عن آلة الطرب (المعنی) فذلک ای البرق اہتک لی  
ہدی و هو برق ثنایاک و اخبارہ لعینی عن ذلک قلبی  
و ہذا ای ورق الایکة اغنتی عن آلة العراب  
بغنائھا علی الاغصان فشفوفتی الیک -  
میگوید پس آن برق مرا تحفہ کامیابی داد و آن قریب چون  
بر شاخہاے درخت نوا بستی کرد مرا الزلات غنا سنننی سارنت  
یعنی سوائے یعنی برق نے مجھ کو کامیابی کا تحفہ دیا یعنی تیری  
وانتون کی روشنی و کھادی اور اسے یعنی قریب نے جب  
درخت کی شاخوں پر نوا بستی کی تو مجھ کو آلات غنی سے سننی روایا -  
اے (الاعراب) جملة و قد طال المدی معنضہ  
و ارج مر اطلب و المدی المدۃ و مرمای مقصدی  
و طلئت علی البناء للجهول ای ہدرت ولم بوخذ حقھا  
(المعنی) اسرور و اقمی منک نظرۃ حیث طالت  
المدۃ ببینی و بیان تنبیہا وکن کیف احصل علیہا وقد  
ہدرت دمءا کثیرۃ قبل الوصول الہا -  
میگوید میں از تو یک نظر لطف بیجا ہم کہ در تنبیش زمانہ گذشت  
و قبل از رسیدن من بہ مقصود بسیار جا نہا تلف شد -  
یعنی میں تجھ سے ایک نظر (لطف) کا طالب ہوں جسکی تنبہ  
ابک زمانہ گذر گیا اور میرے مقصود تک پہنچنے سے پہلے  
بہت سے خون یعنی جانین تلف اور ضائع ہو گئیں - یعنی  
میرے مطلب کا حصول نہایت دشوار ہے -

وَقَدْ كُنْتُ أَدْعِي قَبْلَ حَبِيبِكَ بِاسْمِكَ  
أَقَادُ اسْتَبْرَأُ وَأَصْطَبَارِي مَهَاجِرِي  
أَمَّا لَكَ عَنْ صِدِّ أَمَّا لَكَ عَنْ صِدِّ  
قَبْلِ غَلِيلٍ مِنْ غَلِيلٍ عَلَى شَفَا

فَعَدْتُ بِهِ مَسْتَبَسِلًا بَعْدَ مَنْعَتِي  
وَأَجْدُ أَنْصَارِي أَسَى بَعْدَ لَهْفَتِي  
إِظْلِمَكَ ظُلْمًا مِنْكَ مَيِّلٌ لِعَطْفَةٍ  
يُبِلُّ شِفَاءً مِنْهُ أَعْظَمُ مِنْهُ

لے (الاعراب) باسلاً مفعول ثان واول نائب  
الفاعل ضمير المتكلم في ادعى وجره ادعى خبر كان والباء  
في عدت اسمها ومستبسلاً خبرها، والباء اسل الشجاعة  
والمستبسيل المستقتل والمنعة العزة والامتناع  
(المعنى) كنت قبل حبك باسلاً شجاعاً اما الان  
وقد ذلني حبك فقد صرت مستبسلاً بعد عزي  
میکو پیدایش از محبت تو شیر و شجاع خوانده میشود و اکنون  
بر دولت عشق تو بعد از آنکه قوی بودم سراسر ذلیل و بر برگ  
آماده ام۔

یعنی میں تجھ پر عاشق ہونے سے پہلے شیر اور شجاع کے  
نام سے پکارا جاتا تھا اور اب تیرے عشق کی بدولت توئی نیکے  
بالکل ذلیل اور مرنے پر آمادہ ہوں۔  
لے (الاعراب) اسیراً حال، واقاد انصیب واجر  
ومہاجر می مہاجر عنی ای ذاہب و اجند تقضیل من  
النجدة بمعنى المساعدة و الانصار الاعوان والاشی  
الحزن والمهفة الغصم (المعنى) انى انصیب اسیراً  
وقد فخذ عنى الصبر واذ استخدت على تلك  
الحالة اعوانى لمرالى من معين غير الحزن والغصم۔  
میکو پیدایش سیرا ختہ کشیدہ میشود و صبر خست شد و اعلی  
مددگار من حزن و حسرت اند۔

لے (الاعراب) قبل غلیل مبتدا و اعظم منة خبر  
وبل من الببل والغلیل حرارة العطش والشفا الحافة  
والشفای ای من غلیل علی آخر مر مفہ و یبل مضارع بل  
اذا قارب الشفاء وشفاء ای عن شفاء ومنہ یرجم  
الی الظلم فی البیت السابق (المعنى) ان سبل  
غلیل غلیل علی آخر مق من ذلك الريق يجعله  
صحیفاً سائماً وھی اعظم منة لو تحصل۔

یعنی ایسا ذلیل و حقیر ہو گیا ہوں کہ قیدی بنا کر لپیٹا جاتا ہوں  
اور صبر بالکل خست ہو گیا اور میرے اعلیٰ درجہ کے مددگار  
حزن و حسرت میں یعنی مجبور محض اور آئندہ کے لیے بھی یوں ہوں۔  
لے (الاعراب) میل لعطفة مبتدا و خبره لاث  
وعن صِدِّ متعلق بمیل وجره اما لَكَ عَنْ صِدِّ  
بہت ہی بڑا احسان ہے۔

و ظلمت متعلق بصد ومنك صفة ثانية لصد  
وامالك أى ليس لك والصد الاعراض والمبغاء  
وامالك أى جعلت تميلين وقوله عن صد أى عن  
عطشان والظلم بالفقر الرين وعطفة انعطاف  
(المعنى) ليس لك ايتمها الحبيبة ميل الى الانعطاف  
والرجوع عن صِدِّ صوف بان جعلت تميلين ظلماً  
عن ظمان الى ريقك العذب۔

میکو پید چہ از آن اعراض کہ آن ترا از تشنگی لعاب و مننت ظلماً  
مخالف میکو نموده است اعراض خود بسوس مہربانی توجہ متوالی کرد۔  
یعنی وہ اعراض اور بے توجہی جسے تجکو (اسے محبوب) تیرے  
لعاب دہن کے پیاس سے ظلماً اور بلا وجہ غافل اور میکو کر رکھا  
کیا تجھے یہ نہیں ہو سکتا کہ اس اعراض سے اعراض کر کے  
مہربانی اور توجہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔

بہت ہی بڑا احسان ہے۔

بَعِيرِكَ بَلْ فِيكَ الصَّبَابَةُ أَبَلَّتْ  
عَنِ اللَّثْمِ فِيهِ عَدْتُ حَيًّا كَمَيْتِ  
وَحَبَّبَنِي مَا عَشْتُ قَطْعَ عَشِيرَتِي  
شَبَابِي وَعَقْلِي وَأَرْتِي أَحْيَ وَصَحَّتِي  
وَبِأَوْحَشِ النَّسِيِّ إِذْ مِنْ الْأَنْسِ وَحَشَّتِي

فَلَا تَحْسَبِي أَنِّي قَنَيْتُ مِنَ الضَّنِيِّ  
جَمَالَ حَيْثَالِهِ الْمَصُونُ لثَامُهُ  
وَجَبَّبَنِي حَبِيكَ وَصَلَّ مَعَاشِرَتِي  
وَأَبْعَدَنِي عَنْ أَرْبَعِي بَعْدَ أَرْبَعِ  
فَلِي بَعْدَ أَوْطَانِي سَكُونٌ إِلَى الْفَلَا

و تا حیات از ہذا قارب القطاع گزیدن را محبوبین ساخت ۔  
یعنی مجکو جو تیرے ساتھ محبت ہے اسے مجکو تمام رفیقوں کی  
محبت سے مجتنب کر دیا اور تمام عمر کے لیے جمع آثار سے  
انقطاع کیسے کہ محبوب بنا دیا ۔  
ملکہ الادب جو دوع بمعنی المنزل (المعنی) ابعدنے  
منازل بعد اربعۃ استیاء عنی وہی الشباب  
والعقل والادناس ۔

سہ الضنی المرض (المعنی) لا تحسب ان مرضی الذی  
ابلا فی ہو بفریک بل ہو فیک لان صبا بنی ای شوق الیہ  
میکوید این خیال اسکا کن کہن سوائے تو بہ مرض محبت  
دیگر سے فنا شدم بلکہ عشق تو فنا کردہ است ۔  
یعنی یہ خیال ہو کر نہ کرنا کہ تیرے سوا کسی دوسرے کی  
محبت کی پیاری سے فنا ہو گیا ہوں بلکہ تیرے ہی عشق نے  
مشکل اور فنا کر دیا ہے ۔

میکوید و دورا کندہ از زمانا من مفارقت چہا چیز (و آن  
چہا شباب من و عقل من و نشاط من و محبت من ۔  
یعنی اور مجکو چار چیزوں کی مفارقت نے وطن سے دور کر دیا  
اول ہوائی ۔ دوسری عقل تیسری نشاط ۔ چہا چیز تیرے ہی  
یعنی تیری محبت من ضعیف اور دیوانہ و مجنون و مریض  
ہو کر بلا وطن ہو گیا ہوں ۔

سے (الاعراب) جمال ہمارے مبتدأ والمجملہ من عند  
خبرها وفيه متعلق بعد ذلک والھیا الوجہ واللثام  
ما یسترہ الفم واللحم اللقیبیل والمیئت من قارب  
المیئت ای کان فی حالۃ النزع (المعنی) اجمال و جملک  
المحفوظ لثامہ عن التقبیل بصرت فیہ حیثاً و لکرمیئت  
العدم المحرکہ لما استنوی علی من البلاء فی محبتک ۔  
میکوید بسبب جمال رشتہ کہ نقابش ہم از بوسہ زدن محفوظ  
است زندہ رہہ ام مگر مثل مرہ ۔

سے ساکن البہ سکوناً اذا استانس الیہ و قرعندہ  
الانس ضد الوحشۃ والانس البشر کالانسان  
(المعنی) بعدت عن منازلی فصرت استانس بالفلک  
بعد مفارقتہ اوطانی و صار لی انس بالروحان  
استیباش ای نفوذ من الانس ۔

یعنی تیرے چہرہ کا جمال کہ جسکی نقاب ہی بوسہ دینے سے  
نفظو ہے اس جمال کے باعث زندہ ہو گیا ہوں گزشتہ مرہ کہ  
سے جنبتی حلتی علی التجنب و حبیبک حبی ایاک  
و ما عشتت ای مدۃ عیشی و قطع خلک  
وصل (المعنی) حلتی حبک علی تجنب صل  
مصاحبی و جنبتی اے جعلنی احب طول حیاتی  
قطع آثاری و اهل بیتی و ما ذاک الا لانی اشتغلت  
بک عن کل مخلوق ۔

میکوید پس مر بعد مفارقت اوطان قیام و قرار و صحراست  
وانس من بو حشیان زیر کہ مر از مردمان و حشت است ۔  
یعنی سو مجکو مفارقت اوطان کے بعد جنگوں میں قیام  
و قرار ہے اور وحشی جانوروں سے مانوس ہوں کیونکہ  
مجکو آدمیوں سے و حشت ہے ۔

میکوید مجھے کہ مرا باست از ملاقات ہمہ رفیقان مجتنب کر دو

تَبَلَّغْ صَمَّ الشَّيْبِ فِي جَمِّ لِسْمِي  
فَرَحْنُ بَحْرُنِ جَارِعَاتٍ بَعِيدًا  
وَخَابُوا وَأَلَايَ مِنْهُ مُكْتَهَلٌ فَتِي  
نَ فِيكَ جَدَالٍ كَانَ وَجْهَكَ حُجَّتِي

وَزَهْدٌ فِي وَصَلِي الْعَوَانِي أَذْبَدًا  
فَرَحْنُ بَحْرُنِ جَارِعَاتٍ بَعِيدًا مَا  
جَهْلَانُ كَأَوَامِي الْهُوَمَى لَا عَلِمَتْهُ  
وَبِي قَطْعِي الْأَمِي عَلَيْكَ وَكَاتٍ حَيْبُ

وہی ایضاً دعا شیعہ و مکہ ہل کھل و ہومن خا طہ  
الشیب و فتی شاب ای مان تلت الغوانی جھلن ہوا  
کما جھلہ لواہی فیہ لشیبی و لم یعلمن ہانی کلہ بالنسبۃ  
لطول مدنی الہوی و شاب بالنسبۃ لقتوہ و شد تدشانی -  
میگویر آن محبوبات از محبت من چنان جاہل نہ بنایا کہ ملا سنگر  
فدا کند کہ انہا از محبت من بے خبر مانند و ملا سنگر فاختہ فاسر  
حالت من نیست کہ من در محبت در کجولت ہم جوان ہستم -  
یعنی وہ محبوبات میری محبت سے ایسی ہی جاہل ہیں  
جیسے ملا سنگر۔ فدا کرے محبوبات میری محبت سے  
بے خبر ہی رہیں اور ملا سنگر فاختہ و فاسر ہوں میری حالت  
تو یہ ہے کہ من محبت میں اور محبت ہو کر ہی جوان ہوں  
یعنی گو محبت میں زمانہ دراز گذر گیا مگر اس میں کسی نہیں کی  
بلکہ خوب شباب پر ہے۔

۱۳۵ (الاعراب) فی قَطْعِي الْأَمِي متعلق بقوله حجتی  
فی آخر البيت و اسمرات عذوف و حین جدال  
خبرها و جملة لات معتزلة و قطعی خلاف  
وصلے و لات حین جدال ای لیس الحین حین  
جدال و الاھی اللاتیم و الحجة البرهان (المعنی)  
و جهت برہانی و دلیلے علی قَطْعِي الْأَمِي علیک  
بأهلی و لیس الحین حین جدال ای ان الاستزاق  
فی الحجة یمنع من الحدال -

میگویر براے دفع نزاع آنکس کہ مر اور محبت تو ملا مت  
میکند رخ تو براس من محبت کامل است و در بارہ تو مہلت  
و وقت نزاع بجا مت -

یعنی تیری محبت پر جو مجھ کو ملا مت کرتا ہے اسکا جگر اٹلانے  
کے لیے تیرا بہرہ میرے لیے جوہ کامل ہے اور تیرے بارہ میں  
جگر اڑا کر کے کی مہلت اور وقت کہاں سے یعنی محبت میں  
سسترق ہوں فضول جگر ہوں کی مہلت نہیں اور تیرا بہرہ  
میرے دل میں رہ رہتا ہے۔

۱۳۵ (الاعراب) الغوانی مفعول زهد و تسلب  
فاعل وقد تنازع فیہ بدل و زهد و الغوانی جمع  
غایۃ و ہی المرأة الحسناء و تسلب اشرف و ظہر الجیز  
الطائف فمن البیل و اللہۃ الشعر الجبار و شخۃ الاذن  
(المعنی) ان صباح الشیب المشرق فی لیل شعاع  
قد زهد الغوانی فی وصلہ -

میگویر و تفتیکہ و دیک حصہ موہبات من سوئی صبح پیری ظاہر  
شدا و محبوبات حسینہ راز وصل من بے رغبت نمود۔

یعنی جب میرے ہاوں کے حصہ میں بڑا بچے کی صبح کی روشنی  
ظاہر ہو گئی تو اسے حسین محبوبات کو میرے لئے سے بے رغبت  
۱۳۵ (الاعراب) جازعات حال و بعید متعلق بحزن  
و بحزن الجزع متعلق بفرح و لشیبیدی متعلق بذاضا  
فرح ای فذہب و الضمیر للغوانی و جازعات خائفات  
و بعید تصغیر بعد و فرح سہل و الحزن ضد السہل  
والجزع منعطف الوادی و الشیبۃ الشباب (المعنی)  
لما ظہر صباح الشیب لیل شعری زهدن فی وصلی  
فذنہن بحزن خائفات بعد ما فرحن بی لشبابی فی  
حزن الجزع و من حیث کان فرحهن بالنسب اب فمن  
المعلوم ان حزنهن للمشیب -

۱۳۵ (الاعراب) الضمیر فی جھلن للغوانی واللواہ  
جمع لاثر و قولہ لا علمنا جملة دعا بیۃ علیہن اذ جھلن  
ہواہ فنظرن منہ عند شیب ظناً منہن ان الشیب  
بذہب الحجة و قولہ و خابوا معطوف علی لا علمنا

میگویر بعد از تانکہ آن محبوبات و ز زمین سنگر بنا کہ بر ضر  
صحر او تو مت بسبب جوانی از من خوش بود و نگین شدہ  
و بریشان کشتہ -

یعنی اسکے بعد کہ وہ محبوبات تہرلی زمین میں جو جنگل کے  
موتڑ میں واقع ہے جوانی کے باعث مجھے خوش تہیں  
نگین ہو کر اور گھبر کر رہا ہو گئیں۔

۱۳۵ (الاعراب) الضمیر فی جھلن للغوانی واللواہ  
جمع لاثر و قولہ لا علمنا جملة دعا بیۃ علیہن اذ جھلن  
ہواہ فنظرن منہ عند شیب ظناً منہن ان الشیب  
بذہب الحجة و قولہ و خابوا معطوف علی لا علمنا

بِهِ عَاذِرًا بَلَّ صَا مَرَمِنْ أَهْلِ نَجْدٍ قِي  
ضَلَالٍ مَلَا مِي مَثَلِ حَجِّي وَعُمَرِي قِي  
مَحْرَمٍ عَنِ لُقَيْمٍ وَعُغْشِ النَّصِيحَةِ  
سِوَاكَ وَأَنَّى عَنكَ تَبْدِيلُ نَيْتِي

فَأَصْبِرْ لِي مِنْ بَعْدِ مَا كَانَ عَاذِرًا  
وَجِي عَمْرِي هَادِيًا ظَلَّ مُهْدِيًا  
رَأَى رَجَبًا سَمِعِي الْوَلِيَّ وَلَوْ مَيَّ الْ  
وَكَمْرًا مَسْلُوَانِي هُوَا كِ مِيمًا

۱۔ ثواب میں حج و عمرہ کے برابر ہے کیونکہ وہ اپنی جہالت سے اللہ کو  
ہریت سمجھتا تھا جسے اس پر اسحق واضح کر دیا۔

۲۔ (الاعراب) جمع مفعول اول لڑائی و رجباً مفعول ثانی  
و رجب اصل الا شہر و یکنی الا شہر و هو المراد به هنا والاقبی من  
ابی الشئی اذا کرهه و المحرم احد الا شہر و اسیر مفعول من  
حرّم الشئی و هو المراد به هنا ایضاً (المعنی) لما غلبت لك

الهادی مسجحتہ علم ان سمعی اصغر عن سماع لومه و غش  
نقصته و لومی فی الجنة عثر لانه صاد فی غیر محله۔

۳۔ میگوید چون من بران ہادی درجۃ غالب آدم نمید گروش  
من از ملامت و ناقص خبر خواہی اور از ملامت کردن من  
اور ممنوع و حرام۔

یعنی جب من اس ہادی پر محبت میں غالب آیا تو مجھ گیا کہ  
میرے کان اسکی ملامت اور ناقص خبر خواہی سے بہرے میں  
اور میرا ملامت کرنا اسکو ممنوع اور حرام ہے۔

۴۔ (الاعراب) کہ خبریہ و ضمیر امر یصح الی ہادی  
و هو الک مفعول سلوانی و اقی خبر مقدم و تبدیل مبتدا  
و ميمماً قاصداً و اقی کیف (المعنی) و کم و راو ذلک  
العاذل مراد اکثریة بان سلو هو الک و اقدم غیرک  
پھو ای و لکن لیس تبدیل نیتي عنک ممکنا۔

۵۔ میگوید ملائکہ بار بار این ہم خواست کہ محبتت را با من طریق ترک  
کنم کہ برویگرے عاشق شوم و قصد او کنم کہ تبدیل نیت من  
از تو کے میتوان گشت۔

یعنی ملامت کرنے بار بار یہی نہا کہ تیری محبت کو اسکی طرح  
ترک کروں کہ کسی دوسرے پر عاشق ہو جاؤں اور اس پر کما  
نقصہ کروں۔ مگر تو یہ تیری نیت تیری طرف سے همان کہ تیری

۱۔ العاذل اللاتم و نجد قی ای مساعداً قی و معوناً  
(المعنی) اصبر لای اذ تبتین شدت عبقی عا ذری  
و لم یکتف بد لک بل صا م ر م ن اهل نجد قی اذ و ضم  
عذری و ثبتت لدیہ برهان عیبی۔

۲۔ میگوید یہ پس شدم اعذر و درازندہ بعد از آنکہ بود ملامت  
کنندہ بلکہ شازندہ و گاران من۔

۳۔ یعنی بعد اسکے کہ ملائکہ مجھ محبت پر ملامت کرتا تھا تیرے  
جمال کی وجہ سے اب مجھ کو معذور سمجھنے لگا بلکہ میرے  
موافقتین اور عذکاروں میں داخل ہو گیا۔ یعنی چہرہ مجھ کے  
دیکھنے سے پہلے ہی جھکوتا تھا دیکھنے کے بعد سب جھکاڑے ہو گیا  
۴۔ (الاعراب) حقی مبتداً و ہادیاً مفعولہ و عمر سے

مبتداً محذوف الخبیر ای عمری قسبی فنکون الجملة  
معترضة، و مثل حقی خبر حقی، و الیچ هنا مصدر جمہ  
اذا غلبه فی المحاجة و عمری اقسام عمری و العمرة

من شعاً ترا لای (المعنی) اقسام عمری ان ظفري  
بدلک اللاحی الذی یزعم جهلاً بانہ یحیی فی  
الصواب بلومه ایاہ فی عجة من جمال و جهة کا حقی  
و انا هو فی نفس الامر یحیی فی ضلال لومه هو  
ای ظفري بہ ثواب کثو اب حقی و عمر فی لانی اهدیت  
الی طریقة الحق بعد و لوی ماہ ایاہی۔

۵۔ میگوید ہا جسے کہ مرا ہدیہ گراہی میداد در محبت براو غالب  
آدم یعنی اور بر غلطی او مطلع کردن سو گند جان خود کہ ثواب  
حج و عمرہ برابرست۔

یعنی وہ ہادی یعنی ملائکہ جو مجھ کو گراہی کا ہدیہ دیتا تھا تیرے  
محبت میں غالب آتا یعنی اسکو اسکی غلطی پر مطلع کر دینا اپنی جان کی

وَقَالَ تَلَا فِي مَا بَقِيَ مِنْكَ قُلْتُ مَا  
إِبَاءِي أَبِي الْأَخْلَافِي نَاصِحًا  
يَلِدُهُ لَهُ عَدْلِي عَلَيْكَ كَأَنَّمَا  
وَمَعْرِضَةٌ عَنِ سَامِرِ الْجَعْفَرِيِّ رَاهِبٍ

أَرَانِي إِلَّا لِلتَّلَا فِي تَلَفْتِي  
يُحَاوِلُ مِنِّي شِيمَةً غَيْرَ شِيمَتِي  
يَرَى مِنِّي مَنِّي وَسَلَوَاهُ سَلَوَتِي  
الْمَعْنَى مَسْلَمِ النَّفْسِ صَدَّتْ

لے (الاعراب) جملہ التلا في تلفتي مفعول ثان  
لاری۔ وتلا في الشئ تداركه والتلاف للهلاك  
(المعنى) قال الراضی تداركه ما بقى فیدل من سبق  
الحیاءة بالسلاوات عن افنالك هو اء عساتك بنین سبباً  
من النیاءة فقلت له دعنی من ذلك فلیس قصدك  
الا التلاف بحب من اهووی -

خلاف طبع تریک محبت۔ آادہ کرنا ہے اسکی مخالفت کو کر وہ نہیں  
جاننا بلکہ ہمیشہ پسند کرنا ہوں۔  
لے عدلی لومی والمز والسلاوی معرفان ومعنی  
قطعى (المعنى) بلدتنا هذا التاصر بعدله حتى كان  
قطعى محبتنا صراحتاً ولساوق عنك سلاوة۔

میگوید اور گفت نامحکوم آنچه از بیاد تو باقیست تلافی بو  
تو اگر کسی که گفته که من توجه و رغبت تو را پس بجز بلاکت از من بگریز  
یعنی ناصح نے کہا کہ تیری حیات اور رست جو باقی ہے اسکی  
تلافی اور بلاکت نہ کرو کہ میں نے تو اچھی نوجوان  
رغبت بلاکت کے سوا اور کسی طرف نہیں دیکھتا میں ناصح  
بجو بلاکت سے بچا مات اور بگج بلاکت ہی مقصود ہے۔  
لے ابان عزنی وامتناعی وابی کره وخلا فی عقالفنی  
رناسحاً مفعول خلا فی (المعنى) کره امتناعی الا ان  
اسألک ما دعنا بجا ول صنی تغیبنا سنا بسا  
والبیعة فصلت علیها۔

میگوید اور علامت من بر تو چنان لذیذ مینا یگر گو یا اقطاع  
محبت و حق ہویت و فارغ البالی من از محبت تو سلوی ست۔  
یعنی ناصح کو یہ بلاکت نا ابا اسالذی معلوم ہوا ہے کہ میرا  
الخطاب محبت کو یا ایک بزرگ من اور تیری محبت سے  
میرا فارغ البال ہونا چاہتا ہے۔  
لے (الاعراب) الا او اور بد۔ وحی فی عمل دفع  
مستند وخبرہ صحت۔ اسر البیت او، ورب معرضة  
من اعرس و ان اذارس و السامر الساهر والراهب  
الخاص والمعنى الملتصق ومسلم النفس من اسلر نفس  
اناسلم لک الافضا۔ الفضا ای ورب معرضة  
صحت عن ساهر ليجوز ان اذرف الفوا د معنی اسلر نفس  
لحکوم الفضا لیبیت۔ یہاں بیا ما بشاء۔

میگوید اگر محبت من از ہر شے نفرت نیکند بجز مخالفت تا  
کہ از من خلاف طبیعت من کنانیدن نخواستہ۔  
یعنی میری گراہہ سب چیزوں سے نفرت کرتی ہے بجز مخالفت  
ناصر کے جو محبت میری طبیعت کے خلاف گراہا چاہتا ہے  
یعنی من سب چیزوں کو کہ وہ جاننا ہوں گویا ناصح جو نیکو میرے

میگوید ولبیاء محبوبات از عاشق بیدار چشم زود دل  
مجزوں سر تسلیم خم کردہ اعراض نمودند۔  
یعنی بہت سے محبوبات نے (عاشق) بیدار چشم  
خوف زود دل۔ مجزوں سر تسلیم خم کردہ سے اعراض کیا۔

تَنَاءَتْ فَكَانَتْ لَذَّةَ الْعَيْشِ وَانْقَضَتْ  
وَبَانَتْ فَأَمَّا حَسَنُ صَابِرِي فَمَخَانِي  
فَلَمْ يَرَطِرْ فِي بَعْدِهَا مَا يَسْرُرُنِي  
وَقَدْ سَخِنْتُ عَيْبِي عَلَيْهَا كَأَنَّمَا  
فَانَسْنَا نَهَا مَيْتٌ وَدَمِعِي غُسْلُهُ

بِعَمْرِي فَأَيُّدِي الْبَيْنِ مَدَّتْ لِمَدَّتِي  
وَأَمَّا جُفُونِي بِالْبُكَاءِ فَوَقَّتْ  
فَنَوْنِي كَهَيْبِي حَيْثُ كَانَتْ مَسْرَاتِي  
يَهَا لَمْ تَكُنْ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ قَرَّتْ  
وَأَلْفَانُهُ مَا بَيَضَ حَزْنًا لِفَرْقَتِي

لہ (الاعراب) الضمیر فی تناءت وکانت یعود الی  
معرضۃ والضمیر فی انقضت یعود الی لذۃ العیش  
وتناءت تنباعدت وانقضت انتهت والبین هنا  
یعنی الموت ولمدتی ای لعمرے (المعنی) کانت  
لذۃ العیش قبیل ان صدت الحبیبة فاما تناءت  
متدا ادا ی البین لمدت فذہبت تلك اللذۃ مشقوفنا لاجل  
میگوید محبوبہ دور رفت پس آن لذت جہات بود آن عمر  
ہمراہ برود گذشت پس سہانے فراق ہرگز مزین نہ شد  
یعنی محبوبہ دور چلی گئی سو وہ تو لذت جہات ہی اور لذت جہات  
میری عمر کو ساتھ لیا ختم ہو گئی تو اسلئے میری عمر یہ فراق نے  
دست درازی کی یعنی بسبب صدہ فراق لذت و جہات  
سب فنا ہو گئی۔

یعنی محبوبہ کے بعد میری آنکھ نے کوئی شے مسرت کی نہیں کی  
اور میری بینہ بھی مثل سوچ کی وہیں ہے جہاں میری مسرت  
ہے۔ یعنی میری بینہ اور شب فراق کی سوچ یہ دونوں مثل  
مسرت کے صفوہ اور معلوم ہیں۔  
لہ (الاعراب) اسم کن بجمع للعين وجملة قرأت  
خبرها وسخنت العين لقرأت ویکفی یستغنی عنها عن  
الحزن وبردہ ہا عن السور (المعنی) بکت العين  
الجزیۃ لفراق الحبیبة حتی نسیت قرارها ہا و  
کاٹھا ما قرأت یوماً من الايام ہا ای بالحبیبة۔  
میگوید تحقیق چشم من بسبب فراق محبوبہ گرم ست گویا تمام  
عمر از دیدار محبوبہ خشک نشدہ  
یعنی میری آنکھ فراق محبوبہ کے بسبب بے شک گرم ہے گویا  
محبوبہ کے دیدار سے میری آنکھ گرم نہیں لیکن ہی ہنڈی ہوئی  
۵ انسانہا ای انسان العین وهو الذی عباره عن  
المثال الذی یری فی سواد العین (المعنی) ان انسان  
عینہ مات فجعل من الدموع غسلہ ومن الشعوہ  
المبیضۃ حزناً للفراق الکفانہ۔  
میگوید پس مرد مکش مردہ است و اشک من بر او غسل  
وانجمہ در صدہ فراق بوجہ حزن سفید گشت یعنی نونے یا چشم  
آن کفن سفید او۔  
یعنی آنکھ کی پتلی تو مردہ ہے اور میرے آنسو کے لیے آب  
غسل ہے اور جو چیز صدہ فراق میں بوجہ حزن سفید ہو گئی ہے  
یعنی بال یا آنکھ وہ اس مردہ کا سفید گشت ہے۔ خلاصہ یہ کہ اندھا ہو گیا  
اور ہر وقت روٹا ہوں بال بالکل سفید ہیں۔

لہ بان ت بعدت ووقت ووقت ای ان حسن صبر خانہ  
فلو یسغف عن ذل الفراق بخلاف المعوض فاذا ذم فسطط اللعین  
میگوید وہ محبوبہ جہاں جس حسن صبر میں یوفائی نمود و اما مرگان  
من در گریہ و فاداری کردن۔  
یعنی محبوبہ جہاں ہی تو میرے حسن صبر نے تو بالکل یوفائی کی لیکن  
میری پلانون روتے میں پوری و فاداری کی۔ یعنی فراق مجھ سے  
میں صبر نے تو صورت نہیں دکھائی اور چشم گریان جہاں نہیں ہوئی  
لہ الطرف العین (المعنی) لما نساءت العیبة لم تنظر  
عینی بعد ہا شیناً لیسر فی وکن لک نوحی وصحی فاعلمنا  
فقد اکسر فی المفقوحۃ بعد الفراق۔  
میگوید پس غم نہ چشم من بعد ان محبوبہ چیز کہ خوش گذرہا پس  
خواب من مثل صبح من ہا نجاست کہ بود مسرت من۔

۵ انسانہا ای انسان العین وهو الذی عباره عن  
المثال الذی یری فی سواد العین (المعنی) ان انسان  
عینہ مات فجعل من الدموع غسلہ ومن الشعوہ  
المبیضۃ حزناً للفراق الکفانہ۔  
میگوید پس مرد مکش مردہ است و اشک من بر او غسل  
وانجمہ در صدہ فراق بوجہ حزن سفید گشت یعنی نونے یا چشم  
آن کفن سفید او۔  
یعنی آنکھ کی پتلی تو مردہ ہے اور میرے آنسو کے لیے آب  
غسل ہے اور جو چیز صدہ فراق میں بوجہ حزن سفید ہو گئی ہے  
یعنی بال یا آنکھ وہ اس مردہ کا سفید گشت ہے۔ خلاصہ یہ کہ اندھا ہو گیا  
اور ہر وقت روٹا ہوں بال بالکل سفید ہیں۔

فَلَعَيْنٍ وَالْأَحْشَاءِ أَوَّلُ هَلْ أُنِي  
كَأَنَّا حَلَفْنَا لِلرَّقِيبِ عَلَى الْجَفَا  
وَكَأَنَّتْ مَوَاتِيْقُ الْأَخْيَاءِ أُخِيَّةً

تَلَا عَائِدِي الْأَسَى وَتَالَتْ تَبَّتْ  
وَأَنَّ لَوْ قَالِ كُنْ حَيْثُ وَبَرَّتْ  
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا عَقَدْتُ وَحَلَّتْ

۱۔ (الاعراب) اول هل انی مفعول مقدم لتلا وبتت متعلق بتلا۔ اول اداہل انی سوہدہ من القرآن اولہا هل انی علی الانسان حین من اللہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً اور ادا بتبت سوہدہ اخری اولہا بتت یدل ابی لہب و تلا قرأً و العائد الزائر فی المرض و الأسی الحزین (المعنی) ان عائدی الحزین تلا یعنی لما زای انساناً میتاً اول هل انی والمراد بذلت الایة کلہا ای نہ اصغر کا نہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً و تلا لاحتشائی ثالث تببت یدل ابی لہب یرید بذلت کلمۃ من ہذا الایة وھی ابی لہب ای ان احتشاء صارت تکفی ابالہب شدہ ما فیہا من نار الوجد و هو کا نہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً لفظہ

ای کافی و الحبیبة حلفنا للرقیب علی ان کلامنا یجفی صاحبہ اما انا نحننت بیمیثی اذ لہر اکن قادراً علی جفائہا و اماھی فبرت فی قسمہا ای وقت نجفنتی۔ میگوید گویا میں و محبوبہ ازرقیب سہا بدہ کردہ ایم کہ ماہر دو کاہے باہم وفا نخواستیم کہ دکن من قول خود نکستم یعنی از محبوبہ بیوفائی نکردم و محبوبہ عہد خود وفا نکرد۔ یعنی گویا ہم نے بیٹھے بیٹھے اور محبوبہ نے رقیب سے سہا بدہ کر لیا ہے کہ ہم دونوں باہم کبھی وفا نہ کریں گے لیکن میں نے تو اپنے قول کو توڑ ڈالا یعنی محبوبہ کے ساتھ بیوفائی نہ کی اور محبوبہ نے اپنے عہد کو پورا کیا۔ یعنی برابر مجھ پر بھگارتی رہی۔

۲۔ اول هل انی مفعول مقدم لتلا وبتت متعلق بتلا۔ اول اداہل انی سوہدہ من القرآن اولہا هل انی علی الانسان حین من اللہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً اور ادا بتبت سوہدہ اخری اولہا بتت یدل ابی لہب و تلا قرأً و العائد الزائر فی المرض و الأسی الحزین (المعنی) ان عائدی الحزین تلا یعنی لما زای انساناً میتاً اول هل انی والمراد بذلت الایة کلہا ای نہ اصغر کا نہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً و تلا لاحتشائی ثالث تببت یدل ابی لہب یرید بذلت کلمۃ من ہذا الایة وھی ابی لہب ای ان احتشاء صارت تکفی ابالہب شدہ ما فیہا من نار الوجد و هو کا نہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً لفظہ میگوید عیادت گر محزون دہیم من یعنی مردک اور ادیہ اول سورہ و در یعنی بل انی علی الانسان تا شیئاً مذکوراً نوامد و باطن آتش عشق مہاینہ کردہ کلمہ سوم از بتت یدل ابی لہب نوامد یعنی صرف ابی لہب۔

۳۔ المواتین العهود والاخاء الصدقات والاخیة ان یدفن طرف فاجبل فی الارض فیہن زمانہ کالعدوۃ تشد لہا الدابة (المعنی) ان كانت عہود صدقتی مع الحبیبة ثابتة مربوطة فبعد التفريق عقدت موثقی وحلت عقدۃ صدقتی۔

یعنی عیادت گر محزون نے میری آنکھ یعنی اُسکی تیلی کو مُردہ دیکھ کر یہ آیت پڑھی هل انی علی الانسان حین من اللہ ہو لیکن شیئاً مذکوراً۔ اور میرے باطن میں عشق کی آگ دیکھ کر بتت یدل ابی لہب کا تیسرا کلمہ یعنی ابی لہب پڑھا خلاصہ یہ کہ آنکھ کی تیلی ایسی جاتی رہی کہ گویا کبھی نہ تھی اور دل ایسا مشتعل ہے کہ اُسکی کنیت ابو لہب مناسب ہے۔

یعنی عہد و پیمان محبت مادر مضبوطی و استحکام چون حلقہ رسن بودند کہ دران دو اب راس بندند اما بعد فراق من آن عہد را مستحکم کردم و محبوبہ آنرا شکست۔ یعنی ہماری محبت کے عہد و پیمان مثل اُس حلقہ کی جین جانوروں کو باندھتے ہیں مضبوط تھے مگر فراق کے بعد بیٹھے تو اُس عہد کو مستحکم کیا اور محبوبہ نے اُسکو توڑ ڈالا۔

۴۔ حنث بیمیثہ ای لویف جاحلاف بربھا

وَفَاءٌ وَإِنْ فَاءَتْ إِلَى خَزْدَمَتِي  
وَجَارٍ بِأَجْبَادٍ شَرِيٍّ مِنْهُ تَرَوُنِي  
وَقِبْلَةَ أَمَالِي وَمَوْطِنَ صَبُوتِي  
بِمَنْ بَعْدَهَا وَالْقُرْبَ نَارِي وَجَنَّتِي

وَتَاللَّهِ لَمْ أَخْتَرِ مَذْمَةَ غَدْرِهَا  
سَقَى بِالصَّفَا الرَّبِيعِي رُبْعِيهِ الصَّفَا  
عَنْبِيٍّ كَذَاتِي وَسَوْقَ مَا رِيِي  
مَنَازِلَ أُنْسٍ كُنَّ لَمْ أُنْسَ ذِكْرَهَا

۱۷۱ (الاعراب) میری غمی اور شروت کا باعث ہے اُس پر نوب برسے۔  
رجعت (الاعراب) مخیر بدل من مفعول سقی وغنیر  
اسم مکان من خیم القوم ای ضر یواخیامهم والمراد جمع  
ماریة وهی الحاجة والقبلة حیث تستقبل بوجهک  
والصبوة جهلة الفتوة ای ان ذلك الربیع الذی  
دعوت له بان یسقی هو عنبیر لذاتی وسوق  
ماری و ما بعدة۔

۱۷۲ (الاعراب) وفاء منصوب علی التعلیل وفاء رجعت  
والخز واقعه الغدر والذمة العهد والمرومة  
المعنی) اقسامہ بانہ انی ترکت مذمة غدرها  
لوفائی وان تکان رجعت الی قبیر الغدر بعدی لان  
الحب المخلص لا یتغیر ولو نقض المحبوب۔

۱۷۳ (الاعراب) میگوید بخدا من از روسه وفادارمیت بیوفائی محبوبه را  
انتیاز کردم گو محبوبه بسر عهد شکنی من متوجه است۔  
یعنی الدکی قسمیے اپنی وفاداری کی وجہ سے محبوبہ کی  
بیوفائی کی مذمت کو اختیار نہیں کیا گو محبوبہ میری  
عہد شکنی کی طرف متوجہ ہے۔

۱۷۴ (الاعراب) ربعا مفعول سقی وثری مفعول  
جاد والصفاء موضع والربیع ارادیه المطر الربیع نسبة  
الی الربیع علی غیر القیاس الصفا ضد اللذ و جاد یعنی  
امطر والضمیر یعرج الی الربیع ولجیاد موضع والثر سے  
التراب اللثرة الغنی (المعنی) سقی مطر الربیع ربعا کانتا  
بالصفایہ کان صفاء الوداد وسقی ترابا بجیاد منة تروی  
میگوید خدا کند کہ ابر بہاری آن منزل صاف را کہ در مقام  
صفا واقع است سیراب کند و بر خاک موضع اجیاد کہ باعث  
غنی و شروت من سمت نیک بارو۔

۱۷۵ (الاعراب) منازل خیر کن و لم انس ذکرها جملة  
معتزضة وعن متعلق بکن (المعنی) ان هذا الاماکن  
التي ذكرت فی ما قبلهی مواضع انس جد بسبب قرب  
الحبیبة التي بعدها نادی وقرها جنتی۔  
۱۷۶ (الاعراب) میگوید مقامات مذکورہ کہ ہمنوز یاد آنها فراموش نکردم  
منازل انس اند بوجہ آن محبوبہ کہ فراق او در حق من  
دو زخامت و قرب او براس من جنت۔

۱۷۷ (الاعراب) یعنی مقامات مذکورہ جنگی یاد کو من اب تک نہیں بھولا  
اُس محبوبہ کی وجہ سے کہ جس کا فراق میرے حقیق دو زخ  
اور اُس کا قرب میرے لیے جنت ہے نہایت مانوس اور محبوب  
۱۷۸ (الاعراب) یعنی خفا کہ ابر بہاری اُس منزل صاف کو جو مقام صفا  
بین واقع ہے سیراب کرے اور وہ بھی جو موضع اجیاد کی ہے

۱۷۹ (الاعراب) یعنی خفا کہ ابر بہاری اُس منزل صاف کو جو مقام صفا  
بین واقع ہے سیراب کرے اور وہ بھی جو موضع اجیاد کی ہے

۱۸۰ (الاعراب) یعنی خفا کہ ابر بہاری اُس منزل صاف کو جو مقام صفا  
بین واقع ہے سیراب کرے اور وہ بھی جو موضع اجیاد کی ہے

وَمِنْ أَجْلِهَا حَالِي بِهَا وَأَجْلَهَا  
عَرَّأَمِي بِشَعْبٍ عَامِرٍ شِعْبٍ عَامِرٍ  
سَمِعْتُ بَعْدَهَا مَا سَرَّ سِرِّي لِبَعْدِهَا

عَنِ الْمَنِّ مَا لَمْ تَخَفْ وَالسَّقْمِ حَلَّتِي  
غَرَّابِي وَإِنْ جَامِرٌ وَأَفْهَمَ خَيْرًا جِيرَتِي  
وَقَدْ قَطَعْتَ مِنْهَا رَجَائِي بِجِدَّتِي

ہو بشعب عامر قد اصبر خصی اللذازری وان  
حصل منہ وجود فہم مع ذلك خیر جیرتی لان  
جو ہر عدل وعدا بوجہ عذب -

میگوید شیفتگی من بقبیلہ بنی عامر در مقام شعب عامر و حق  
من مدعی ست اگر آن کسان بر من ظلم ہم کنند تا ہم ایشان  
بہتر من ہمسایگان من اند -

یعنی مقام شعب عامر من میر قبیلہ بنی عامر کے ساتھ عشق  
میر سے حق میں ایک مدعی اور داد خواہ ہے (یعنی جو بدون  
اپنا حق لیے چچہا ہی نہجوٹے) وہ لوگ مجھ پر ظلم ہی کریں تو ہی

وہ اچھے ہمسایہ ہیں - یعنی میں انکے جو کو ہی غنیمت جانتا ہوں -  
۵۳ (الاعراب) من بعدھا متعلق بسر و لبعدها  
کذلک و سر للجهول ای حصل لہ سر درستی ای

باطنی والرجاء ضد الیاس والخبیة الحومان (المعنی)  
لہر یکن باطنی من بعدھا مسر و البعاد ہا وقد  
قطعت منها رجائی بوصالہا بجرمانی -

میگوید و بعد جہا شدن محبوبہ باعث مفارقت او دل  
من گاہے سرور نشد باو جو دیکہ او باعث ایوسی و محرومی  
امید وصال مرا منقطع کرد -

یعنی اور محبوبہ سے جدا ہونے کے بعد اسکی مفارقت کے  
باعث میرا دل کبھی سرور نہیں ہوا باو جو دیکہ مایوسی اور  
محرومی کے سبب اُسے میری امید وصال کو بالکل منقطع

کر دیا - یعنی باو جو دیکہ اسکے وصال کی امید ہی نہیں مگر پہری  
دل دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا -

سہ (الاعراب) بجملة واجلها عن المن معترضه وحالی  
مبتدا وما مع العلة حبرج واجلها انزهها وادفعها والمن  
اتباع العطفية بذكرها المعطى من جهة التفضيل عليه

وما موصولة ای التي وحلتی لباسی ای ومن اجل  
المحبوبه ومعینتها حالی التي لم تخف عن احد في العالم  
حال كون السقم حلقی وافی ارفع مقامها عن ان امن علیها

بما لا یقینہ فی طریق محبتہا وحتی اندر زبان بسیم اقد  
نزدی السقام حلة و حد زامن الظن ان ذلك الكلام  
منه منة دفعه بقوله واجلها عن المن -

میگوید یہ باعث محبت محبوبہ دران حالیکہ بیماری لباس  
من ست حال من آنست کہ برکے مخفی نیست و شان  
محبوبہ آزان بالاتر ست کہ ہر او احسانے کنم -

یعنی اور محبوبہ کی محبت کے باعث ایسی حالت میں کہ  
بیماری میرا لباس ہے میرا وہ حال ہے کہ کسی پر مخفی نہیں  
اور محبوبہ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ اس پر کسی قسم کا

احسان رکھوں - یعنی مجھ کو اپنا بیان حال کرنا منظور ہے  
خدا نخواستہ اُس پر احسان رکھنا ہرگز مقصود نہیں -  
۵۴ (الاعراب) شعب مفعول عامر و غرامی مبتدا

و غریبی خبرہ و ضہیر جار و ایعو لل شعب و الشعب  
بفتح الشین المراد منها القبيلة العظيمة و عامر من عمر  
القوم المكان فذا سكنوا و قاموا به و الشعب بکسر

الشین الطریق فی الجبل عامر سم قبيلة و غریبی  
خصمی جار و اظلموا (المعنی) ان غرامی الفلسفة عامرة

بَدَاوَعَا فِيهَا وَلَوْ عَى بِلَوْعَتِي  
وَوَدَّ عَلِيَّ وَاوَدِي مُحَسَّرَ حَسْرَتِي  
لَنَا بَطْوَى وَلِيَّ بَارِعْدٍ عَيْشَةٍ  
نَصَا فِي صَدْرِي رَا حَتَّى طَوَّلَ لَيْلَتِي

وَمَا جَزَعَنِي بِالْجَزَعِ عَنْ عِبْتِ وَلَا  
عَلِيَّ فَانْتِ مِنْ جَمْعِ جَمْعٍ تَأْسَفِي  
وَبَسْطِ طَوَى قَبْضِ التَّنَائِي بِسَاطِ  
أَبَيْتِ بِجَفْنِ لِلْسَهَادِ مُعَايِنِ

السعة والاشتياء وطوى خلاف نشر والقبض خلاف  
اليسط والتنائى التباعد وطوى واد بالشام وولى  
ذهب وارعذ ارضى وانعمر هو معطوف على البيت بنى  
اى واحسرتى وتأسفى ايضا على اى بامر سعة وراحة كانت  
بطوى ولت بارعد عيشة وقد طوى قبض التناعد  
بساط هذا البسط وهو استعارة بالكناية لانه شبهه  
بسطه بنجلس الانسان الذى يلزمه البساط فانبت له  
البساط تخيلا وجعل طية كناية عن انقباض المجلس الانسان  
ميكويد وحسرت ست بران سرور كى يعمد فراق بساطش  
در مقام طوى بهيجيد آن سرور عيش خوشم را همراه خود برده  
روگردانيد۔

له جزعى جزفى وعد من صبرى والجزع من عطف  
الوادى وعن عبث اى باطلا الوهم الا سماعا والكد  
والولوع شدة العلق واللوعة الحزوة فى القلب  
والمعنى ما ذهب صبري اذ كنا بالجزع عن عبث  
ولم يكن ولو عى وحرفتى فيها كذا واستخفاقا۔  
ميكويد وبه صبرى من درآن وادى به وجيزيت ندر آنجا  
اظهار حرص وشوق من برسوتنگى قلب غلط وبه حمل بود۔  
يعنى اُس وادى من ميرى به صبرى به وجيزين اور  
نہ وہاں ميراننگى قلب پر حرص وشوق کا ظاہر کرنا  
غلط اور بے اصل تھا۔

يعنى اور اُس سرور پر حسرت ہے جسکے بساط کو مقام  
میں فراق کے پيٹ دینے نے پيٹ دیا اس سرور نے  
ہماری عيش خوش کو اپنے ساتھ ليكر مٹے پيمر لیا۔ يعنى وہ  
زمانہ نشاط کا تھا اُسی کے ساتھ عيش و نشاط سب ٹالکين ملگيا۔

الاعراب) على فائت خبر مقدم وتأسف  
مبتدأ مؤخر وفائت ذاهب وجع الاول اى وصل  
واجتماع والثانية موضع وعسر موضع آخر (المعنى)  
ان تأسف على ايام الوصال العزيزة حين كنا جميع  
على الوداد الذى صد على وادى عسر۔

السهاد السهر وتصافى تلاقى (المعنى) ابيت طول  
الليل وجفد معانق ملا ذم للسهرى اذ بناوم وراحت مصفا  
ميكويد شب بيگذريم پتره کہ با بيدارى ہم اغوش ست و

ميكويد مرا تأسف ست ہر فوت آن وصال کڈر مقام  
مز ولفہ نصيب شدہ بود وحسرت است بران محبت  
کہ دور وادى محسرها ہر شدہ بود۔

کف با سينه مصافحه ميکند ہميشه چمن حالت بماند۔  
يعنى خلاصه یہ ہے کہ تمام رات اسی حالت میں گذر جاتی ہے  
کہ بلکين بيدارى سے معاف نہ کر تى بين اور تھپيل سينہ سے  
مصافحه۔ يعنى بلکين چسپين بنين پاتين اور تل پرستى  
اٹھ نہیں سکتا۔

يعنى جو وصال کہ مقام جمع يعنى مز ولفہ من نصيب ہوا  
ہنا کے فوت پر جگنو تأسف ہے اور جو محبت کہ وادى  
محسرها نظر ہوتى تہى اُس پر جگنو حسرت ہے۔

الاعراب) بسط مجرور برب وقبض فاعل طوى  
والضمير وى وراجع الى بسط والبسط السرد ويراد به ايضا

وذكر أبقاني التي سلفت بها  
 رعى الله أيًا ما بطل جناها  
 وما دار هجر البعد عنها بخاطر  
 وقد كان عندي وصلها دون مطلب  
 وكر راحة لي أقبلت حين أقبلت

سَمِيرِي لَوْ عَادَتْ أَوْ بَقَانِي الَّتِي  
 سَرَقْتُ بِهَا فِي غَفْلَةِ الْبَيْنِ لَمَدْتِي  
 لَدَيْهَا بِوَصْلِ الْقُرْبِ فِي حَارِ هَجْرِي  
 فَعَادَتْ سَمِيرِي الْهَجْرِي فِي الْقُرْبِ قُرْبِي  
 وَمِنْ رَاحَتِي كَمَا تَوَلَّتْ تَوَلَّتْ

۱۔ ابقانی مصغر اوقانی وسمیری ای محمدنی فی اللیل والفرق الخرابیت حکایة الاولی مع بعدها (المعنی) ان سمیری ای محمدنی فی اللیل هو ذکر ابقانی الی سلفت مع الحبیبة فانه لو كانت تعودت لتلك الاربقات التي سلفت -

میکوید و ذکر ان اوقات کہ با محبوبہ گذشتہ قصہ خوانی یا قصہ خوانی منست۔ کاش آن اوقات بازگردند۔

یعنی اور ان اوقات (وصال) کا ذکر جو محبوبہ کے ساتھ گذریجے ہیں میری قصہ گوئی یا میرا قصہ گو ہے (یعنی) زمانہ فراق میں دل بہلانیکا درید ہے تو اوقات گذشتہ کا ذکر ہے (کاش) وہ اوقات گذشتہ پہ لوٹ آئیں۔

۲۔ رعی حفظ وراقب دل الغائب الناحب والبدین الفرقانی حفظ الله تلك الايام التي سقت بها والفرق غافل الذلة الوصال میگوید حفاظت کند خدا آن زمانہ مرا کہ و منزل محبوب گذشتہ دران زمانہ فراق را غافل یا نہ سرقہ لذت وصال کردم۔ یعنی البدائس زمانہ کی حفاظت فرمائے جو منزل محبوبہ کے ساتھ ہیں مجھ کو گذرا اس زمانہ میں فراق کو غافل یا کر لذت وصال کو پیشے چوری سے حاصل کیا۔

۳۔ (الاعراب) لَدَيْهَا حَالٌ وَكَذَلِكَ بِوَصْلِ الْقُرْبِ وَفِي حَارِ هَجْرِي مُتَعَلِقٌ بِوَصْلِ الْقُرْبِ. وَيُقَالُ مَا دَارَ الشَّيْءُ بِخَطَرِ أَيِ لَمْ يَخْطُرْ بِأَلَى وَالْهَجْرُ الْبُغَاءُ وَحَلْفٌ الْإِلْسَانُ وَالْهَجْرَةُ الْإِسْرَامُ مِنْ هَاجَرَ إِذَا انْقَلَبَ مِنْ بَلَدِهِ أَخْرَافُ الْمُرَادُ بَدَلُ الْهَجْرَةِ الْمَدِينَةُ الْمُنَوَّرَةُ (المعنی) مَا كُنْتَ مُنْتَهِمًا بِلَدَيْهِ وَصَالِهَا فِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ لَمْ يَخْطُرْ بِأَلَى جَفَاءَ الْبُعَادِ -

میکوید وقتیکہ مراد دار ہجرت یعنی در مدینہ منورہ وصال و غریب محبوبہ در غرضش میسر بود از جانبش خطرہ فراق ہم

در دل نیگہ داشت -

یعنی جب مجھ کو اپنے دار ہجرت یعنی مدینہ منورہ میں محبوبہ کا وصال و قرب محبوبہ کی خدمت میں میسر تھا تو جفا سے فراق کا اسکی طرف سے خطرہ ہی نگذرتا تھا۔

۴۔ الفرقانہ ما یتقرب بہ الی الشئ (المعنی) قد کان وصل الحبیبة عندی دون مطلبی ای ادنی اتماماً فلما ننادی البعاد صار تمنی الھجر قریب بقی اسے وصلتی بالمحبوبۃ -

میکوید و تحقیق بود و وصلش نزد من ادنی مطلب من و اکنون بوجہ طول فراق تناسے ہجرت زریعہ قرب من شد۔ یعنی ایک وقت وہ تھا کہ وصال محبوبہ کو میں ادنی درجہ کا مطلب سمجھتا تھا۔ یعنی دوام وصال کی وجہ سے ترقی کا خواہشمند تھا کہ مجھ میں اور آسمن دوی باقی نہ رہے۔ اتحاد کامل میسر ہو جائے (اور اب بوجہ طول فراق تناسے) ہجرت کو ذریعہ قرب سمجھتا ہوں۔ یعنی فراق سے مانوس اور وصال سے کہہ رہا ہوں۔ شعر -

محبوب جفاستم کس الطاف کب ہوا
رحم کسکو میرے حال پہ آیا غضب ہوا

۵۔ الراحة خذف الغب والراحة الثانية بطن الكف (المعنی) کہ راحة ای کثیر من الراحة اقبلت وقت انبأ لها کناية عن ايام الوصال وتولت ای ذهبت من کفی حین تولت کناية عن ايام البعاد -

میکوید چون آن محبوبہ توجہ نمود راحتہا سے بسیار بسویم توجہ شد نہ و چون او اعراض کرد ہمہ با پشت دادند۔

یعنی جب محبوبہ نے مجھ پر توجہ فرمائی تو بہت سی راحتیں متوجہ ہو گئیں اور جب اسے اعراض کیا تو بہت سی راحتیں ہمیں سے نکل گئیں۔

بَعِيدًا لِأَيِّ مَالَةٍ مَلَّتْ مَلَّتْ  
 أَنْتَقِمَ دَهْرِي أَحْتَكِرُ حَاسِدِي أَشْمَتِ  
 وَيَا كَيْدِي عَزَّ اللَّقَا فَتَفْتَنِي  
 وَلَمَّا ابْتَرَّ الرَّجْمَا حَا وَدَارَهَا أَنْ تَزَاحَا وَضَنَّ الدَّهْرُ مِنْهَا بِأَوْبَةٍ

كَانَ لَمَّا كُنْ مِنْهَا قَرِيْبًا وَلَمْ أَزَلْ  
 عَرَّيْتُ أَقْرَبِي أَنْصَرُّ مَدْمِي أَنْبَعِدُ  
 وَيَا جَلْدِي بَعْدَ النَّقَا كَسْتُمْسَعِدُ  
 وَلَمَّا ابْتَرَّ الرَّجْمَا حَا وَدَارَهَا أَنْ تَزَاحَا وَضَنَّ الدَّهْرُ مِنْهَا بِأَوْبَةٍ

۱۷ (الاعراب) دیا جلدی عطف علی غرای  
 وجدی صبری والنقائی الاصل قطعة من الرمل  
 عمد ودبة وهو هنا اسم مكان والمسعد اسم فاعل من  
 اسعد اذا اجدده واسعه واسعه وعز امتنع وتفنتی امس  
 من التفنت وهو الانقطاع والتكسر (المعنی) یا صبری  
 لا مساعدی منک بعد مفارقة جیلان النقا ویا کیدی  
 تقطعی شوقاً لا متناع ملاقاتهم۔  
 میگوید و اے صبر و تحمل من تو بعد جدا شدن از موضع نقا  
 مساعدت من نتوانی کرد و اے جگر وصال نایاب شد  
 پس پاش پاش شو۔

۱۷ لای ماله الی اخره ای کل ما ملت الیه ملت منه  
 (المعنی) طال بعد هذه الحبیبة حتی صرت کانتی قوت  
 منها عری و کانتی طول بقائی بعید عنها لان ای ملت لی  
 شیء من الاشیاء ملت منه و لیه ترده۔  
 میگوید گویا که من از وسه قریب بودم و همیشه بعید یاندم  
 چیز سے کہ من بائس می شوم آن محبوبہ از ان لمول می شود۔  
 یعنی فراق نے اتنا طول پڑا کہ گویا عمر بھر محبوبہ کے قریب ہی  
 ہوا ہی نہ تھا۔ اور ہمیشہ سے جدا ہی تھا۔ میں جس چیز کی طرف  
 متوجہ ہوتا ہوں محبوبہ اسکو مکروہ سمجھتی ہے۔

۱۸ (الاعراب) المستثنی منصوب علی ان مفعول ابت  
 والاستثناء مفرغ و دارها عطفاً علی الضمیر فی ابت  
 وابت کرهت و الجھام معنی الامتناع و لان نزاح البعد  
 و ضن بخل و اوبه رجعة و هو متعلق بما بعدہ۔  
 میگوید و تھیکہ محبوبہ سوائے تنفر و مقامش سوائے دوری از  
 ہمہ امور انکار کرد و زمانہ از بازگردانیدن محبوبہ بخل نمود۔  
 یعنی جب محبوبہ نے سوائے تنفر اور اس کے مقام نے  
 سوائے دوری سب باتوں سے انکار کیا اور زمانہ  
 محبوبہ کو لوٹا کر لانے سے بخل کیا۔ جواب اکل شعر ہے۔

۱۸ الغر امر الولوج والشوق الدائم واقرب من الاقامة  
 خلاف الرحیل وانصر من الانصرار معنی الانقطاع  
 وانسجم من الانجمار و هو انسكاب الدمع وما اشبه  
 وانتقم امر من الانتقام معنی العاقبة واحنک امر  
 من الاحنکام و هو جواز الحکم و اشمت من الشماتة  
 وهي فرح الانسان ببلیة عدوه۔  
 میگوید اے شیفتگی من قائم باش و اے صبر من منقطع شو  
 و اے اشک من نیک بہار و اے دشمن انتقام بگیر  
 و اے حوادث دہر آنچه خواہی حکم کن و اے حاسد  
 شاد شو۔  
 یعنی اے جوش عشق جدا ہوا اے صبر دور ہو۔ اے  
 آنسو خوب برس اے دشمن انتقام لے اے حوادث دہر  
 جو چاہو حکم لگاؤ۔ اے حاسد خوش ہو۔

تَيَقَّنْتُ أَنْ لَأَدَّ أَمْرٌ مِنْ بَعْدِ طَيْبَةٍ  
سَلَامٌ مَعِي عَلَى تِلْكَ الْمَعَاهِدِ مِنْ فَتَى  
أَعْدٍ عِنْدَ سَمْعِي شَادِي الْقَوْمِ ذَكَرَ مَنْ  
تَضَمَّنَهُ مَا قَلْتُ وَالسُّكْرُ مَعْلَنٌ

تَيْبٌ وَالْأَعْرَظَةُ بَعْدَ عِزَّةٍ  
عَلَى حِفْظِ عَهْدِ الْعَامِرِيَّةِ مَا فَتَى  
مَنْ يَهْجُرُ أَهْلَهَا وَالْوَصْلُ جَادَتْ وَضَنَّتِ  
لِسِرِّي وَمَا أَخْفَتُ بِهَجْوِي سِرِّي

لے (الاعراب) تیقنت جواب لما فی البيت قبله ودار اسم لا النافية للجنس ومن بعد طيبة خبرها وجملة تطيب صفة دار وعزة عطف على دار وطيبة علم للدينة المنورة و تظیب ای ترکو وتلذذ والا ای ان لا والعزة تفيض الذلة وعزة اسر امرأة (ومعنى البيتين لما كرهت المحببة الا التمتع وكرهت دارها خيرا بعدد والا نتراح وبخل الدهر برجعته ما تحققت ان لا دار تطيب بعد طيبة وان لا عز لي بعد عزة -

وضنت بخلت (المعنى) اعد يا شادي القوم بحيث اسمع ذكر من سمعت بالهجر وبخلت بالوصل - ميگويد اسے مطرب قوم نزد گوش من ذکر خیر آن محبوبہ کے در ہجر سخاوت و در وصل بخل نمود باز کن - یعنی اسے قوم کے مطرب میرے کان کے پاس اس محبوبہ کے ذکر خیر کا اعادہ کر کے ہجر میں سخاوت اور وصال میں ہنسے بخل کیا۔ لے (الاعراب) جملة تضمنه حال وما معطوف على سري. وتضمنه تجعل في ضمنه اي ضمن ذكر المحبوبة ومعلن كاشف وسري في باطن امرى وما اسر رتبه (المعنى) اجعل ايها الشادي عند تولتك في ضمن ذكر المحبوبة ما قلت اي الذي قلته في ابیات القصيدة التي تقدمت والسكْر قد كشف سري وما اخفنته سري في حال الصحو -

ميگويد بر يقين شد کہ بعد تطيب یعنی مدینہ منورہ پہنچ فائز ہونے کا تصور آ رہا ہے اور محبوبہ عذرت حاصل کرنے کے لیے عزم کر رہی ہے۔ یعنی بخلو يقين ہو گیا کہ کوئی گھر طيب یعنی مدینہ منورہ کے بعد نہ ہونے کا تصور آ رہا ہے اور محبوبہ عذرت کی کوئی صورت نہیں۔ لے المعاهد المتانكح التي عهد فيها اهداها والعهود الموثق

ميگويد اسے معنی و قدیم کہ ذکر محبوبہ کہنی در ضمن آن ذکر اشعار گذشتہ من ہم باشد و مد ہوش راز مر او آن شے را کہ باطن من بحالت ہوش آنرا مخفی داشتہ بود ظاہر کند رہ است - یعنی اسے معنی جب تو محبوبہ کا ذکر کرے تو اس کے ضمن میں میرے اشعار گذشتہ کا بھی ذکر ہو۔ اور مد ہوشی میرے راز کو اور اس چیز کو جس کو میرے باطن نے بحالت ہوش مخفی کر رکھا تھا ظاہر کر دینے والی ہے۔ یعنی جو مد ہوشی اشعار میں راز کی باتیں ظاہر کر چکا ہوں -

واليمين والعامرية امرأة منسوبة الى عامر القبيصة المعروفة وما فتى اي ما برح وما زال (المعنى) سلاماً على تلك المنازل من فتى ما زال مقبلاً على حفظه تو العالمية ميگويد بران منازل از جانب آن جوان کہ بر عهد محبوبہ امر برابر قائم ست سلام برسد - زل پر اس جوان کی طرف سے جو قبیلہ عامر کی برابر قائم ہے سلام پہنچتا رہے - الاعادة وهو تنكير النشئ وقوله عند

ك وشادي يا شادي هو الملتزم













